

کَنز الاسرار

مؤلف

غلام علی

انجمن تحفظ بنیادی عقائد شیعہ پاکستان

نشرِ تبرا غلام علی کی معرکہ الارا کتب کی فہرست

۱. مودتِ معصومین
۲. مودتِ معصومین (۲)
۳. بحر الفضل
۴. مرگِ بزمِ مقبرین
۵. مومن کا عقیدہ
۶. فیضانِ ولایت
۷. اسیرِ ناموسِ تبرا
۸. ناموسِ رسالت اور مسلمان
۹. عقائدِ جعفریہ
۱۰. ہے عزیزِ بندگی کہ علیؑ کو خدا کہوں (جلد ۱)
۱۱. المصہ فکریہ
۱۲. معراجِ العزا
۱۳. گنہگارِ مودت
۱۴. تحصیلِ معرفت
۱۵. تذکرہ حق
۱۶. Blasphemy And Muslims
۱۷. فضائلِ ہدیری
۱۸. عظمتِ نادِ علی
۱۹. جو مجھ پر بیٹی
۲۰. معدنِ سقا
۲۱. کلماتِ حق
۲۲. فضلِ خولجال
۲۳. شمعِ عشق
۲۴. عقیمے کی جنگ
۲۵. عرش
۲۶. اعتقاداتِ شیعہ
۲۷. علیؑ اللہ (جل جلالہ جل شانہ)
۲۸. ہے عزیزِ بندگی کہ علیؑ کو خدا کہوں (جلد ۲)
۲۹. ضامنِ توحید
۳۰. سکونِ عالمین
۳۱. ضربِ مختار
۳۲. سلطانِ واحد
۳۳. ابوالاسلام
۳۴. جامِ انوار
۳۵. رب العزا
۳۶. یوسفؑ ماہم
۳۷. توحیدِ در زندان
۳۸. انا عبد علی المرتضیٰ
۳۹. ممکنِ نبوت و ولایت
۴۰. حمد علیؑ
۴۱. گوہرِ ولایت
۴۲. Divine Reality of Welayat E Mutliqa
۴۳. رب الاینا
۴۴. مخزنِ المعارف
۴۵. حسینؑ شافی حسینؑ کافی
۴۶. معدنِ عشق
۴۷. محفلِ تبرا شریف
۴۸. رب العابدین
۴۹. اسرارِ عشق
۵۰. حلاقِ توحید علیؑ جل جلالہ جل شانہ
۵۱. ۵۰ کتابوں کا سفر
۵۲. طوافِ کربلا
۵۳. حاجتِ روائے اکبر
۵۴. Hussain-jz The Omniscience
۵۵. اسرارِ درود
۵۶. فنا در عشق علیؑ جل جلالہ جل شانہ
۵۷. تعلیماتِ امامیہ
۵۸. امامِ امامت
۵۹. ALI jz CREATOR OF GOD
۶۰. گلدستہِ مودت
۶۱. یس معصومینؑ کافی ہیں
۶۲. شمعِ عشق جلد ۲
۶۳. شمشیرِ تبرا
۶۴. فی امان الزہراءؑ
۶۵. ارمغانِ غیب
۶۶. کنز الایسرار

ناشر تبرا غلام علی کی کتب آپ مومنین تک مکمل مفت پہنچائی جاتی ہیں۔۔۔ یہ کتب آپ کے پاس دوسرے مومن کی امانت ہیں۔۔۔ آپ ان کتابوں کو پڑھیں اور دیگر مومنین کو ان کی کاپیاں کروا کر دیں تاکہ آپ بھی تبلیغ و ترویج حق میں شامل ہو سکیں۔۔۔

ہر حمد ہے خلاق تو حید، خالق ربو بیت والحویت، رزاقی عالمین، مشکل کشائے پیغمبران، مسبب الاسباب، رب الارباب، مولائے کمال امام حق علی المرتضیٰ جل جلالہ جل شانہ کے لیے۔۔۔

بے شمار و بے حساب درود و سلام محمد و آل محمد کے لیے

کنز الاسرار میری ایک اور چھوٹی سی کاوش ہے جسے میں بارگاہ محمد و آل محمد میں پیش کر رہا ہوں۔۔۔ میری ہر کتاب کو معصومینؑ سند قبولیت عطا کرتے ہیں اور انشاء علی اس کتاب کو بھی معصومینؑ اپنی بارگاہ اعلیٰ میں قبول و مقبول فرمائیں گے۔۔۔ میں انسانوں سے پذیرائی حاصل کرنے کے لیے یا انسانوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے نہیں لکھتا۔ میں نے آج تک جو لکھا ہے صرف معصومینؑ کی رضا حاصل کرنے کے لیے لکھا ہے۔ مجھے فرق نہیں پڑتا کہ ناقص العقل جاہل انسان میرے بارے میں کیا سوچتے ہیں اور کیا کہتے ہیں۔۔۔ میری کتابیں عام آدمی کے پڑھنے کے لیے نہیں ہوتیں نہ ہی کوئی عام شخص میری کتب کے وزن کو برداشت کر پاتا ہے۔۔۔ میری کتب صرف کچھ خاص مومنین کے لیے ہوتی ہیں جن کے دلوں میں آل محمدؑ نے معرفت کا چراغ روشن کیا ہوا ہے۔۔۔ میری یہ کتاب بھی ایک خاص تحفہ ہے خاص مومنین کے لیے۔ اس کتاب میں بہت سامواد نیا ہے اور بہت کچھ میری پچھلی کتب کا نچوڑ ہے۔۔۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ میری ہر تحریر تقلیدی مقصرین اور غیر تقلیدی مقصرین کے لیے زہر قاتل ہوتی ہے۔۔۔ یعنی مقصر چاہے اصولی ہو یا ولایتی ہو میری کتابیں اسے ضرور پریشان کرتی ہیں۔۔۔ اور میں یہاں ان کو مذید پریشان کرنے کے لیے ہی موجود ہوں۔۔۔ میری تحاریر سے مخالفین کو اس لیے بھی تکلیف ہوتی ہے کہ میں ان کے پسند کے مولوی، مجتہد، پیر یا بابا کی پیروی و تقلید کر کے ان کی مرضی کے مطابق کچھ نہیں لکھتا۔۔۔ میری تو صرف اتنی کوشش ہوتی ہے کہ فضائل و اسرار معصومینؑ جہاں کہیں سے بھی ملیں ان کو اپنی کتب میں شامل کر دوں۔۔۔ اور اس سلسلے میں میں صرف شیعہ مولویوں کی پسندیدہ چار پانچ کتابوں سے استفادہ نہیں کرتا۔ جب میں تحقیق کرنے بیٹھتا ہوں تو میری نظر میں ہر فرقے اور ہر مذہب کی وہ کتابیں ہوتی ہیں جن میں آل محمدؑ کی شان بیان ہوئی ہو۔۔۔ میں کوئی کنویں کا مینڈک نہیں ہوں جو صرف اپنے مولوی کی لکھی چار کتابیں پڑھ کر خوش ہوتا رہوں۔۔۔ جب میں کچھ لکھتا ہوں تو میری نظر میں شیعہ سنیوں کی کتابوں کے ساتھ ساتھ دیگر ادیان کی کتب بھی ہوتی ہیں۔۔۔ میں ترکی کے علویہ فرقے کی کتب کو بھی دیکھتا ہوں، میں ایران کے فرقہ حق کی کتب کو بھی نظر میں رکھتا ہوں، میں شام کے علوی فرقے کی کتب سے بھی استفادہ کرتا ہوں تو افغانستان کے مزاری شیعوں کی تصانیف بھی میرے سامنے ہوتی ہیں، میں بہائے فرقے کی کتب کو بھی دیکھتا ہوں، میں نصیریوں کی تحاریر بھی پڑھتا ہوں، میں علی اللہ ہی فرقے کی لکھی کتب کا بھی مطالعہ کرتا ہوں، میں زہرا اللہ ہی فرقے کے افکار کا بھی مشاہدہ کرتا ہوں، میں نے نعمت اللہ ہی فرقے کو بھی پڑھا ہے اور شش امامی فرقوں کی کتب بھی پڑھی ہیں مختصر یہ کہ مجھے جہاں جس فرقے کی کتاب میں سے بھی فضائل و اسرار معصومینؑ مل جاتے ہیں میں انہیں اپنی کتب میں شامل کر لیتا ہوں۔ یہ ہمارا ایمان ہے کہ ان میں سے زیادہ تر فرقے باطل ہیں مگر جس طرح آل محمدؑ کی شان کے حوالے سے سنیوں جیسے کفار کی کتب سے استفادہ کیا جاتا ہے ویسے ہی ان فرقوں کی لکھی کتب سے بھی استفادہ ہو سکتا ہے۔۔۔ شان معصومینؑ کے حوالے سے بہت سی ایسی روایات اور احادیث ہیں جن کو شیعہ محققین نے دشمن کے خوف کی وجہ سے نہیں لکھا مگر دیگر مسالک کے محققین نے ان کو اپنی کتب میں شامل کیا ہے۔۔۔ یہ ایک طویل تاریخی بحث ہے جو پاکستان کی گندی اور ننگ گلیوں میں رہنے والے چھوٹے دماغ کے چھوٹے لوگ نہیں سمجھ سکتے۔۔۔ یا اپنی ملاپستی میں خوش ہیں۔۔۔ یہ سمجھتے ہیں یہ سب کچھ جانتے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ کچھ نہیں جانتے۔ حالات حاضرہ پر نظر ڈالی جائے تو دیکھا جاسکتا ہے کہ اس وقت دنیا میں وباؤں، آفتوں اور جنگوں کا موسم ہے۔۔۔ ہر طرف فتنہ و فساد کا بازار گرم ہے۔ انسان لاچار اور ناتواں نظر آ رہا ہے۔۔۔ یہ سب میرے مولاً کا عذاب ہی ہے جو اب مختلف شکلوں میں دنیا پر نازل ہونا شروع ہو چکا ہے۔۔۔ حالات کو دیکھ کر لگتا ہے کہ ظہور آقا صاحب الزماںؑ قریب تر ہے اور جو مہلت انسانوں کو دی گئی تھی وہ اختتام پذیر ہونے والی ہے۔۔۔ جنہوں نے اب تک حق کو تسلیم نہیں کیا اور باطل پر ڈٹے ہوئے ہیں ان کے لیے مذید سخت عذاب آنے والا ہے۔۔۔ اور حق تو یہی ہے کہ مسلمانوں پر بدترین عذاب آئے۔۔۔ جتنی گستاخیاں، بدتمیزیاں اور حرام کاریاں اس وقت مسلمان کر رہے ہیں ان کا حق بنتا ہے کہ ان پر عذاب شدید آئے۔۔۔ جس دہنائی سے مسلمان حق کا انکار کر رہے ہیں اس دہنائی سے تو ابلیس نے بھی حق کا انکار نہ کیا تھا۔۔۔ اب مسلمانوں کے لیے رحم و معافی والے دروازے بند ہوتے جا رہے ہیں اور مسلمانوں کو مستقبل میں مذید تکالیف اور آذیتوں کا سامنا کرنا ہوگا۔۔۔ یہ منکر مسلمان دراصل ابلیس کی اولادیں اور دجال کے سپاہی ہیں۔ ان پر اب کسی کو رحم نہ آئے گا۔۔۔ بہت جلد ان پر پاک رزق کے دروازے بند ہو جائیں گے اور یہ لوگ اپنا رزق کچرے کے ڈھیر میں تلاش کریں گے۔۔۔ یہ جتنی بھی آفتیں اور عذاب آرہے ہیں مولا امام زمانہ کی مرضی سے آرہے ہیں۔۔۔ یہ یاد رکھیں کہ جناب محمدیؑ وہ رحمان ہیں جن کا رحم و کرم صرف

اپنے خالص شیعوں کے لیے ہے اور غیروں کے ساتھ ان کا معاملہ بہت سخت ہے۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ظہورِ امام کے بعد بھی امام کی سب سے زیادہ مخالفت مسلمان ہی کریں گے اور امام زمانہ کے ہاتھوں سے سب سے زیادہ مسلمان ہی واصلِ جہنم ہوں گے۔ ہر وہ مسلمان امام کے حکم پر واصلِ جہنم ہوگا جس نے حق کو چھٹایا ہوگا۔ چاہے وہ سنی ہوں یا معتز شیعہ ہوں۔ مسلمانوں کو سدھر جانے کی بہت مصلحت دی گئی مگر یہ لوگ اپنی ذلیل اور بیچ حرکتوں سے باز نہ آئے۔ انہوں نے محمدؐ و آل محمدؐ سے بغض رکھا اور محمدؐ و آل محمدؐ کے دشمنوں کو دوست رکھا۔ انہوں نے آل محمدؐ سے منسوب معاملات کی شان میں بدترین گستاخیاں کیں اور آل محمدؐ کے دشمنوں کو اپنا ہیرو بنالیا۔ مسلمانوں نے ہی پوری دنیا میں جھالمت، دہشت گردی، فحاشی اور فتنے کو پھیلایا ہے اور اب مسلمان پوری انسانیت کے لیے خطرہ بن چکے ہیں۔ ان مسلمانوں کی جو بدترین نسل ہے وہ پاکستان میں بستی ہے۔ دنیا کی نجس ترین مخلوق پاکستانی مسلمان ہیں۔ پاکستانی مسلمانوں نے پچھلے کچھ عرصے میں محمدؐ و آل محمدؐ کی شان میں بے پناہ گستاخیاں کی ہیں۔ انہوں نے مجالس اور عزاداری کا مذاق بنایا۔ انہوں نے ہجرات اور فضائلِ محمدؐ و آل محمدؐ کا انکار کیا، انہوں نے ذکرِ معصومین کو روکنے کی ہر کوشش کی۔ انہوں نے معصومین کے حیداروں پر بے شمار ظلم کیے اور بہت سوں کو شہید کیا۔ انہوں نے ہم کو بہت پریشان کر لیا مگر اب ان کے پریشان ہونے کا وقت آ گیا ہے۔ اور ان کو اللہ پریشان کرے گا۔ انہوں نے اپنی مسجدوں اور مدرسوں کو دہشت گردی اور زنا کاری کے ڈوں میں تبدیل کر دیا اور یہ ایسا کیوں نہ کرتے؟ جن کے ہیروز صلاح الدین ایوبی، محمد بن قاسم مجذوم، غزنوی اور حجاج بن یوسف جیسے حرامزادے ہوں گے وہ دنیا میں دہشت گردی اور فحاشی ہی پھیلائیں گے۔ یہ جاہل اور بد بخت مسلمان خود کو جو بیٹے گھنٹے مسجدوں میں فضول بھونکتے رہتے ہیں مگر اگر ان کے سامنے کوئی حق کی بات کر دے تو ان سے برداشت نہیں ہوتا۔ فوری طور پر کفر کے فتوے صادر ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ ظالم و جاہل مسلمان اپنی مخالفت میں کوئی بات برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ اس حوالے سے میں زندہ مثال کی صورت آپ کے سامنے ہوں میں نے جب اپنی تحاریر کے ذریعے محمدؐ و آل محمدؐ کی شان بیان کرنا شروع کی اور محمدؐ و آل محمدؐ کے دشمنوں پر تمنا کیا تو ان خوفزدہ مسلمانوں نے مجھ پر کئی مقدمات بنادیے اور مجھے زندان میں قید کر دیا۔۔۔ مارچ ۲۰۱۲ء سے مارچ ۲۰۱۶ء تک پاکستان کی غاصب حکومتوں نے مجھے جیل میں قید رکھا اور بدترین تشدد کیا۔ یہ ریاستی دہشت گردی اور بربریت کی بدترین مثال ہے۔ میرا قصور صرف یہ تھا کہ میں حق بیان کر رہا تھا اور جاہل مسلمان سے حق برداشت نہیں ہوتا۔ ابھی بھی پاکستانی دہشت گرد مسلمان میرے خلاف مختلف قسم کی سازشیں کرنے میں مصروف ہیں۔ یہ ہندا کی حرامی اولادیں ہیں ان کو صرف ظلم کرنا ہی آتا ہے۔۔۔ خیر اہل حق ان باطل پرستوں کے خلاف آواز بلند کرتے رہیں گے چاہے جتنا ظلم و ستم کیوں نہ ہو۔۔۔ میں آخر میں بارگاہِ محمدؐ و آل محمدؐ میں دعا گو ہوں کہ محمدؐ و آل محمدؐ دنیا میں جتنے بھی حقیقی مومنین ہیں ان سب کو ہمیشہ شاد و آباد رکھیں اور تمام باطل پرستوں کو نیست و نابود فرمائیں۔ آمین یا علی رب العالمین۔

ناشر: تعمیرِ اغلام علی

(یہ کتاب ۲۷ جولائی ۲۰۲۰ء کے روز مکمل ہوئی)

(دورِ غیبتِ امام زمانہؑ میں مومنین کو کس طرح زندگی گزارنی چاہیے!!)

جو شخص اپنے زمانے کے امام کی معرفت حاصل کیے بغیر مر گیا وہ جاہلیت کی موت مرا۔۔

ہر کوئی جانتا چاہتا ہے کہ ہم اپنے زمانے کے امام کی معرفت کیسے حاصل کریں۔ جبکہ امام زمانہؑ ظاہری طور پر غیبت میں ہیں اور ہماری آنکھیں اپنے زمانے کے امام کو دیکھنے سے قاصر ہیں۔ وہ ہمارے درمیان موجود ہیں مگر غیب کا ایک پردہ ہمارے اور ان کے درمیان میں موجود ہے۔ امام کی معرفت حاصل کرنے کے لیے سب سے پہلے ہم کو معصومینؑ کے احکامات کے مطابق اپنی زندگیوں کو گزارنا ہوگا۔ اس دورِ غیبت میں ہم کو اپنی زندگی ویسے ہی گزارنی ہوگی جیسے معصومینؑ نے دورِ غیبتِ بقیۃ اللہؑ میں گزارنے کا حکم دیا ہے۔ ہم کو اپنے کردار کو ویسا بنانا ہوگا جیسا امامؑ چاہتے ہیں۔۔

(۱) ہم کو ولایتِ علیؑ پر قائم رہنا ہوگا اور دنیا کی تمام باطل ولایتوں کا انکار کرنا ہوگا۔ ولایت پر قائم رہنے کے لیے صرف زبان سے علی ولی اللہ کہنا کافی نہیں۔ ہمیں نظامِ ولایت کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ہوگا اور اس نظام میں مکمل خود سپردگی کے ساتھ داخل ہونا ہوگا۔ ہمیں تمام دنیاوی سیاستوں اور حکومتوں کی نفی کر کے صرف معصومینؑ کی مطلقہ حکمرانی کو تسلیم کرنا ہوگا۔ مومن وہی ہے جو دنیاوی حکومتوں، بادشاہتوں اور سلطنتوں پر لعنت بھیجے اور ان میں شامل ہونے سے گریز کرے۔ کیونکہ ہمارے

عقیدے کے مطابق حکومت کرنے کا حق صرف معصومین کا ہے اور دنیا میں جتنی بھی حکومتیں آج موجود ہیں وہ سب باطل اور غاصب حکومتیں ہیں۔ ہم صرف معصومین کی حاکمیت کو تسلیم کرتے ہیں اور ہمارے حاکم ہمارے زمانے کے امام ہیں۔ ہم معصومین کو قادر مطلق مان کر مکمل خود سپردگی کے ساتھ ان کی بارگاہ میں سجدہ کرتے ہیں اور ان کے غیر سے دوری اختیار کرتے ہیں۔

(۲) یہ بھی لازم ہے کہ اس دور میں ہر حال میں ہم عزاداری حسینؑ کا قیام کریں۔ یہ افضل ترین عبادت ہے اور حصول معرفت کا ذریعہ ہے۔ ہم نے اس عبادت عظیم کی انجام دہی میں کوئی کوتاہی کی تو ہماری بخشش نہ ہوگی۔ مگر یاد رہے عزاداری بھی اسی شخص کی قبول ہوتی ہے جو نظام ولایت مطلقہ مولا علیؑ پر مکمل ایمان رکھتا ہو۔ جو منکر ولایت ہے یا ولایت میں شرک کرتا ہے اس کا عزاداری کرنا بے کار ہے۔

(۳) یہ بھی ضروری ہے کہ دین کے تمام معاملات میں ہم صرف معصومین کے فرامین اور احکامات کی پیروی و تقلید کریں اور ہر قسم کے غیر معصوم کی پیروی اور تقلید سے دور رہیں۔ ہمیں تمام مجتہدوں مولویوں، پیشرو و ذاکروں اور جعلی پیر باباؤں سے بچنا ہوگا اور صرف معصومین سے رجوع کرنا ہوگا۔ رسول خداؐ کے حکم کے مطابق ہمیں صرف دوستیوں سے تمسک رکھنا ہے ایک کتاب اللہ اور دوسرے اہل البیت۔ جب امام جعفر صادقؑ سے پوچھا گیا کہ کتاب اللہ کیا ہے تو امامؑ نے فرمایا کہ کتاب اللہ سے مراد میرے جد علیؑ ہیں۔ یہی وہ کتاب اللہ ہیں جس میں کوئی شک نہیں ہے۔ پھر معصوم سے پوچھا گیا کہ اہل البیت سے مراد کیا ہے تو معصومؑ نے فرمایا اہل البیت سے مراد آل زہراؑ ہیں یعنی مولا حسنؑ سے لے کر امام مہدیؑ تک گیارہ امام۔ بس ہمیں انہی ہادیان حق سے وابستہ رہنا ہے اور ہر قسم کے انسان کی پیروی سے بچنا ہے کیونکہ اپنے جیسے انسان کی پیروی کر کے ہم ہلاکت کا شکار ہو سکتے ہیں۔ قول معصومؑ ہے کہ جو لوگ انسانوں کے ذریعے دین میں داخل ہوتے ہیں وہ انسانوں کی وجہ سے ہی دین سے خارج بھی ہو جاتے ہیں۔ تو جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم فلاں مجتہد یا فلاں ذاکر یا پیر کی وجہ سے مومن ہیں تو ایسے لوگ جلد اسی مجتہد، ذاکر یا پیر کی وجہ سے دین سے خارج بھی ہو جائیں گے

(۴) اس دور میں ہمیں اس بات کا بھی خیال رکھنا ہے کہ ہم معصومین اور معصومین کے خالص شیعوں کے دشمنوں پر لگنا تمہا کرتے رہیں اور ان سے دوری اختیار کریں۔ امام جعفر صادقؑ کا فرمان ہے کہ مقصر ہمارے دشمن ہیں اور ناصبی (سنی) ہمارے شیعوں کے دشمن ہیں۔ ہمیں ان دونوں گروہوں پر لعنت بھیجنی ہے اور ان سے ہر حال میں دور رہنا ہے۔ ہمیں مقصروں اور ناصبیوں (سنیوں) سے دوستیاں کرنے اور رشتے داریاں بنانے سے پرہیز کرنا ہوگا۔ جو بد بخت لوگ ہمارے معصومین اور ان کے حیداروں کے دشمن ہیں وہ ہمارے دوست یا رشتے دار نہیں ہو سکتے۔ ہم کتو ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے کہ مقصروں اور ناصبیوں کو نقصان پہنچائیں اور ان کو تکلیف پہنچانے کا کوئی موقع

ہاتھ سے جانے نہ دیں۔ کھیں ایسا نہ ہو ہم تو یہاں مقصروں اور سنیوں سے دوستیاں کر رہے ہوں اور غیبت میں موجود ہمارے امامؑ ہماری ان حرکتوں پر خون کے آنسو رو رہے ہوں۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا دین سوائے حب اور بغض کے کیا کچھ اور بھی ہے؟؟؟ یعنی درحقیقت دین نام ہے معصومین سے حب رکھنے کا اور معصومین کے دشمنوں سے بغض رکھنے کا۔ اتحاد دین المسلمین کا شوق رکھنے والے نام نہاد شیعہ صرف سنیوں کو خوش کرنے کے لیے معصومین کے ان فرامین کو لوگوں سے

چھپاتے ہیں جن میں معصومین نے وضاحت کے ساتھ سنیوں یعنی ابو بکر و عمر کو اپنا خلیفہ ماننے والوں کو کافر کہا ہے۔ سنی حضرات ہر جگہ شیعوں کی تکفیر کرتے پھرتے ہیں جبکہ ان کے پاس اپنی اس بات کی کوئی دلیل نہیں ہوتی جبکہ شیعوں کے پاس سنیوں کے کفر کی تمام دلیلیں موجود ہیں مگر کچھ نام نہاد شیعہ پھر بھی ان کے ساتھ اتحاد کرنے پر بلند ہیں۔ چند جعلی شیعہ سنیوں سے دوستی کرنے کے چکر میں سنیوں اور ان کے رہنماؤں کی تعریفیں کرتے ہیں اور ان کے کفر کو چھپاتے ہیں۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ فرامین معصومین کے مطابق ہر قسم کا سنی کافر ہے۔ جس شخص نے اپنی زندگی میں ایک لمحے کو بھی ابو بکر و عمر و عثمان کو خلیفہ مانا اور اپنے اس عقیدے پر ڈار ہا وہ کافر ہے۔

۔۔ مولا امام سجادؑ نے فرمایا ابو بکر و عمر کافر تھے اور ان کے ماننے والے بھی سب کافر ہیں (بحوالہ بحار الانوار) اسی طرح امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اگر جبرائیل اور میکائیل کے دل میں بھی زرہ مراد ابو بکر و عمر کی محبت ہوتی تو اللہ ان کو بھی جہنم میں ڈال دیتا (حوالہ کتاب بحار الانوار) صادق آل محمدؑ نے فرمایا جس نے بھی ہمارے دشمنوں کے کفر میں شک کیا وہ کافر ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ روئے زمین پر پنجس ترین کافر ناصبی (سنی) ہیں ان سے بڑا کافر کوئی دوسرا نہیں ہے۔ انہی کی طرح شیعوں میں موجود مقصر تقلیدی ٹولہ بھی بدترین کافروں میں سے ہے۔ یہ مقصرین خود کو شیعہ کہلاتے ہیں مگر دراصل یہ لوگ چھپے ہوئے وہابی ہیں جو شیعوں میں گھس بیٹھے ہیں اور دین میں

تخاریف کرنے میں مصروف ہیں۔ ان مقصروں نے آل محمدؑ کے بتائے ہوئے دین کو ترک کر کے اپنے مجتہدین اور بابوں کی خرافاتی کہانیوں کو اپنا مذہب بنا لیا ہے اور یہ چاہتے ہیں کہ دوسرے بھی انہی کے نقش قدم پر چلیں۔ ان مقصرین نے مذہب شیعہ میں اجتہاد اور تقلید کی نجاست کو زبردستی داخل کیا اور اس کی ترویج و تبلیغ کی۔ جبکہ دین آل محمدؑ میں اجتہاد حرام ہے اور انسانوں کی تقلید کفر ہے۔ حقیقی مومنین تو صرف محمدؐ و آل محمدؑ کے احکامات کی تقلید و پیروی کرتے ہیں۔ ہم کسی بھی ناقص العقل

انسان کو مانتے ہی نہیں چاہے وہ کوئی بھی ہو۔۔۔ ہمارے لیے معصومین کافی ہیں۔۔۔ تقلیدی مقصرین ہر وقت معصومین کی فضیلتوں کو گھٹانے اور چھپانے کی کوششوں میں مشغول رہتے ہیں جبکہ یہی لوگ اپنے نجس مجتہدین اور ملاوٹ کی جھوٹی شان بیان کرنے میں غلو کی حد تک پہنچ جاتے ہیں۔۔۔ یہ مقصر ٹولہ لوگوں کو ولایت علی اور عزاداری سے دور کرنے کی کوششیں کر رہا ہے اور لوگوں کو فضول قسم کی خود ساختہ عبادتوں کی طرف دھوکے دے رہا ہے۔۔۔ جبکہ ولایت علی اور عزاداری دین الہی کی روح ہیں۔۔۔ یہ بات یاد رکھیں کہ مقصر ہر وہ شخص ہے جو معصومین کی شان کو چھپائے یا کم کر کے بتائے۔۔۔ ہر وہ شخص مقصر ہے جو معصومین کی کسی بھی فضیلت پر شک کرے۔۔۔ مقصر اصولی تقلیدی فرقے کا بھی ہو سکتا ہے اور خود کو ولایت و مولائی کھلانے والا بھی ہو سکتا ہے۔ بس جس نے معصومین کی کسی ایک فضیلت کا بھی انکار کیا یا شک کیا وہ مقصر ہو گیا۔ اس لیے جب بھی آپ کے سامنے محمد و آل محمد کی شان اور فضیلت بیان ہو رہی ہو تو اسے تسلیم کیا کریں معصومین کے فضائل میں تحقیق شروع نہ کر دیا کریں۔ ان نجس مقصرین کے بارے میں امام حسن عسکری نے فرمایا مقصرین یزیدی فوج سے بدتر ہیں۔۔۔ امام جعفر صادق نے مقصرین کو معصومین کا دشمن قرار دیا ہے۔۔۔ امام جعفر صادق نے فرمایا مقصر ہمارے دشمن ہیں اور ناصبی ہمارے شیعوں کے دشمن ہیں۔۔۔ فرامین معصومین کی روشنی میں یہ بات واضح ہو گئی کہ مقصر یزیدی فوج سے بدتر ہیں اور ہمیں ان سے ہرحال میں دور رہنا ہے۔۔۔ ہم کوشیعوں میں گھسے ہوئے گستاخ مقصرین سے بھی دشمنی رکھنی ہے اور ناصبی سنیوں سے بھی دشمنی رکھنی ہے کیونکہ ایک گروہ ہمارے معصومین کا دشمن ہے اور دوسرا گروہ معصومین کے جبار شیعوں کا دشمن ہے۔ اسی طرح صوفیاء کی جماعت بھی معصومین کی دشمن ہے اور ان پر بھی تمہارے لازم ہے۔۔۔ جب امام جعفر صادق سے صوفیوں کے بارے میں پوچھا گیا تو امام نے فرمایا صوفی ہمارے دشمن ہیں جو بھی صوفیوں کے ساتھ میل جول رکھے گا اُس کا حشر اُنہی کے ساتھ ہوگا۔۔۔ جلد ایسے لوگ ظاہر ہو گئے جو ہم سے محبت کا دعویٰ کرتے ہوئے اور ساتھ ہی صوفیوں سے بھی رغبت رکھتے ہوئے اور صوفیوں جیسا حلیہ بنا کر رکھیں گے اور صوفیوں کے القابات سے استفادہ کریں گے جان لو کہ ایسے لوگ ہم میں سے نہیں ہیں ہم ان سے بے زار ہیں۔ اور جو صوفیوں کی رد کرے گا اس کا دہچہ ایسا ہوگا جیسا کہ اس نے پیغمبر کے حضور کفار کے خلاف جہاد کیا ہو (حوالہ: حدیقہ الشیعہ)۔ ایک اور مقام پر امام نے فرمایا صوفی ہمارا نام لے کر اپنا نام بلند کرنا چاہتے ہیں۔۔۔ یعنی صوفی ظاہری طور پر تو معصومین کو ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں مگر ان کا مقصد اپنی پرستش کروانا ہوتا ہے۔۔۔ صوفیاء کی جماعت لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے ہر حربہ آزما رہے ہیں۔۔۔ یہ لوگ جس عقیدے والے کے ساتھ بیٹھے ہوتے ہیں ویسے ہی ہو جاتے ہیں۔۔۔ یہ لوگ سنیوں کے ساتھ بیٹھیں گے تو سنیوں کے رہنماؤں کی تعریف و توصیف میں زمین آسمان ایک کر دیں گے اور اگر شیعوں کے ساتھ بیٹھے ہو گئے تو معصومین کا ذکر شروع کر دیں گے۔۔۔ یہ لوگ منافقت کی چلتی پھرتی تصویر ہوتے ہیں۔۔۔ صوفی جماعت کے رہنما خود کو معصومین جیسا کھلاتے ہیں اور ان کے جاہل پیروکار اپنے رہنماؤں کی پرستش کرتے ہیں۔۔۔ جاہل صوفی اپنے مشرک رہنماؤں کو سجدہ کرتے ہیں اُن کے ہاتھ پیر چومتے ہیں اور ان کا طواف کرتے ہیں اور اس عمل کو عبادت سمجھتے ہیں۔۔۔ ان لوگوں نے اپنے لیے ایک جعلی قیاسی مذہب بنا لیا ہے جس پر صرف جہل عمل کرتے ہیں۔۔۔ سنی ہوں، مقصر ہوں یا صوفی ہوں یہ سب معصومین اور معصومین کے جباروں کے دشمن ہیں۔ ان کا انسانیت سے کوئی تعلق نہیں ہے ان کے ساتھ انسانیت والا رویہ رکھنا بھی غلط ہے۔ یہ سب شیاطین میں سے ہیں اور ان کے ساتھ نیکی کرنا گناہ ہے۔۔۔ حقیقی مومن کسی ہندو، عیسائی یا یہودی کے ساتھ تو نیکی کر سکتا ہے مگر معصومین کے دشمنوں یعنی سنیوں، مقصروں اور صوفیوں کے ساتھ نیکی کرنا جرم عظیم ہے۔ مقصر، ناصبی اور صوفی زمین پر موجود نجس ترین مخلوق ہیں اور یہ کسی صورت رحم کے قابل نہیں ہیں۔۔۔

(۴) دو غیبت امام میں ہمیں صرف معصومین کی عبادت و پرستش کرنی ہے۔ ہماری تمام تر عبادتیں صرف معصومین کے لیے ہیں۔۔۔ ہم معصومین کی عبادت کرتے ہیں اور انہی سے مدد طلب کرتے ہیں۔۔۔ ہماری عبادتوں پر صرف معصومین کا حق ہے اور جو اس حق کو غصب کرتا ہے وہ بدترین غاصب ہے۔۔۔ ہم عبد معصومین ہیں ہمیں صرف معصومین کی عبادت کرنے کے لیے خلق کیا گیا ہے۔ ہم میں سے اگر کوئی معصومین کو چھوڑ کر کسی اور کی پرستش کرتا ہے تو وہ معصومین کے حق کا غاصب ہے۔۔۔ جو لوگ کسی ناقص العقل نجس انسان کی پرستش کرتے ہیں، جو لوگ نجس انسانوں کو سجدہ کرتے ہیں یا ان کے ہاتھ پیر چومتے ہیں وہ ایمان سے خارج ہو جاتے ہیں۔۔۔ آل محمد نے ہمیں انسانوں کی پرستش کرنے سے سختی سے منع فرمایا ہے۔ یہاں تک کہ پرستش کی نیت سے کسی بھی انسان کے ہاتھ پیر چومنے سے بھی منع فرمایا ہے چاہے وہ کوئی بھی ہو۔۔۔ حقیقی مومن کا سر صرف بارگاہ معصومین میں سجدے کے لیے جھکتا ہے۔۔۔

(۵) شرک سے بچیں۔۔۔ کیونکہ شرک کی کوئی معافی نہیں۔۔۔ جو لوگ کسی کو بھی معصومین کے ساتھ شریک قرار دیتے ہیں وہ مشرک ہیں۔۔۔ کسی کو بھی معصومین جیسا سمجھنا شرک ہے۔۔۔ معصومین کے خاص القابات پر ڈاکہ ڈال کر ان القابات سے کسی اور کو پکارنا شرک ہے۔۔۔ امام، آیت اللہ، جت اللہ، جت الاسلام، علامہ، عالم، مولانا، قبلہ، مولا، ہادی، رہنما، رہبر صرف معصومین ہیں۔۔۔ یہ سب صرف معصومین کے خاص القابات ہیں۔۔۔ کسی بھی انسان کو امام، آیت اللہ، جت اللہ، جت الاسلام، علامہ،

عالم، مولانا، قبلہ، مولا، ہادی، رہنما، رہبر کہنا شرک ہے۔۔۔ معصومینؑ تو معصومینؑ ہیں معصومینؑ کے غلاموں جیسا بھی کوئی نہیں ہو سکتا۔۔۔ کوئی انسان کتنا ہی بڑا مومن کیوں نہ ہو جائے وہ مسلمان پیشہ، ابو ذر، مقداد و عمار وغیرہ کی جوتی سے لگی خاک کی برابر بھی نہیں ہو سکتا۔۔۔ اپنے جن غلاموں کو معصومینؑ نے خود مونیت کی سند دی ہے وہ دیگر تمام مخلوق سے افضل ہیں۔۔۔ تو بس معصومینؑ کے ساتھ کسی کو بھی شریک قرار نہ دیں کیونکہ شرک کی معافی نہیں ہے۔۔۔

(۶) اس دور میں ہم کو خیال رکھنا چاہیے کہ جن چیزوں کو معصومینؑ نے حرام قرار دیا ان سے بچیں اور حلال کو اپنائیں۔۔۔ اور ہر قسم کے قیاس سے پرہیز کریں۔۔۔ ظہور امام زمانہؑ تک ہم کو پچھلے معصومینؑ کے فرامین کی روشنی میں زندگی گذارنی ہے۔۔۔ اور یہی معصومینؑ کا حکم ہے کہ دو ریختہ امام مہدیؑ میں ہمارے شیعوں کو پچھلے معصومینؑ کی احادیث و احکامات پر عمل کرنا ہے اور قیاسی اجتہاد سے بچنا ہے۔۔۔ دین وہی ہے جو معصومینؑ نے بتا دیا۔۔۔ کسی مولوی، مجتہد یا جعلی پیر کی قیاسی کہانیوں پر ہم ہرگز عمل نہیں کر سکتے۔۔۔

(۷) اس پر آشوب دور میں لازم ہے کہ ہر مومن دوسرے مومن کا خیال رکھے اور ہر مومن دوسرے مومن کی ہر مشکل میں مدد کرے۔۔۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ہر مومن کا دوسرے مومن پر حق ہے جو اُسے ادا کرنا ہوگا۔۔۔ کوئی مومن اگر کسی دینی، مالی یا سماجی مشکل میں پھنسا ہوا ہے تو دوسرے مومنین پر فرض ہے کہ وہ مشکل میں پھنسے مومن کی ہر حال میں مدد کریں چاہے اس میں کوئی دنیاوی نقصان ہی کیوں نہ ہو۔۔۔ اگر آپ کے ہوتے ہوئے کوئی مومن بھوکا سو جاتا ہے تو اس کا سوال آپ سے امام زمانہؑ ضرور کریں گے۔۔۔ کمرے میں بند ہو کر صرف باتیں بنانے سے کوئی معرفت حاصل نہیں ہوتی۔ آپ کو اپنا عمل ایسا بنانا ہوگا کہ مولاؑ اپنی معرفت آپ کو عطا کریں۔۔۔ تمام مومنین ایک جسم کی مانند ہیں۔ اگر ایک کو تکلیف ہوتی ہے تو دوسرے کو بھی محسوس ہوتی چاہیے۔ ہمیں ہر حال میں اپنے دیگر مومن عزا دار برادران کی مدد کرنی چاہیے اور مومنین کی دنیاوی غلطیوں کو نظر انداز کرنا چاہیے۔ ہمیں نیکی والا معاملہ صرف مومنین کے ساتھ کرنا ہے۔۔۔ کسی مقصر یا سنی کے ساتھ نیکی نہ کریں۔ کیونکہ ان کے ساتھ نیکی کرنا گناہ ہے۔۔۔

(۸) یہ بھی لازم ہے کہ اس دور میں ہر صورت حق بیان کیا جائے اور منافقت سے بچا جائے۔ لوگوں سے بحث و مباحثہ، تکرار اور مناظرے کرنے سے گریز کریں۔ بس جو حق ہے وہ بیان کر دیں چاہے کوئی مانے یا نہ مانے۔۔۔ ہم نے زبردستی کسی سے حق نہیں منوانا نہ ہی ہمارا مقصد تبلیغ کرنا ہے۔۔۔ ہمارا کام صرف اتمام حجت کرنا ہے۔

(۹) اس پر فتن دور میں یہ بھی ضروری ہے کہ خود کو زیادہ سے زیادہ اپنے گھروں تک محدود رکھیں اور صرف ضرورت کے تحت ہی باہر نکلیں۔۔۔ ذکر آل محمدؑ و عزا داری کی محافل اور مجالس میں تمام تر ادب اور احتیاط کے ساتھ شریک ہوں۔ ایسی مجالس میں شرکت سے گریز کریں جن کو مقصرین منعقد کر رہے ہوں۔۔۔ معصوم کا فرمان ہے کہ مقصرین کی محافل میں شریک نہ ہو چاہے وہ ہمارے نام پر ہی منعقد کیوں نہ ہو رہی ہوں۔۔۔

(۱۰) ذکر آل محمدؑ کا روبرو رہنا یاں اور جنہوں نے ذکر آل محمدؑ کا روبرو رہنا لیا ہے ان کی مذمت اور سرزنش کریں۔۔۔ معصومینؑ نے اُن افراد پر لعنت بھیجی ہے جو ذکر آل محمدؑ اپنے لیے ذریعہ معاش بنالیتے ہیں۔۔۔ جو مولوی، ذاکر یا نوحہ خواں ذکر حسینؑ کرنے کے ریتے فکس کرتے ہیں اور اپنی بولیاں لگواتے ہیں اُن سے بچیں۔۔۔ جو مولوی، ذاکر وغیرہ ریتے فکس کر کے مجالس و محافل وغیرہ میں خطاب کرتے ہیں وہ لعنتی ہیں۔۔۔ جناب سیدہ اُن لوگوں پر لعنت بھیجتی ہیں جو ذکر مولا حسینؑ کو دنیاوی مال و دولت میں تولتے ہیں۔۔۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ جہاں کہیں مجلس حسینؑ کا انعقاد ہوتا ہے وہاں تمام معصومینؑ بالخصوص امام زمانہؑ ضرور تشریف لاتے ہیں۔۔۔ مگر یاد رہے معصومینؑ انہی مجالس میں تشریف لاتے ہیں جو خالص ذکر مولا حسینؑ کے واسطے منعقد کی گئی ہوں۔۔۔ جو مجالس اور محافل ریاکاری، نمود و نمائش اور سیاسی مقاصد حاصل کرنے کے لیے منعقد کی جارہی ہوں ایسی محافل و مجالس سے معصومینؑ لاتعلقی رہتے ہیں۔۔۔ مجالس مولا حسینؑ میں معصومینؑ آتے ہیں تو ہر مومن پر لازم ہے کہ وہ پاک صاف حالت میں با وضو ہو کر تمام تر ادب و احترام کے ساتھ مجالس و محافل میں شریک ہو۔ نماز وغیرہ جیسی کمتر عبادتوں کی انجام دہی کے لیے تو لوگ کافی اہتمام کرتے ہیں پاک صاف ہوتے ہیں وضو کرتے ہیں۔ تو پھر عزا داری جیسی عظیم ترین عبادت کے قیام کے لیے پاکی و صفائی کا اہتمام کم کیوں ہو؟ عزا داری عبادتِ اعلیٰ ہے اور اس کے قیام کے لیے تو مومنین کو انتہائی پاک و پاکیزہ حالت میں رہنا چاہیے۔۔۔ مجالس، نوحوں اور مقبوضوں وغیرہ میں معصومینؑ کا نام انتہائی ادب و احترام سے لینا چاہیے خاص طور پر مستورات تو حید کا نام تو بہت ہی ادب، احترام اور خلوص سے لینا چاہیے۔۔۔ مجالس عزا میں موجود علم، ذوالبناج، جھولا، تعزیہ وغیرہ کا بے انتہا احترام کرنا لازم ہے۔ علم، ذوالبناج، جھولا، تعزیہ وغیرہ سب شعائر اللہ ہیں۔ ان کی زیارت کرنا، ان کو سجدہ کرنا لازم ہے۔۔۔

اور ان کو یہ سوچ کر مجبور کریں کہ ہم دراصل مولا حسینؑ، مولا عباسؑ، مولا علیؑ کے پاک قدموں میں سجدہ کر رہے ہیں۔۔۔ مجالس و عزاداری کو تماشائے سے بچنا ضروری ہے۔ جہاں عزاداری منعقد ہو رہی ہو وہاں پر ہنسی مذاق، فضول دنیاوی باتوں اور ہر قسم کے نشے وغیرہ سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔۔۔ دوران عزاداری بے جا گفتگو اور فضول حرکات سے بچنا چاہیے۔۔۔ جہاں صلوة حلقہ قائم ہو وہاں ماتم کی عبادت میں شریک ہونا لازم ہے۔ حلقہ ماتم کے اطراف میں تماشا بینوں کی طرح کھڑے رہنا صحیح نہیں۔۔۔ اگر امام بارگاہ میں موجود مہر رسول خداؐ کے ممبر کی شبیہ کے طور پر رکھا ہے تو اس پر کسی انسان کا بیٹھنا صحیح نہیں۔۔۔ مجالس و محافل ذکر آل محمدؑ میں صرف آل محمدؑ کا ذکر کریں۔ مجالس و محافل میں کسی بھی غیر معصوم کے ذکر سے پرہیز کرنا چاہیے۔ مجالس آل محمدؑ میں غیر معصوم کا ذکر و تعریف کرنا بھی شرک ہے۔۔۔ مجالس میں خیال رکھیں کہ فضائیل اور مصلدب کے دوران معصومین کی شان میں کسی قسم کی کمی یا گستاخی نہ ہونے پائے۔۔۔

(۱۱) بیشک جب ہادیان حق کو شہید کیا جاتا ہے تو زمانہ زادے عید مناتے ہیں۔۔۔ کربلا کے بعد کسی معصوم نے کوئی خوشی نہیں منائی یہاں تک کہ کسی امام کے ظہور کے روز بھی کسی معصوم نے خوشی منانے کا اہتمام نہیں کیا اور سنت رسولؐ پر عمل کرتے ہوئے صرف ماتم حسینؑ کا قیام کیا۔۔۔ مولا سجادؑ نے فرمایا مخلوق تو اپنی عید میں خوش ہے مگر ہماری عید ہمارا ماتم ہے۔۔۔ آل محمدؑ ہمیشہ سوگوار رہیں گے۔۔۔ بیشک معصومین کی خوشی میں خوش اور معصومین کے غم میں غمگین ہونا لازم ہے مگر یہ ایک حقیقت ہے کہ کربلا کے بعد آل محمدؑ کے گھر میں کوئی خوشی نہیں آئی اور اب آل محمدؑ کے گھر میں خوشی تب ہی آئے گی جب امام زمانہؑ ظہور فرمائیں گے اور مظلوم کربلا کا انتقام لیں گے۔۔۔ تب تک ہم کو بھی حالت عزائم ہی رہنا چاہیے۔

(۱۲) امام وقتؑ کی غیبت کے دوران جمعہ اور عیدین پڑھنا اور پڑھانا حرام ہے۔۔۔ حقیقت عیدین اور جمعہ مولا امام زمانہؑ ہیں۔ وہی امام جمعہ و عیدین ہیں ان کے علاوہ جو بھی امام جمعہ یا عیدین بننے کی کوشش کرے گا وہ غاصب حق امام کہلائے گا اور ایسے شخص کی اقتدار کو نالے بھی سب غاصب ہی ہوں گے۔۔۔ ہم پر لازم ہے کہ ہم اس قسم کے غاصبوں سے بچیں۔۔۔ یہ تمام وہ اصول و ضوابط ہیں جن کی روشنی میں ہم کو اس دور میں اپنی زندگی گذارنی ہے۔۔۔ جب ہم اس انداز میں زندگی گذاریں گے اور اپنے کرداروں کو مضبوط بنائیں گے تب ہی امام زمانہؑ ہمیں اپنی معرفت عطا فرمائیں گے۔ امام اپنے چندہ بندوں پر اپنی معرفت اللہام کر دیتے ہیں۔۔۔ ولایت علیؑ پر قائم رہیں اور عزاداری حسینؑ قائم کریں۔۔۔ معصومین کے دشمنوں سے دوری اختیار کریں اور معصومین کے معاملات میں غور و فکر کریں۔ انہی اعمال سے معرفت کے دروازے کھلتے ہیں۔۔۔ معرفت کتابوں سے یا ملا کی تقریر سے نہیں ملتی معرفت تو قلب مومن پر نازل ہوتی ہے۔۔۔

شیر فارس حضرت ابولولوفیر وزعلیہ اسلام کی روشن زندگی پر ایک نظر

آج کے دور میں جب ماضی اور مقصد تو تین فتنہ پرست اور دہشت گرد افراد کو اسلامی تاریخ کا ہیرو بنا کر پیش کر رہی ہیں تو ایسے میں ہم پر لازم ہے کہ ہم اسلامی تاریخ کے حقیقی ہیرو کی زندگی اور ان کے کارناموں سے اپنی نوجوان نسل کو آگاہ کریں اور دنیا کو یہ بتادیں کہ محمد بن قاسم، حجاج بن یوسف، صلاح الدین ایوبی اور محمود غزنوی جیسے دہشت گرد ہمارے ہیرو نہیں ہیں۔ ہم کسی ظالم، جاہل اور غاصب شخصیت کو نہیں مانتے۔ ہم صرف ان کو مانتے ہیں جو در آل محمدؑ پر سجدہ ریز ہوئے اور اپنی زبان سے، اپنے قلم سے، اپنے عمل سے اور اپنی تلوار سے آل محمدؑ کے دشمنوں سے نہر آزا رہے۔۔۔ ہماری روشن تاریخ ایسی شجاع ہستیوں سے بھری پڑی ہے جنہوں نے آل محمدؑ کے حکم پر آل محمدؑ کی خوشنودی و رضا حاصل کرنے کے لیے اپنی شجاعت کا مظاہرہ کیا اور آل محمدؑ کے دشمنوں کے وجود سے اس زمین کو پاک کیا۔ مالک اشترؑ، مختارؑ، عمار بن یاسرؑ، بخندب اور ان جیسے دیگر حقیقی خدایان اہل البیتؑ کی شجاعتوں کا ذکر سن کر آج بھی یزیدی و عمری قوتیں کانپ جاتی ہیں۔ ایسی ہی ایک شجاع شخصیت شیر فارس، بابا شجاع ابولولوفیر وزعلیہ اسلام کی ہے جنہوں نے روئے زمین کی نجس ترین مخلوق کو جہنم واصل کیا۔ ماضی قوتیں جناب ابولولوفیرؑ کی شخصیت سے ایسے خوف میں مبتلا ہیں کہ آج بھی جب حضرت ابولولوفیرؑ کا نام لیا جاتا ہے تو ماضیت کے چہرے کا رنگ پیلا پڑنے لگتا ہے۔۔۔ صرف ماضی ہی نہیں مقصد لے کو بھی ذات ابولولوفیرؑ سے کافی پریشانی لاحق ہے۔۔۔ ماضیوں اور مقصدوں نے پچھلے ۱۴۰۰ سال میں ہر ممکن کوشش کی کہ اپنی تاریخی کتابوں سے جناب ابولولوفیرؑ کا ذکر مٹا دیا جائے یا ان کے کردار کو مسخ کر کے پیش کیا جائے۔۔۔ کسی جاہل نے لکھ دیا کہ ابولولوفیرؑ نے تو کسی نے یہ بول دیا کہ ابولولوفیرؑ نے ذاتی رنجش کی وجہ سے دشمن سیدہؑ کو قتل کیا۔ مگر حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ ہم بنو امیہ اور بنو عباس کی کبھی ہوئی جھوٹی تاریخ کو مانتے ہی نہیں۔۔۔ بنو امیہ کے وظیفہ خوروں نے تو اپنی جعلی تاریخ میں جناب مختارؑ کے کردار کو بھی مسخ کر کے پیش کیا اور ان پر بے بنیاد الزامات لگائے۔۔۔ اور ان شخصیات کو تو چھوڑیے حرامی تاریخ نویسوں نے تو مولا ابوطالبؑ کی شان میں بدترین گستاخیاں کی ہیں۔۔۔ ہم ایسی ہر کتاب کو اپنی جوتی کی

نوک پر رکھتے ہیں جس میں محمدؐ و آل محمدؐ ایاں کے چاہنے والوں کی شان میں زرہ برابر بھی گستاخی کی گئی ہو چاہے اُس کتاب کا لکھنے والا نام بھی ہو یا نام نہاد شیعہ ہو۔۔۔ درحقیقت جناب ابولولوفیر و زہدِ آل محمدؐ تھے اور حقیقی شیعوں کے لیے اُن کی شخصیت باعثِ فخر ہے۔ اس سے پہلے بھی میں نے ہی اپنی کتاب بحر الفضل میں جناب ابولولوفیر و زکا عظیم الشان خطبہ شامل کیا تھا جو انہوں نے عمر کے قتل کے بعد ایران واپسی پر دیا تھا اور اب میں ہی جناب ابولولوفیر کے بارے میں مزید کچھ لکھنے کی کوشش کر رہا ہوں ورنہ عام طور پر بزدل خطیب اور ذاکرین ابولولوکا ذکر کرتے ہوئے بھی گھبراتے ہیں۔ ابولولوفیر و زکا حقیقی نام بیرون نہاوندی تھا۔ ان کی کنیت ابولولوتھی اور اُن کا لقب شجاع الدین یا بابا شجاع تھا۔ وہ اس قدر شجاع تھے کہ ان کو بابا شجاع کے لقب سے پکارا جاتا۔ جناب ابولولو ایران کے شہر نہاوند میں پیدا ہوئے۔ پہلے زرتشت مذہب پر تھے کچھ بڑے ہوئے تو عیسائی مذہب اپنالیا اور جب پیغامِ حق ان تک پہنچا تو مذہبِ آل محمدؐ میں داخل ہو گئے اور اپنی زندگی کی آخری سانس تک شیعہ ہی رہے۔ جب جناب سلمان کے ذریعے رسولِ خداؐ نے سنِ حق کا پیغام ایران کے مختلف حصوں تک پہنچایا تو ایرانیوں کی بڑی تعداد ولایتِ حق کو تسلیم کر کے سنِ حق میں داخل ہو گئی۔ ان ہی لوگوں میں جناب ابولولوکا کا خاندان بھی تھا جنہوں نے مختلف افراد سے جناب رسولِ خداؐ اور مولائی کے بارے میں سن رکھا تھا اور ان کے دل میں آل محمدؐ سے محبت کا چراغ جل چکا تھا۔ ابولولوکا محمدؐ سے ظاہری دوری کے باوجود محمدؐ و آل محمدؐ کی تعلیمات سے بخوبی واقف تھے۔ عمر کے دورِ حکومت میں ظالم مسلمان فوج نے پرامن ایرانی عوام پر حملہ کیا ان کے مال کو لوٹا، ان کی عورتوں کی عصمت دری کی اور ان کے مردوں کو غلام بنالیا۔ اس دوران جناب ابولولو ایرانی فوج کے ایک دستے کے جرنل تھے اور اپنی قوم کو اس ناگہانی آفت سے بچانے کی کوشش میں مصروف تھے۔۔۔ غاصبِ عمری فوج ہزار کوششوں کے باوجود جناب ابولولوکو میدانِ جنگ میں زیرِ نہیں کر پا رہی تھی تو انہوں نے ہمیشہ کی طرح مکاری اور حیلے سے کام لیا اور جناب ابولولوکو مذاکرات کے بہانے بلایا اور گرفتار کر لیا۔ تب جناب ابولولوکا نے فرمایا میں بھی اسلام سے واقف ہوں اور جناب محمدؐ کا چاہنے والا ہوں۔ مجھ تک جو اسلامی تعلیمات پہنچی ہیں وہ یہ کچھ نہیں سکھاتیں جو کچھ تم لوگ کر رہے ہو۔ اسلام تو پرامن لوگوں پر حملے کا درس نہیں دیتا۔ اسلام تو بوڑھوں، عورتوں اور بچوں کو دورانِ جنگ امان دیتا ہے۔ مگر تم لوگ کیسے مسلمان ہو جو ایک پرامن قوم پر حملہ آور ہوئے، ہماری دولت کو لوٹا، ہماری عورتوں کی عصمت دری کی اور ہمارے بچوں پر ظلم کیا۔۔۔ مسلمان فوج نے جواب دیا یہ خلیفہ عمر کا حکم تھا کہ ایرانیوں کے غرو کو تار و تار کر دو اور ان کا مال لوٹ لو۔۔۔ جب ابولولوکا نے عمر کا نام سننا تو فرمایا یہ وہی عمر ہے نہ جس نے اپنے مولاکا حق غصب کیا اور ان پر ظلم کیا۔ پھر فرمایا جو اپنے مولاکا وفادار نہ ہوا وہ ہم پر کیا رحم کرے گا۔ ہد ذاتِ انسان سے بدی کی ہی امید کی جاسکتی ہے۔ مگر یہ یاد رکھو تم لوگوں نے جو ظلم آج ہم پر کیا ہے اس ظلم کی وجہ سے نامِ عمر تا قیامت ایرانی قوم کے نزدیک صرف ایک گالی بن کر رہ جائے گا۔ ظالم عمری فوج نے ابولولوکا گرفتار کر لیا اور انہیں لے کر مدینہ روانہ ہو گئے۔ اس دوران ان کے ہمراہ جناب بی بی شہربانو کا خاندان بھی تھا جو عمری فوج کے ظلم و ستم کا نشانہ نہ بنا تھا۔۔۔ جناب ہرمزان جو جناب شہربانو کے بھائی تھے اور ایران کے بڑے حصے پر ان کی حکومت تھی بھی جناب ابولولوکا کے ساتھ تھے۔ جناب ہرمزان بھی عشاقِ آل محمدؐ میں سے تھے اور مدینہ تک سفر کے دوران جناب ہرمزان نے جناب ابولولوکو علومِ آل محمدؐ سے مزید فیضیاب کیا۔۔۔ حضرت ہرمزان نے ابولولوکو بتایا کہ کس طرح بعدِ پیغمبر مسلمانوں نے خاندانِ علیؑ پر ظلم کیا، جناب سیدہ کا حق غصب کیا گیا اور انہیں انتہائی ظلم کے ساتھ شہید کر دیا گیا۔۔۔ تب ہی حضرت ابولولوفیر و زکا نے یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ چاہے کچھ ہو جائے میں نے عمر کو زندہ نہیں چھوڑنا، جس نے جناب سیدہ کو تکلیف پہنچائی ہے اسے میں تکلیف پہنچاؤں گا۔۔۔ اپنے اس ارادے سے ابولولوکا نے ہرمزان کو آگاہ کر دیا تھا اور جناب ہرمزان نے کہا تھا کہ میں اور دیگر ایرانی تمہاری ہر ممکن مدد کریں گے۔ مدینے پہنچنے پر ظالم عمری مسلمانوں نے تمام جنگی قیدیوں کو غلام اور کنیر بنا کر ایک دوسرے کو تقسیم کرنا شروع کر دیا۔ تب مولائی نے عمر سے کہا ان قیدیوں میں شاہِ ایران کا خاندان بھی ہے (یعنی بی بی شہربانو کا خاندان) اور یہ صحیح نہیں ہے کہ ایک عزت دار خاندان کے مردوں کو غلام بنایا جائے اور ان کی خواتین کو کنیر بنایا جائے۔ کل کو اگر کوئی تم پر غالب آ گیا تو تمہارے خاندان کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا جائے گا تو بہتر یہی ہے کہ شاہی خاندان کو تمام تر عزت و وقار کے ساتھ آزاد کر دو تا کہ وہ جہاں چاہے جائیں۔ عمر نے اس بات کو مانا اور بی بی شہربانو کے خاندان کو جنگی قیدیوں سے الگ کر کے آزاد کر دیا۔۔۔ اس موقع پر جناب ہرمزان نے فرمایا مولانا ہم آپ کی غلامی میں آنا چاہتے ہیں اور آپ کی غلامی میں زندگی گزارنا چاہتے ہیں۔ مولانا نے فرمایا تم لوگ اپنے فیصلوں میں آزاد ہو چکا ہے کرو۔ تمہاری بہنیں شاہِ زادیوں ہیں اور بہتر یہی ہے کہ ان کا عقد شاہِ زادوں سے ہو تب جناب ہرمزان نے مولانا حسین کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ شاہِ است حسینؑ، بادشاہِ است حسینؑ (یہ دوسرے عہدِ راصل جناب ہرمزان کی زبان سے جاری ہوئے تھے جن کو بعد میں معین الدین چشتی نے اپنے کلام میں استعمال کیا) اس کے بعد مولانا نے جناب بی بی شہربانو کا عقد جناب مولانا حسینؑ سے کر دیا۔۔۔ یہ معاملہ تو روزِ ازل سے طے تھا کہ بی بی شہربانو جناب مولانا حسینؑ کے عقد میں آئیں گی بس دنیا کو دکھانے کے لیے یہ تمام واقعہ ہوا۔۔۔ جب جناب ہرمزان مولائی کے ساتھ جانے لگے تو جناب ابولولوفیر و زکا نے ہرمزان سے کہا اے دوست اب میرا کیا ہوگا؟ تب مولائی ابولولوفیر و زکا کے قریب آئے اور مسکرا کر فرمایا تم جس مقصد کے حصول کے لیے آئے ہو وہ

ضرور حاصل کر لو گے۔ اور مقصد کے حصول کے لیے یہی بہتر ہے کہ جہاں یہ لوگ تمہیں لے جائیں چلے جاؤ۔ ابولولوفیر وڈ نے مولاً کے قدموں پر سر رکھ کر کہا اب تو مجھے مکمل یقین ہو گیا ہے کہ میں اپنا مقصد ضرور حاصل کر لوں گا۔۔۔ یہ بات بھی آپ کو پتہ ہونی چاہیے کہ مولاً نے سالوں پہلے عمر کو بتا دیا تھا کہ تم ایک ایرانی کے ہاتھوں مارے جاؤ گے اور تمہارا قاتل جنتی ہوگا۔ جس ابولولوفیر وڈ جنتی تھیں ان مقام کیا ہوگا !!! ابولولوفیر نے اپنا غلام بنالیا۔۔۔ مغیرہ بھی مولاً کے دشمنوں میں سے تھا۔ ابولولوفیر نے آہن گری کے ماہر تھے اور ایک بہترین ہنرمند تھے اسی لالچ میں مغیرہ نے ابولولوفیر کو اپنے پاس رکھا تھا تا کہ ان کے فن سے خوب استفادہ کرے۔ اس دوران ابولولوفیر نے اپنے مقصد تک پہنچنے کے لیے پلاننگ شروع کر دی تھی۔ ابولولوفیر جب بھی کام سے فارغ ہوتے مولاً کے گھر چلے جاتے اور ہرمزان سے مولاً کی حدیثیں سنتے۔ اس وجہ سے مغیرہ حضرت ابولولوفیر بے انتہا ظلم کرتا۔۔۔ ابولولوفیر نے ان کی بارہا سلسلے میں عمر سے مغیرہ کی شکایت بھی کی۔۔۔ مگر عمر نے سنی ان سنی کر دی۔۔۔ جناب ابولولوفیر نے آہن گری کے فن کی تعریف ہر طرف ہونے لگی تھی۔۔۔ ہر کوئی ان کے کام کو دیکھ کر حیران ہوتا اور ان کے کام کی تعریف کرتا۔۔۔ یہ خبر عمر تک پہنچی تو عمر نے ایک روز ابولولوفیر کو اپنے پاس بلایا اور کہا سنا ہے تم کافی اچھے آہن گر ہو۔۔۔ میں نے سن رکھا ہے کہ ایران میں تم لوگ لوہے کی چکی بناتے ہو۔ ویسی ہی ایک چکی مجھے بھی بنا دو۔۔۔ جواب میں ابولولوفیر نے کہا تمہارے لیے میں ایک ایسی چکی بناناں گا کہ پوری دنیا یاد رکھے گی۔۔۔ پھر عمر نے ابولولوفیر کو اپنے پاس رکھ لیا تا کہ وہ عمر کے لیے چکی بنائیں اور آہن گری کے دیگر کام کر سکیں۔۔۔ ابولولوفیر کو اب اپنی منزل قریب نظر آنے لگی۔۔۔ ابولولوفیر کا عہد چیتنے میں کامیاب ہو چکے تھے۔ اس دوران ابولولوفیر نے ایک دلچسپ کام کیا۔ عمر کے قتل کا فتویٰ خود عمر سے ہی لے لیا۔۔۔ ابولولوفیر نے فرضی نام سے ایک خط عمر کو لکھا اور پوچھا یہ بتاؤ کوئی شخص اگر اپنے مولاً کے ساتھ خیانت کرے، ان کا ملک غصب کرے اور ان کی زوجہ کو بے دردی سے شہید کر دے تو ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے؟؟ عمر نے جواب دیا کہ ایسا ظالم شخص تھا جب القتل ہے۔ اس طرح ابولولوفیر نے عمر سے ہی عمر کے قتل کا فتویٰ لے لیا تھا۔ پھر وہ مبارک گھڑی بھی آن پہنچی جب جناب ابولولوفیر وڈ نے دنیا کے نجس ترین انسان کو واصل جہنم کیا۔ ایک روز حضرت ابولولوفیر عمر کو اپنے کام کی جگہ پر دعوت دی اور کہا میں نے تیرے لیے چکی تیار کر لی ہے تو آ جا اور اس کا نظارہ کر لے۔ اس سے قبل جناب ابولولوفیر نے اپنے فن آہن گری کا بہترین شاہکار تخلیق کیا۔ انہوں نے ایک ایسا دوہاری خنجر تیار کیا جو اگر کسی انسان کے شکم میں داخل ہو جائے تو اس انسان کا زندہ بچ جانا ناممکن ہو جاتا۔ عمر اپنی چکی کو دیکھنے کے لیے ابولولوفیر کا راگاہ میں مکمل سکیورٹی میں آیا۔ عمر کے ساتھ اس کے ۱۲ محافظ تھے جو اس کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے تھے۔ مگر ابولولوفیر شجاعت کے سامنے ان محافظوں کی اوقات کچھ بھی نہ تھی۔ ابولولوفیر نے عمر پر بجلی کی سی تیزی کے ساتھ ۱۲ وار کیے ۳ وار بایں بازو پر ۳ وار سینے پر اور ۳ وار عمر کے شکم پر۔۔۔ (مسلمانوں نے ایک جھوٹی کہانی مشہور کی ہوئی ہے کہ عمر حالت نماز میں مارا گیا تھا۔) جب عمر کے محافظ اسے بچانے کے لیے آگے آئے تو ابولولوفیر نے ان کو بھی نہ چھوڑا۔ ۷ محافظوں کو موقع پر ہلاک کیا اور باقی کو شدید زخم پہنچائے۔ ابولولوفیر پنا کام کر کے وہاں سے روانہ ہو گئے۔ عمر کے بیٹے کو جب پتہ چلا کہ ابولولوفیر نے اس کے باپ کو قتل کر دیا ہے اور عمر کی پولیس ابولولوفیر کے سامنے بے بس ہو گئی ہے تو اس نے فوری طور پر اپنے نامرد سپاہیوں کو حکم دیا کہ ابولولوفیر کو تھمیں آتا تو جناب ہرمزان کو گرفتار کر کے انہیں قتل کر دو۔ عمری سپاہیوں نے دہو کے سے جناب ہرمزان کو ہلا کر بے دردی سے شہید کر دیا جس پر مولاً علیؑ شدید غمگین ہوئے اور فرمایا کہ ہم ہرمزان کے خون کا بدلہ ضرور لیں گے کیونکہ اس کو ناحق قتل کیا اور وہ مظلوم تھا۔ اور پھر مولاً نے اپنے ظاہری دور خلافت میں ایسا ہی کیا۔۔۔ (مسلمانوں کی بزدل سپاہ نے دراصل جناب ہرمزان کو شہید کیا تھا اور مشہور یہ کر دیا تھا کہ ہم نے ابولولوفیر کو قتل کر دیا ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ ابولولوفیر کبھی عمریوں کے ہاتھ نہیں آئے) حضرت ابولولوفیر وڈ عمر کو جہنم بھیج کر مولاً علیؑ کے گھر آئے۔ مولاً نے اپنے گھر کا دروازہ ان پر کھول دیا اور ابولولوفیر چلے گئے۔ مولاً خود دروازے کے باہر بیٹھ گئے۔ عمر کی پولیس جب ابولولوفیر کو تلاش کرتی ہوئی مولاً کے گھر کے پاس پہنچی اور مولاً کو باہر ہی بیٹھا دیکھا تو ان کی مولاً سے سوال کرنے کی ہمت ہی نہ ہوئی اور وہ وہاں سے واپس ہو لیے۔۔۔ مولاً پھر گھر میں گئے اور جناب ابولولوفیر وڈ کو اپنے سینے سے لگا لیا اور فرمایا ابولولوفیر جنت تیری مشتاق ہے۔ تو نے آج قلب نبیؐ کو سکون پہنچایا۔ تو نے دل زہراؑ کو تسکین پہنچائی۔ تو نے خنزیر کو جہنم واصل کر دیا ہے۔۔۔ ابولولوفیر وڈ تو مردوں کا مرد ہے۔ تو اپنے مقصد حیات کو حاصل کر چکا۔ اب تو بتاؤ کیا چاہتا ہے؟؟ تو دولت و شہرت چاہتا ہے یا ہماری معرفت چاہتا ہے؟؟ ابولولوفیر نے کہا مولاً میں بوڑھا ہو چکا ہوں دنیا دیکھ چکا ہوں۔۔۔ دنیا کی مال و دولت میں سے مجھے کچھ نہیں چاہیے بس آپ اپنی معرفت عطا کر دیں۔۔۔ مجھے دنیاوی شہرت سے زیادہ آپ کے عشق میں گناہ موت پسند ہے۔ پھر رات کو مولاً نے ابولولوفیر وڈ کو اپنی ایک سواری پر بٹھایا اور فرمایا جہاں یہ رک جائے تم بھی وہیں سکونت اختیار کرنا۔ ساتھ ایک خط دیا اپنے ایک خاص شیعہ کے نام اور فرمایا جہاں یہ گھوڑا رکے گا وہاں تم کو ایک مومن ملے گا تم اس مومن کو یہ خط دینا اور اس کی بیٹی سے شادی کر لینا۔ ابولولوفیر سواری پر سوار ہو کر روانہ ہوئے۔ سواری ان کو شہر قم لے گئی۔ قم میں وہ سواری رکی اور جو پہلا شخص ابولولوفیر کے قریب آیا اس کو ابولولوفیر نے مولاً کا خط دے دیا۔ مومن نے خط کو پڑھا اور ابولولوفیر کی کافی خاطر کی۔ ابولولوفیر نے ہی جگہ دی اور اپنی بیٹی سے ابولولوفیر کا نکاح کر دیا۔ ابولولوفیر کچھ عرصے قم میں رہے اور دین حق کا پرچار کیا۔ اس دوران وہ مسلسل مولاً سے رابطے میں رہے۔

کچھ عرصے بعد وہ مولائے حکم پر شہر کا شان چلے گئے اور زندگی کا آخری حصہ وہیں گزارا۔ کاشان میں بھی مومنین بڑی تعداد میں ابولولو سے فیض حاصل کرتے رہے۔ ان دنوں ابولولو کا شمار ایران کے بزرگ شیعوں میں ہوتا تھا۔ کاشان میں ابولولو نے دین حق کا ایسا پرچار کیا کہ آج تک اہل کاشان کے عقیدے بہت خوبصورت ہوتے ہیں۔ آج بھی آپ کو بہتر عقیدے والے تہرائی قمر زن مومنین کاشان میں ملیں گے۔ ابولولو فیروز کا مزار مبارک بھی کاشان میں جہاں ہر سال ۲۳ اگست کو یوم ابولولو منایا جاتا تھا۔ خامدای کی وہابی پرست و ہشت گرد حکومت نے چند سال پہلے سنیوں کو خوش کرنے کے لیے ابولولو کے مزار کو تیل کر دیا اور وہاں ہونے والی تمام تقاریب پر پابندی لگا دی۔ مگر اب بھی کاشان کے لوگ اپنے گھروں میں اور امام بارگاہوں میں ابولولو کا یوم مناتے ہیں اور ان کی جوانمردی اور شجاعت کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ ایران کے مومن عمر کی موت کے روز کو بھی بہت سیلیریت کرتے ہیں اور اس روز کو تہوار کے طور پر مناتے ہیں اس روز کو ایران میں عمر گشن کہا جاتا ہے۔ اور بھی بہت سے واقعات اور روایات جناب ابولولو فیروز کے حوالے سے موجود ہیں جو ایران کے مومنین بالخصوص کاشان کے مومنین اپنی مجالس اور محافل میں بیان کرتے ہیں۔ متعصب سنیوں نے اور بزدل نام نہاد شیعوں نے ابولولو کے کردار کو چھپانے اور مسخ کرنے کی بے انتہا کوششیں کیں اور مسلسل کر رہے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ ابولولو ہر مومن کے دل میں رہتا ہے۔ مولانا امام تقی نے ایک طویل روایت میں جناب ابولولو کے بارے میں فرمایا اللہ رحمت نازل کرے ابولولو فیروز پر، وہ ہمارا تھا۔ جس کو معصوم اپنا مان لیں اس کی فضیلت کیا ہوگی آپ خود سوچ لیں۔ کچھ جاہل تشکیک پسند لوگ ہو سکتا ہے سوال کریں کہ عمر کو مولائے کسی اور جلیل القدر صحابی نے کیوں قتل کر دیا یا خود مولائے عمر کو کیوں نہ مار دیا؟ اس کا جواب صرف اتنا ہے کہ جس کے ذمے مولائے جو ڈیوٹی لگا دی ہے وہی اس ڈیوٹی کو انجام دے گا۔ مولائے بہتر جانتے ہیں کس سے کیا کام لینا ہے۔ ہم پر بس یہ لازم ہے کہ ہم اپنے بچوں کو ایسے عشاق معصومین کے بارے میں بتائیں اور ان کی ہمت اور شجاعت کے قصے سنائیں۔ یہی لوگ ہمارے ہیروز ہیں جو معصومین کے عشق میں اپنا سر دے بھی سکتے ہیں اور دشمن کا سر اتار بھی سکتے ہیں۔ مولائے ہماری ملت کو ابولولو فیروز جیسی ہمت، شجاعت اور جذبہ عطا فرمائیں۔ آمین

حرام زادہ کون؟؟

یونس بن عبد الرحمن روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام موسیٰ کاظم جل جلالہ سے سوال کیا کہ مولائے آپ کے جد کا فرمان ہے کہ مولائے کے جد ارحلانی ہیں اور مولائے سے بغض رکھنے والے حرامی ہیں۔ مگر میں نے دیکھا ہے کہ ایسے بہت سے لوگ ہیں جن کے ماں باپ نے ہمارے سامنے نکاح کیے اور مائیں بھی بظاہر پاک و امن تھیں مگر ان کی اولاد مولائے سے بغض رکھنے والی پیدا ہوئی اور میں ایسے لوگوں سے بھی واقف ہوں جن کی ماں تو بدکردار اور جسم فروش تھی مگر اولاد مولائے سے حب رکھتی ہے۔ اس بارے میں کچھ رہنمائی فرمائیں۔ مولائے کاظم نے فرمایا اولاد کے حلالی ہونے کا تعلق عقیدے سے ہے۔ اگر ماں باپ کے دل میں زہرہ برابر بھی بغض علی تھا تو اولاد حرامی ہوگی چاہے نکاح کے ذریعے ہی پیدا کیوں نہ ہوئی ہو۔ اور ہو سکتا ہے کوئی عورت مجبوری کی حالت میں بدکاری کر رہی ہو مگر اس کے دل میں حب علی ہو تو اولاد حلالی ہوگی۔ ایسے بہت سے غیر مسلم ہیں جو نکاح کے ذریعے تو پیدا نہیں ہوئے مگر ہم سے حب رکھتے ہیں تو وہ حلالی ہوئے اور مسلمانوں کی اکثریت ہم سے بغض رکھتی ہے جو کہ نکاح کے ذریعے پیدا ہوئی ہے مگر حرامی ہے۔

عزاداری مولا حسینؑ میں خون کا پر سہ پیش کرنے والوں کو معصوم کا سلام

ایک سال مومنین نے مولا امام حسن عسکریؑ کو دعوت دی کہ آپ روز عاشور کر بلا تشریف لائیں اور ہمارے ساتھ عزائے حسینی کے مراسم میں شریک ہوں۔ جامہ حاکم کو جب خبر ہوئی کہ شیعوں نے اپنے امام کو عاشور کے روز کر بلا بلایا ہے تو ظالم حاکم نے پہلی محرم سے پہلے ہی امام کے گھر کے باہر ناک لگا دیے اور امام کو گھر میں ہی قید کر دیا اور شیعوں کو ان سے ملنے سے روکا جانے لگا تب مولا عسکریؑ نے روز عاشورہ اور عزاداری حسینؑ کے حوالے سے ایک خط کر بلا میں موجودہ اداروں کی طرف بھیجا۔ اس طویل خط میں چند سطریں خاص خون کا پر سہ پیش کرنے والے عزاداروں کے لیے تھیں۔ مولائے فرماتے ہیں تحریر عزائے خون سے لکھنے والوں تم کو سلام۔ کر بلا کی تصویر کو اپنے لہو سے رنگین بنانے والوں تم پر سلام۔ اپنے خون سے دشمن کو زخمی کرنے والوں تم پر سلام

خطبہ امیر المومنین مولا علیؑ در بارہ معرفتِ سجدہ

خالق حقیقی ربِّ ال ارباب مسبب ال اسباب مولاؑ کلینات امام علی ابن ابی طالب جل جلالہ نے فرمایا:

عظیم ہے ہر وہ ذات جس نے مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔۔ بلند و بالا ہے ہر وہ ہستی جس نے مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔۔ قابلِ عزت ہے ہر وہ مقام جس نے مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔۔ اعلیٰ ہے ہر وہ رتبہ جس نے مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔۔ خالق نے خلق ہونے سے پہلے مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔۔ رازق نے رزق دینے سے پہلے مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔۔ رب نے ربوبیت پانے سے قبل مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔۔ مخلوق نے اپنی پیدائش سے قبل مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔۔ جنت و جہنم نے اپنے وجود میں آنے سے قبل مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔۔ عرش نے فرش ہو کر اور فرش نے عرش ہو کر مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔۔ آسمان نے آسمان ہونے سے قبل اور زمین نے زمین ہونے سے قبل مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔۔ رات نے دن بن کر اور دن نے رات بن کر مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔۔ ملائکہ کے انوار نے اپنی خلقت سے ہزار سال پہلے مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔۔ ہر چاند نے جان پانے سے قبل مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔۔ آدمؑ کے روح ربی نے آدمؑ کی تخلیق سے قبل مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔۔ حق نے اپنی تمام تر حقانیت کے ساتھ مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔۔ تمام تر خدائے نے ہر وقت مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔۔ ازل نے ابد تک اور ابد نے ازل سے مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔۔ بے نیاز نے نیاز مند ہو کر نیاز مند نے بے نیاز ہو کر مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔۔ وقت نے وقت سے پہلے اور زمان نے زمان سے پہلے مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔۔ تمام نبیوں کی نبوتوں نے مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔۔ رسولوں نے رسالت پانے سے قبل مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔۔ پیغمبروں نے اپنی خلقت سے قبل مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔۔ ظاہر نے پوشیدہ ہو کر اور پوشیدہ نے ظاہر ہو کر مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔۔ موت نے زندگی پانے سے قبل اور زندگی نے موت سے قبل مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔۔ درونے دوا پا کر اور دوانے دروے کر مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔۔ جنات نے اپنے تمام تر اسرار کے ساتھ مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔۔ انسان نے اپنی تمام تر عقل و فہم کے ساتھ مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔۔ شعور نے بے شعوری میں اور بے شعوری نے شعور میں مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔۔ ہر واجب نے واجب جان کر ہر فرض نے فرض مان کر مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔۔ نور نے، روح نے، جسم نے، جان نے اپنی تخلیق سے پیشتر مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔۔ کافر نے مسلمان نے ہر انسان نے مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔۔ آبی نے خاکی نے فرشی نے عرشی نے سبھی نے مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔۔ ہر سجدے نے ادا ہونے سے قبل مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔۔ بیت اللہ نے محترم ہونے سے قبل مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔۔ قیامت و صاحب و مالک قیامت نے ہمیشہ مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔۔ علم نے، عالم نے، معلم نے ہر گام مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔۔ ہواؤں نے فضاؤں نے گھٹاؤں نے مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔۔ مٹی نے، پانی نے، آتش نے، سنگ نے مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔۔ ستارے، جامدے، جبارے، قہارے، واحد نے مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔۔ احد نے، رحمن نے، رحیم نے مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔۔ شکور نے، غفور نے، ظہور نے، غیور نے مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔۔ ہر عبادت نے، ریاقت نے، کرامت نے مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔۔ ساجد نے، مسجود نے، عابد نے، معبود نے مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔۔ تواریات نے، زبور نے، انجیل نے، قرآن نے مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔۔ آفتاب نے، ماہتاب نے، دریا نے، کوہ نے مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔۔ عزت نے، توقیر نے، حرمت نے، شہرت نے مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔۔ تخت نے، تاج نے، سلطنت نے، حکومت نے مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔۔ معراج نے اپنے عروج پر مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔۔ ہر ہلاک ہونے والے نے ہلاکت سے بچنے کے لیے مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔۔ اذان نے، نماز نے، کلے نے مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔۔ ہر عاشق نے، ہر موالی نے، ہر مومن نے مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔۔ عیسیٰؑ نے، موسیٰؑ نے، شعیبؑ نے مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔۔ ابراہیمؑ نے، اسماعیلؑ نے، یوشعؑ نے مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔۔ دانیالؑ نے، سلیمانؑ نے، خضرؑ نے، ادریسؑ نے مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔۔ روشنی نے تاریکی مٹا کر اور تاریکی نے روشنی میں آ کر مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔۔ کلینات کے ہر زرے زرے نے ہمیشہ سے مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔۔ کسی نے جان کر کسی نے انجانے میں مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔۔ مگر مومن کہلایا وہ جس نے مجھے پہچان کر مجھے جان کر سجدہ کیا۔۔۔۔۔ کافر ہے وہ جس نے میرے سوا کسی کو سجدہ کیا۔۔۔۔۔

(حوالہ: کتاب عرفان العالیہ جلد ۲، صفحہ ۹۲، مولف مولوی عبدالحی)

پی کر ولا کا جام ہمراہ حق جیو
جیتا تھا جیسے مختار ویسے ہی تم جیو
زہرا کے دشمنوں سے سدا دشمنی رکھو
مناقق بن کے نہیں، تبرا کر کے جیو

فرمان جناب سلمان فارسیؑ درباره حقیقت رزاق

جناب سلمان فارسیؑ فرماتے ہیں میرے مولا علیؑ رزاقی متین ہیں۔۔۔ علیؑ ایسے رزاق ہیں جو رزاقوں کو بھی رزق عطا فرماتے ہیں۔۔۔ عالمین میں ایسا کوئی جاندار و بے جان نہیں جسے علیؑ رزق عطا نہ کرتے ہوں۔۔۔ میرے مولاؑ موجودات کو رزق عطا کرنے میں کوئی تفریق نہیں کرتے۔۔۔ علیؑ اپنوں کو بھی رزق عطا کرتے ہیں بیگانوں کو بھی۔۔۔ وہ مومن کو بھی رزق دیتے ہیں کافر کو بھی۔۔۔ کائنات میں جو جو موجود ہے علیؑ اس کو رزق عطا کرتے ہیں۔۔۔ ملائکہ کو، جنات کو، انسانوں کو، حیوانوں کو علیؑ کے طفیل ہی رزق ملتا ہے۔۔۔ آسمانوں کو، زمینوں کو، عرش کو، فرش کو، سمندروں کو، دریاؤں کو، فصلوں کو، درختوں کو ہر محتاج رزق کو علیؑ ہی دینے والے ہیں۔۔۔ جو مانگتا ہے علیؑ اس کو بھی رزق دیتے ہیں اور جو نہیں مانگتا علیؑ اس کو بھی رزق دیتے ہیں۔۔۔

علیؑ حیات کو رزق دینے والے ہیں۔۔۔ علیؑ موت کو رزق دینے والے ہیں۔۔۔ علیؑ روح کو رزق دینے والے ہیں۔۔۔ علیؑ جسم کو رزق دینے والے ہیں۔۔۔ علیؑ عقل کو رزق دینے والے ہیں۔۔۔ علیؑ شعور کو رزق دینے والے ہیں۔۔۔ علیؑ آب کو رزق دینے والے ہیں۔۔۔ علیؑ خاک کو رزق دینے والے ہیں۔۔۔ علیؑ عبادت کو رزق دینے والے ہیں۔۔۔ علیؑ علم کو رزق دینے والے ہیں۔۔۔ جس جس نے جہاں جہاں جو جو پایا ہے وہ علیؑ سے پایا ہے۔۔۔ پس لازم ہے کہ جس جس نے جہاں جہاں علیؑ سے پایا ہے وہ علیؑ کی بارگاہ میں شکر ادا کرے۔۔۔ بیشک رزاق شکر گزار بندوں کو دوست رکھتا ہے۔۔۔ (حوالہ: کتاب عرفان الہائید جلد ۲، صفحہ ۱۷)

فرمان جناب قمبرؑ درباره حقیقت خالق

حضرت قمبرؑ فرماتے ہیں ہر وہ شے جو موجود ہے اور ہر وہ شے جو ظاہری طور پر موجود نہیں ہے ان سب کے خالق مولا علیؑ ہیں۔۔۔ ہر شے جو خلق ہوئی ہے اسے علیؑ نے خلق کیا ہے۔۔۔ جو جو خلق ہو چکا جو جو خلق ہو رہا ہے اور جو جو خلق ہونے والا ہے ان سب کے خالق اعظم مولا علیؑ ہیں۔۔۔ علیؑ چاہیں تو خود خلق کرتے ہیں اور جب چاہتے ہیں کسی کو بھی فنِ خلقت عطا فرما دیتے ہیں۔۔۔ کائنات میں ایسی بہت سی اشیاء ہیں جنہیں علیؑ نے براہ راست خلق نہیں کیا مگر ان اشیاء کے خالقوں کے ذہنوں میں علیؑ نے راز خلقت نازل فرما دیا اور ایک معمولی بشر کو بھی خالق بنا دیا۔۔۔ علیؑ وہ ہیں جو خالقوں کو خلق کرنے کا ہنر عطا کرتے ہیں۔۔۔ علیؑ خالقوں کے بھی خالق ہیں اور وہ جسے چاہتے ہیں خالق بنا دیتے ہیں۔۔۔ (حوالہ: کتاب عرفان الہائید جلد ۲، صفحہ ۳۹)

معراج اور عزاداری

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم مولا محمد رسول اللہ جل جلالہ نے فرمایا شب معراج میں آسمانوں کا سفر طے کرتے ہوئے عرش پر پہنچا وہاں ایک پردہ تھا جس کے پیچھے میرے رب موجود تھے میں نے چاہا کہ اپنے رب سے گفتگو کروں۔۔۔ تو پردے کی پشت سے آواز آئی اے حبیب رک جائیے تھوڑا ٹھہریے آپ کے رب عبادت میں مصروف ہیں۔۔۔ پھر میں نے سنا کہ ہر طرف سے یا حسینؑ کی صدائیں آنے لگیں اور گریو زاری کا ماحول پیدا ہو گیا۔۔۔ کچھ دیر بعد میں نے اپنے رب سے پوچھا یہ کیسی صدائیں تھیں یہ گریو زاری اور عزاداری کون کر رہا تھا؟ میرے رب نے فرمایا ہم، ہمارے فرشتے اور ہماری تخلیق کردہ لاتعداد مخلوقات ہم وقت محو عزاداری حسینؑ ہیں۔۔۔ حسینؑ کے غم میں عزاداری کرنا ہماری عبادت ہے۔۔۔ یہ وہ عبادت ہے جو ہم پر لازم ہے۔۔۔ اے حبیب حسینؑ آپ کی آل سے ہیں اور کربلا میں شہید کیے جائیں گے اور ہر مخلوق پر حسینؑ کے غم میں ماتم کرنا اور گریو زاری کرنا لازم ہے۔۔۔ ہم جب سے حسینؑ کی عزاداری کر رہے ہیں جب کوئی خلقت خلق نہ ہوئی تھی اور کسی موجود کا وجود نہ تھا۔۔۔ عزاداری حسینؑ ہی وہ عبادت ہے جس نے خدا اور خدائی کے وجود کو زندہ رکھا ہے اور رزق حیات فراہم کیا۔۔۔ رسول اللہؐ فرماتے ہیں کہ اپنے رب کے اس کلام کے بعد میں بھی محو عزاداری حسینؑ ہو گیا اور کافی دیر تک شب معراج پر عزاداری قائم رہی۔۔۔ (حوالہ: حیات انبیا جلد ۸، صفحہ ۴۲)

رنگ کائنات

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم مولا محمد رسول اللہ جل جلالہ فرماتے ہیں کہ اللہ نے مجھے بتایا کہ حسینؑ میرا خون ہیں یعنی طاہر اللہ ہیں اور اگر کربلا میں حسینؑ شہید نہ ہوتے اور میرا خون خاک کربلا پر نہ بھایا جاتا تو آج کائنات بے رنگ ہوتی۔ کائنات میں جتنے رنگ ہیں وہ میرے خون کے سبب ہیں۔۔۔ میں نے اپنے خون سے کائنات کی بے رنگ تصویر میں رنگ بھرا ہے۔۔۔

(حوالہ: کائنات کربلا صفحہ ۹۹۵)

عبدالحسینؑ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولانا علی رضا جل جلالہ نے فرمایا مولا حسینؑ کے غم میں گریہ و ماتم کرنا عزا داری کرنا بندگی کا ثبوت اور عبادت کی معراج ہے۔۔۔ ہر عابد جب اپنی عبادت کے نقطہ کمال پر پہنچ جاتا ہے تو وہ عزا دار بن جاتا ہے۔۔۔ عزا داری مولا حسینؑ وہ عبادت ہے جو مجبوروں پر بھی واجب ہے۔۔۔ (حوالہ: کائنات کربلا صفحہ ۹۹۷)

آل زینبؑ جل جلالہ

حضرت ابوبصیرؑ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک روز دیکھا کہ امام جعفر صادقؑ جل جلالہ کربلا کی طرف رخ کیے ہوئے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ اے آل زینبؑ تم پر سلام، اے آل زینبؑ تم صد سلامت رہو۔۔۔۔۔ میں نے مولائے پوچھا کہ یا مولائے آل زینبؑ کون ہیں جن پر آپ سلام کر رہے ہیں اور ان کی سلامتی کے لیے دعا کر رہے ہیں؟ مولانا صادقؑ نے فرمایا آل زینبؑ دراصل عزا داری حسینؑ ہے۔۔۔ جناب بی بی زینبؑ عزا داری کی ماں ہیں۔۔۔ بی بی زینبؑ نے عزا داری کو خلق کیا اس کی پرورش کی اس کو پالا اس کی نگہداشت کی اس کو رزق فراہم کیا اور اسے قائم رکھا ہوا ہے۔۔۔ بی بی زینبؑ خالق عزا داری حسینؑ بھی ہیں۔۔۔ پروردگار عزا داری حسینؑ بھی ہیں۔۔۔ رازق عزا داری حسینؑ بھی ہیں۔۔۔ ضامن عزا داری حسینؑ بھی ہیں۔۔۔ رب عزا داری حسینؑ بھی ہیں۔۔۔۔۔ (حوالہ: منہاج القرآن جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۵۰)

عزا دار کا رتبہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولانا تقی جل جلالہ نے فرمایا مولا حسینؑ کے غم میں خلوص نیت کے ساتھ عزا داری کرنے والے عزا دار کا رتبہ پچاس ہزار عام عبادت گزار انسانوں کے رتبے سے برتر ہے۔۔۔ غم حسینؑ میں ایک باری گئی سینہ زنی اور گریہ و زاری کا ثواب دس ہزار رکعت اول وقت نماز ادا کرنے سے بھی زیادہ ہے۔۔۔ غم حسینؑ میں طے کیے گئے مختصر ترین سفر کا ثواب پانچ ہزار حج ادا کرنے سے بھی زیادہ ہے۔۔۔ اور عزا داری مولا حسینؑ کے درمیان جو لوگ رنجی ہو جاتے ہیں ان کا رتبہ اتنا ہی بلند ہے جتنا شہدائے بدر واحد کا ہے۔۔۔

(حوالہ: عرفان العقائد جلد ۲ صفحہ ۸)

عزا داری مولا حسینؑ کے دشمنوں پر لعنت

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولانا جعفر صادقؑ جل جلالہ فرماتے ہیں کہ مولا حسینؑ کی عزا داری کے دشمن دراصل اللہ کے دشمن ہیں۔۔۔ عزا داری حسینؑ کے دشمنوں پر اللہ لعنت بھیجتا ہے۔۔۔ عزا داری مولا حسینؑ کے منکر اور دشمن یزید اور ابن زیاد کی باقیات ہیں۔۔۔ لوگوں کو عزا داری حسینؑ سے روکنا یا اس کے خلاف زبان درازی کرنا گناہ کبیرہ ہے اور کافروں کا شیوہ ہے۔۔۔ جو شخص مولا حسینؑ کی عزا داری نہیں کرتا یا عزا داری سے روکتا ہے وہ خارج از اسلام ہے۔۔۔ عزا داری مولا حسینؑ عظیم اور بلند ترین عبادت ہے اور عزا داری سے انکار کرنے والے اور عزا داری سے عداوت رکھنے والے جہنمی ہیں۔۔۔

غم حسینؑ میں خون کا پرسہ

ایک صحابی نے مولا امام حسن عسکری جل جلالہ سے سوال کیا کہ کچھ لوگ عشق مولا حسینؑ میں اپنے جسم کے بعض حصوں کو کاٹتے ہیں زخمی کرتے ہیں اور عشقِ حسینیؑ میں اپنے جسم سے خون نکالتے ہیں۔ کیا یہ عمل جائز ہے؟ مولا امام حسن عسکریؑ نے فرمایا یہ بہت احسن عمل ہے اور اللہ کی پسندیدہ عبادت ہے۔۔۔ تمام معصومینؑ اس عبادت کو انجام دیتے رہے ہیں اور مومنوں کو بھی چاہیے کہ اس عبادت کی طرف رجوع کریں۔۔۔ عشق و غم مولا حسینؑ میں عزاداری کرنے کی کوئی بندش یا پابندی نہیں ہے ہر کوئی اپنے عشق اور مودت کے مطابق اس عبادت کو انجام دیتا ہے۔۔۔ اس عبادت سے بڑھ کر دوسری کوئی عبادت نہیں ہے۔۔۔ (حوالہ: اسرارِ شہادت، صفحہ ۱۰)

اندازِ عزاداری

آیت اللہ عظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا موسیٰ کاظمؑ جل جلالہ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور کہا کہ دنیا میں بہت سے لوگ مولا حسینؑ کے غم میں عزاداری کرتے ہیں ان سب کے عزاداری کرنے کے انداز اور طریقے جدا جدا ہوتے ہیں۔ عربوں کا عزاداری کرنے کا انداز الگ ہوتا ہے تو عجم والوں کا جدا ہوتا ہے۔۔۔ مولا یہ فرمائیں کہ عزاداری مولا حسینؑ صحیح طریقہ کیا ہے؟ مولا موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا عزاداری کرنے کے تمام انداز اور طریقے درست ہیں۔۔۔ ہر کوئی اپنے اپنے طریقے سے مولا حسینؑ سے اپنی محبت کا اظہار کرتا ہے ان سب کے انداز عزاداری مولا حسینؑ کی بارگاہ میں پسندیدہ ہیں۔۔۔ کائنات کی ہر مخلوق اپنے رنگ اور ڈھنگ سے عزاداری کرتی ہے۔۔۔ کسی کے بھی انداز عزاداری پر اعتراض کرنا غلط ہے۔۔۔ عزاداری پر اعتراض کرنے والے شیطان کے چیلے ہیں۔۔۔ (حوالہ: آداب شریعت صفحہ ۷۸)

حضرت نوحؑ کی عزاداری

کتاب حیاتِ انبیا جلد ۶ میں درج ہے کہ جب اللہ نے حضرت نوحؑ کو کشتی بنانے کا حکم دیا کہ سب سے پہلے کشتی میں ایک عزادار بنایا جائے جہاں امام حسینؑ کا ذکر اور عزاداری کی جائے۔۔۔ اس عزادار نے دیواروں پر تمام معصومینؑ کے نام لکھ گئے اور اس عزادار نے دیواروں پر جگہ پر حضرت عباسؑ کا علم پاک بھی نصب کیا گیا۔۔۔ جب طوفان آیا تو حضرت نوحؑ اپنے اصحاب کے ہمراہ اس عزادار کے آئے اور اللہ سے دعا کی کہ کربلا کے ۷۲ شہداء کے صدقے میں اس سفینے کے ہم ۷۲ مسافروں کو اس طوفان اور مصیبت سے محفوظ رکھیں۔۔۔ اس کے بعد حضرت نوحؑ نے مولا حسینؑ کی مجلس پر بھی اور ان کے اصحاب نے گریہ و ماتم کیا۔۔۔ نوحؑ اور ان کے ساتھی جب تک اس کشتی میں رہے مسلسل جو عزاداری حسینؑ رہے۔۔۔ یہ واحد عبادت ہے جو اس کشتی میں انجام دی گئی۔۔۔

حضرت موسیٰؑ کی عزاداری

جناب ابو ذر غفاریؓ نے مولا علیؑ جل جلالہ سے سوال کیا کہ اللہ جب حضرت موسیٰؑ سے ہمکلام ہوا تو سب سے پہلے کیا گفتگو کی؟ مولا علیؑ نے فرمایا اللہ نے سب سے پہلے موسیٰؑ کو مولا حسینؑ کی شہادت کی خبر دی اور ان کے مصلیٰ بیان کیے۔۔۔ موسیٰؑ جب بھی کوہ پر اللہ سے ہمکلام ہونے جاتے تھے تو اللہ مولا حسینؑ کے مصلیٰ بیان کرتے تھے اور موسیٰؑ مولا حسینؑ کے مصلیٰ سن کر آہ زاری کرتے ماتم و گریہ کرتے۔۔۔ مولا حسینؑ کے مصلیٰ سن کر موسیٰؑ بے انتہا غمناک ہو جاتے اور اکثر شدتِ غم سے حضرت موسیٰؑ کی حالت غیر ہو جاتی اور وہ بے ہوش ہو جاتے۔۔۔ حسینؑ کے غم میں رونا اور غم منانا موسیٰؑ سمیت تمام انبیا کے کارہائے نبوت میں شامل تھا اور تمام انبیا کسی نہ کسی صورت میں مولا حسینؑ کی عزاداری قائم کرتے رہے ہیں۔ (حوالہ: حیاتِ انبیا جلد ۶ صفحہ ۶۱)

توحید کی سانسوں کی روانی حسینؑ

ہے اربابِ حق کا مسجودِ واحد حسینؑ

والعصر کی تفسیرِ رحمانی حسینؑ

حسینؑ غریب ہے گلِ خدائِ کا امیر

أُم الْعِبَادَات

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا علی نقی جل جلالہ نے فرمایا عزاواری مولا حسینؑ اُم العبادات ہے۔۔۔ عزاواری تمام عبادتوں کی ماں ہے اور تمام عبادتوں سے بڑا اور بہتر ہے۔۔۔ کوئی عبادت عزاواری مولا حسینؑ سے بڑی نہیں ہے۔۔۔ مولا حسینؑ کی عزاواری تمام عبادتوں کی پروردگار ہے۔۔۔ غم حسینؑ میں عزاواری کرنا ہر حال، ہر صورت ہر وقت اور ہر مقام پر لازم اور واجب ہے۔ مولا حسینؑ کے غم میں عزاواری کرنا اعلیٰ ترین عمل اور بزرگ ترین عبادت ہے۔۔۔ عزاواری وہ عبادت ہے جس کو انجام دینا اللہ پر بھی لازم ہے۔۔۔ عزاواری مولا حسینؑ کے مقابلے میں کسی دوسری عبادت کی کوئی اہمیت نہیں یہاں تک کہ نماز روزہ جیسی عبادتیں بھی درجے میں عزاواری سے کمتر ہیں۔۔۔ (حوالہ: آداب شریعت صفحہ ۴۰)

اللہ کا رب

آیت اللہ العظمیٰ رہبر حق مولا علی رضا جل جلالہ نے فرمایا اللہ رب کائنات ہے اور مولا حسینؑ اللہ کے رب ہیں۔۔۔ حسینؑ اللہ کو پالنے والی ذات ہیں۔۔۔ حسینؑ نے اللہ کو جو عطا کیا، حسینؑ اللہ کو رزق فراہم کرتے ہیں، اللہ کا تمام تر علم حسینؑ کا دیا ہوا ہے، حسینؑ اللہ کو قوتوں سے نوازتے ہیں، حسینؑ ہی اللہ کے تمام تر انوار کے خالق ہیں۔۔۔ اللہ نے جو کچھ حاصل کیا وہ حسینؑ سے حاصل کیا۔۔۔ اللہ کے پاس جو کچھ ہے وہ حسینؑ کا دیا ہوا ہے۔۔۔ اللہ کے پاس جو کچھ نہیں ہے وہ حسینؑ کے پاس موجود ہے۔۔۔ اللہ جو چیز اپنی مخلوق کو عطا نہیں کر سکتا وہ حسینؑ عطا کرتے ہیں۔۔۔ اللہ جس چیز پر قادر نہیں ہے اس پر حسینؑ قادر ہیں۔۔۔ اللہ کا وجود، اللہ کی تمام طاقتیں، اللہ کا اقتدار مولا حسینؑ کی مرہوں منت ہے۔۔۔ حسینؑ کے بغیر اللہ کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔۔۔ مولا حسینؑ نے اللہ کو اپنا اکبر عطا فرمایا اور اللہ کو اکبر بنا دیا۔۔۔ اللہ کی اکبریت مولا حسینؑ کی دین ہے۔۔۔ اگر حسینؑ اللہ کو اکبر عطا نہ فرماتے تو اللہ اکبر نہ بن پاتا۔۔۔ اللہ مولا حسینؑ کا عہد ہے اور مولا حسینؑ اللہ کے مبعود ہیں۔۔۔ اللہ حسینؑ کا عبادت گزار ہے اور اللہ کی تمام تر عظمت اور بزرگی اس کی عہدیت میں پوشیدہ ہے۔۔۔ اللہ کی شان ہی یہ ہے کہ وہ حسینؑ کا عہد ہے یہ عہدیت ہی اللہ کی معراج ہے۔۔۔ تمام کائنات خود کو اللہ کا حقیقی عہد بنانے کی کوشش میں مصروف رہتی ہے اور اللہ حسینؑ کا عہد بن کر حسینؑ کی عبادت میں مصروف رہتا ہے۔۔۔ مولا حسینؑ عالمین کے سب سے بڑے سخی ہیں اور اللہ مولا حسینؑ کے در کا سب سے بڑا گداگر ہے۔۔۔ (حوالہ: کتاب مناقب حسین، صفحہ ۶۸)

اللہ کی حقیقت

مولا علیؑ جل جلالہ جل شانہ ایک روز مدینے میں مسجد نبویؐ میں جلوہ افروز تھے کہ ایک شخص ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور کھلا کہائے علیؑ میرے چند سوال ہیں جن کا جواب میں آپ سے حاصل کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ مولانا نے فرمایا اے مسلمان جو پوچھنا چاہتا ہے پوچھ لے۔۔۔ اس شخص نے سوال کیا کہ مولانا یہ بتائیں کہ اللہ کون ہے۔۔۔؟؟؟
مولا علیؑ نے جواب دیا کہ اللہ میری تخلیق کردہ ذات ہے اور میرے عجائبات میں سے ایک ہے۔۔۔ پھر اس شخص نے سوال کیا کہ اللہ کی بزرگی کتنی ہے۔۔۔؟
مولا علیؑ نے جواب دیا کہ اللہ کی تمام تر بزرگی میرے قدموں تک محدود ہے۔۔۔ جتنی بزرگی میرے قدموں کی ہے اتنی ہی بزرگی اللہ کی ہے۔۔۔ پھر اس شخص نے سوال کیا کہ یہ بتائیں کہ اللہ کی عظمت کتنی ہے۔۔۔؟ مولا علیؑ نے اپنی نعالین پاک کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا اے مسلمان یقین کر کہ اللہ اپنی تمام تر عظمت کے باوجود علیؑ کی ان جوتیوں سے زیادہ عظیم نہیں ہے۔۔۔ جتنی میری یہ جوتیاں عظیم ہیں اتنا ہی اللہ عظیم ہے۔۔۔ پھر اس شخص نے سوال کیا کہ بتائیں اللہ کی عبادت کیا ہے۔۔۔؟ مولانا نے فرمایا اللہ ہمہ وقت میرے اور میرے خاندان کے ذکر میں مصروف رہتا ہے۔۔۔ یہی اس کی عبادت ہے۔۔۔ پھر اس شخص نے سوال کیا کہ یہ بتائیں کہ اللہ کتنا بڑا رازق ہے۔۔۔؟ مولا علیؑ نے فرمایا جتنا رازق میں ایک لمحے میں اللہ کو عطا کرتا ہوں وہ پورے سال میں اتنا رزق مخلوق میں تقسیم کرتا ہے۔۔۔ پھر اس شخص نے سوال کیا کہ یہ بتائیں اللہ کا علم کتنا ہے۔۔۔؟
مولا علیؑ نے فرمایا میں نے اللہ کو تمام عالمین کا علم عطا کیا ہے۔۔۔ اس کو ہر چیز کا علم ہے۔۔۔ نگہ کیا درکھو اس کا علم بھی ایک حد رکھتا ہے اور محدود ہے۔۔۔ اور جہاں اللہ کے علم کی حدیں ختم ہوتی ہیں وہاں سے میرے علم کی حدیں شروع ہوتی ہیں۔۔۔ جو چیز اللہ نہیں جانتا وہ میں جانتا ہوں۔۔۔ جو کام اللہ نہیں کر سکتا وہ میں کر سکتا ہوں۔۔۔ جو اللہ کے لیے نہیں ہے

وہ میرے لیے ہے۔۔۔ جو اللہ کے پاس نہیں ہے وہ میرے پاس ہے۔۔۔ پھر شخص نے سوال کیا کہ مولایہ بتائیں اس وقت اللہ کہاں ہے۔۔۔؟ مولاعلیٰ جل جلالہ نے فرمایا میرے گھر کی دہلیز کے باہر جو اس وقت تمام دنیا سے بے نیاز ہو کر تمام تر انہماک کے ساتھ جھاڑو لگا رہا ہے وہی تیرا اللہ ہے۔۔۔ اس وقت وہ اسی روپ میں نازل ہوا ہے۔۔۔ وہ شخص دوڑتا ہوا گلی میں آیا اور مولاعلیٰ کے گھر کے قریب پہنچا تو اس نے دیکھا کہ جناب سلمان اپنی ڈاڑھی سے مولاعلیٰ کے گھر کے باہر جھاڑو لگا رہے ہیں۔۔۔ اس شخص نے سوال کیا کہ اے سلمان کیا تو میرا اللہ ہے۔۔۔؟

جناب سلمان نے فرمایا میں نے تو ایسا کوئی دعویٰ نہیں کیا۔ اس شخص نے کہا کہ میں ابھی مولاعلیٰ کے پاس سے آیا ہوں اور انہوں نے فرمایا ہے کہ اللہ میرے گھر کے باہر جھاڑو لگا رہا ہے۔۔۔ جناب سلمان نے فرمایا اے مسلمان تو ایک بشر ہے۔ تیری آنکھ صرف مجھے یہاں جھاڑو لگاتے ہوئے دیکھ سکتی ہے۔۔۔ بے شک مولاعلیٰ نے صحیح فرمایا ہے اس وقت واقعی اللہ یہاں جا رہا ہے کسی میں مصروف ہے مگر تیری آنکھ اس کا مشاہدہ نہیں کر سکتی۔ اے شخص تجھے تو ابھی اللہ کی صحیح معرفت بھی نہیں ہے۔۔۔ اگر میں نے ہی اس وقت تجھے اپنا حقیقی جلوہ دکھا دیا تو تو مجھے اپنا اللہ سمجھ بیٹھے گا مگر یہ جان لے کہ میں تیرا اللہ نہیں ہوں ہاں اللہ کا ہم منصب ضرور ہوں۔۔۔ (حوالہ: کتاب معرفت رحمان، صفحہ ۷۱۰)

حسینؑ کو سجدہ

ایک روز حضرت ابوہریرہؓ مولانا امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور امامؑ سے سوال کیا کہ رسول اللہؐ کے دوش پر مولا حسینؑ سوار تھے اور رسول خداؐ کو ۷۲ بار سبکس ربنی ربی العلیٰ وجمہ کہنا پڑا تھا۔۔۔ مولانا امام جعفر صادقؑ نے رسول اللہؐ کے اس سجدے کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مولا حسینؑ رسول اللہؐ کے دوش پر حاکم کلینات کی حیثیت سے سوار ہوئے اور اس وقت رسول اللہؐ نے اللہ کو سجدہ نہیں کیا بلکہ نبوت نے امامت کو سجدہ کیا۔ اور صرف رسول اللہؐ نے ہی نہیں خود اللہ نے اس کے تمام ملائکہ اور اللہ کے تمام انبیاء نے مولا حسینؑ کی حاکمیت کو تسلیم کرتے ہوئے انہیں سجدہ کیا۔ اور تب سے اب تک اللہ اس کے ملائکہ اس کے انبیاء اور تمام کلینات مولا حسینؑ کی بارگاہ میں سجدہ رہے ہیں۔۔۔ رسول اللہؐ نے مولا حسینؑ کو جو سجدہ کیا وہ تو چند ساعتوں پر محیط تھا مگر اللہ اس کے ملائکہ اور اس کے انبیاء تب سے اب تک حسینؑ کو سجدہ کرنے میں مشغول ہیں۔۔۔ (حوالہ: کتاب مناقب حسینؑ)

واجب القتل لوگ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا محمد باقر جل جلالہ نے فرمایا دنیا میں پانچ اقسام کے لوگ ایسے ہیں جو عالمی ہیں اور دنیا میں المیہ سیت کفر و غوغا دیتے ہیں۔ یہ لوگ واجب القتل ہیں اور ہمارے شیعوں پر لازم ہے کہ ان سے دوری اختیار کریں اور ان کے خاتمے کی کوشش کریں۔۔۔ کسی نے سوال کیا مولایہ پانچ اقسام کے لوگ کون ہیں۔۔۔؟

مولانا نے فرمایا:

- ۱۔ واجب القتل ہیں وہ لوگ جو ابوبکر، عمر یا عثمان کو اپنا خلیفہ مانتے ہیں جبکہ یہ لوگ ہمارے دشمن تھے اور ہمارے حق کے غاصب تھے۔۔۔
 - ۲۔ واجب القتل ہیں وہ لوگ جو ہماری ولایت کے منکر ہیں اور ولایت علیؑ کے خلاف زبان درازی کرتے ہیں۔۔۔
 - ۳۔ واجب القتل ہیں وہ لوگ جو عزا داری مولا حسینؑ کے دشمن ہیں اور عزا داری کو روکنا چاہتے ہیں۔۔۔
 - ۴۔ واجب القتل ہیں وہ لوگ جو ہمارے فضائل کے منکر ہیں جو ہمارے فضائل پر شک کرتے ہیں اور ان کو ماننے سے انکار کرتے ہیں۔۔۔
 - ۵۔ واجب القتل ہیں وہ لوگ جو خود کو ہم معصومین کے برابر سمجھتے ہیں اور ہمارے ساتھ شرک کرتے ہیں۔۔۔ جو کوئی خود کو ہم جیسا سمجھتا ہے وہ ناقابل معافی ہے۔۔۔
- مومنوں پر لازم ہے کہ ان پانچ اقسام کے لوگوں پر تمہارا کریں ان سے دوری اختیار کریں اور دنیا سے ان کا خاتمہ کریں۔۔۔
- ہمارے شیعوں میں سب سے معتبر لوگ وہ ہیں جو روئے زمین کو ان پانچ اقسام کے لوگوں سے پاک کرنے کی کوشش میں مصروف رہتے ہیں۔۔۔

(حوالہ: کتاب شریعت امامیہ، صفحہ ۱۸)

حقیقت قرآن

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام برحق مولائین العابدین جل جلالہ ایک مجلس میں تشریف فرما تھے۔۔۔ مجلس میں میں قرآن کی تشریح اور تفسیر کے حوالے سے بحث شروع ہوئی تو مولائے نے کئی بار فرمایا قرآن شہید ہو گیا، قرآن شہید ہو گیا، قرآن شہید ہو گیا۔۔۔ لوگوں نے مولاسجاد جل جلالہ سے دریافت کیا کہ یہ کون سا قرآن ہے جو شہید ہو گیا؟ مولائے نے فرمایا جناب سیکندہ حقیقی قرآن ہیں جنہیں شام کے زندان میں شہید کیا گیا ہے۔۔۔ اب دنیا میں کہیں حقیقت قرآن موجود نہیں۔۔۔۔۔ جناب سیکندہ بھی وہ قرآن حقیقی ہیں جو ہمارے قائم کے پاس ہیں اور ہمارے قائم کے ساتھ ظاہر ہوگی۔۔۔ جب قائم آل محمد ظاہر ہونگے تو وہ حقیقت قرآن سے دنیا کو روشناس کریں گے۔۔۔۔۔

(حوالہ: کتاب الفضائل صفحہ ۸)

اتحاد بین المسلمین کے حقائق

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام برحق مولاجن عسکری جل جلالہ سے کسی نے سوال کیا کہ مسلمانوں کے درمیان اتحاد کیسے ممکن ہے اور آج تک مسلمانوں کے درمیان اتحاد قائم کیوں نہ ہو سکا؟؟

مولائے نے فرمایا حق اور باطل میں کبھی اتحاد نہیں ہو سکتا۔ حرامی اور حلالی کبھی دوست نہیں ہو سکتے۔۔۔ ابوبکر، عمر اور عثمان کے پیروکاروں (سنیوں) اور ہمارے شیعوں کے درمیان کبھی اتحاد نہیں ہو سکتا۔ ابوبکر، عمر اور عثمان خارج از اسلام تھے کافر تھے اور نجس العین تھے اور ان تینوں کے پیروکار (سنی) بھی خارج از اسلام ہیں، کافر ہیں اور نجس العین ہیں جس طرح ابوبکر، عمر اور عثمان ہمارے دشمن تھے اور ان تینوں کے پیروکار (سنی) بھی ہمارے اور ہمارے شیعوں کے دشمن ہیں۔۔۔ ابوبکر، عمر اور عثمان کے پیروکار (سنی) کبھی ہمارے شیعوں کے دوست نہیں ہو سکتے۔ جو افراد نواصب (سنیوں) سے دوستی رکھنا چاہتے ہیں وہ مذہب شیعہ سے خارج ہیں۔ کوئی شیعہ کبھی کسی ناصبی (سنی) سے دوستی نہیں رکھ سکتا۔۔۔ ہمارے شیعوں پر حرام ہے کہ وہ ناصبیوں سے کسی بھی قسم کا راہ و رسم رکھیں۔۔۔ ہمارے شیعوں پر لازم ہے کہ وہ ابوبکر، عمر اور عثمان اور ان کے پیروکاروں (سنیوں) پر تہرا کریں اور ان سے دوری اختیار کریں۔۔۔۔۔

ابوبکر، عمر اور عثمان کے پیروکار ناصبی شر اور شیطانیہ کے نمائندہ ہیں اور یہ لوگ روئے زمین پر فتنہ قائم کریں گے۔۔۔ شیعوں میں ہمارا پسندیدہ گروہ وہ ہوگا جو ناصبیوں کے فتنے کے خلاف اٹھ کھڑا ہوگا اور روئے زمین سے ان کا خاتمہ کر دے گا۔۔۔۔۔

(حوالہ: کتاب الاحکام، صفحہ ۸۰)

شانِ مولا علی جل جلالہ

خالق حقیقی ربّ الارباب حاکم کلّ کائنات امام حق مولا علی جل جلالہ نے فرمایا میں وہ ہوں جس نے خدائے قدیم کو وجود دیا اور اس کے منصب پر فائز کیا۔۔۔ میں نے ہی فکر تو حید کو پیدا کیا اور تو حید کی ویلیوں کو نڈ کیا۔۔۔ میں وہ علی ہوں جس نے اللہ کو خلق کیا اور اسے اپنا اسم عطا کیا۔۔۔ میں نے خدا اور اس کی خدائی کو قائم کیا تاکہ وہ میری ستائش اور تعریف کر سکیں۔۔۔ میں وہ علی ہوں جس نے اللہ کو عزت و جلال سے نوازا اور اسے نور کے پردے میں پنہاں کیا۔۔۔ اور پھر اس نے میری ربوبیت کی شہادت دی اور میری وحدانیت کا اقرار کیا۔۔۔ میں ہی وہ ہوں جس نے خالقوں کو خلق کیا اور انہیں رزق سے نوازا۔۔۔ میں وہ علی ہوں جس نے ربوں کو رب بنایا اور میں ہی ان کا رب ہوں۔۔۔ میں نے ان سب کو پیدا کیا اور عزت عطا کی تاکہ یہ سب میری عبادت کر سکیں۔۔۔ میں آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہوں۔۔۔ میں سطح زمین کا پھیلانے اور درست کرنے والا ہوں۔۔۔ میں پہاڑوں کو قائم اور بلند کرنے والا ہوں۔۔۔ میں ہی چشموں اور دیکھنے کو جاری کرنے والا ہوں۔۔۔ ہواؤں کو چلانے اور روکنے والا میں ہوں آسمانوں کو زینت دینے والا اور روشن کرنے والا میں ہوں۔۔۔ تاریک راتوں کو منور کرنے والا اور روشن کرنے والا میں ہوں۔۔۔ اجسام کو پیدا کرنے اور انہیں برقرار رکھنے والا میں ہوں۔۔۔۔۔

غیب کو خلق کرنے والا میں ہوں۔۔۔ ہر علم کو پیدا کرنے والا میں ہوں۔۔۔ لوح محفوظ کا خالق میں ہوں۔۔۔ صراط مستقیم کو وجود میں لانے والا میں ہوں۔۔۔ جنت اور جہنم کو خلق کرنے والا اور ان کو تقسیم کرنے والا میں ہوں۔۔۔ میں وہ علی ہوں جس نے آدم، نوح، ابراہیم، عیسیٰ، موسیٰ، یونس اور سلیمان کو خلق کیا اور انہیں نبوت عطا کی اور پھر انہوں نے میری ہی عبادت کی۔۔۔ میں ہی دانیال، اسحاق، یوشع، یوسف، داؤد اور اسماعیل جیسے نبیوں کو پیدا کرنے والا اور انہیں برگزیدہ بنانے والا ہوں۔۔۔ پس میں سب سے

بڑا ہوں اور سب پر حاکم ہوں۔۔۔ میں وہ ہوں جس نے سورج اور چاند کو خلق کیا۔۔۔ سورج کو روشنی عطا کرنے والا میں ہوں۔۔۔ چاند کو منور کرنے والا میں ہوں۔۔۔ ستاروں کو میں نے پیدا کیا اور انہیں نورانی کیا۔۔۔ میں بارش برساتا ہوں اور باران کی کڑک سناتا ہوں۔۔۔ میں تمام مخلوق کو خلق کرنے والا اور انہیں رزق دینے والا ہوں میں وہ ہوں جس سے آسمان اور زمین کی کوئی مخلوق پوشیدہ نہیں ہے میں خدا کو بھی رزق دیتا ہوں اور بندے کو بھی رزق سے نوازتا ہوں۔۔۔

میں ہی مخلوق کو مارتا ہوں میں ہی زندہ کرتا ہوں میں ہی قبور کا حال جاننے والا ہوں اور میں ہی قبور سے نکالنے والا ہوں۔۔۔ میں وہ علیٰ ہوں جس نے تمام نبیوں اور رسولوں کو خلق کیا ہے اور انہیں معبود کیا ہے۔۔۔ میں نے تمام ملائکہ کو خلق کیا اور ان کو اپنی غلامی میں قبول کیا۔۔۔ عرش اور فرش پر صرف میرا تصرف اور میری حکمرانی ہے۔۔۔ میں روز قیامت کا خالق و مالک ہوں۔۔۔ میں شمال سے جنوب تک مشرق سے مغرب تک تمام مومنین کے دل کا حال جانتا ہوں اور خود ان کا حساب کتاب کرتا ہوں۔۔۔ میں سات آسمانوں کو پیدا کرنے والا اور ان کا رب ہوں۔۔۔ میں سمندروں کو خلق کرنے والا اور انہیں جاری رکھنے والا ہوں۔۔۔ میں وہ علیٰ ہوں جس نے انسانوں اور جنات کو علیٰ طریقے سے خلق کیا اور انہیں اپنی عبادت پر مامور کیا۔۔۔ میں تمام نبیوں، ملائکہ، جنات اور مومنوں کا مونس اور مددگار ہوں۔۔۔ جب جب جس جس نے مجھ سے مدد چاہی میں اس کی مدد کو پہنچا اور مشکلات و مصیبتوں کو ہلاکت کا شکار کیا۔۔۔ میں تمام عالمین کو پیدا کرنے والا اور پالنے والا ہوں۔۔۔ میں وہ ہوں جس نے رزق کو خلق کیا اور اسے عالمین کی حیات کا ضامن بنا دیا۔۔۔ میں قرآن، انجیل، تورات اور زبور سمیت ہزار آسمانی کتب کا خالق اور صاحب ہوں۔۔۔ میں وہ ہوں جو آسمانوں پر رہنے والوں اور زمین کی تہہ میں بسنے والی مخلوقات کو متوازن طریقے سے رزق دیتا ہوں۔۔۔ میں ہی معبود و معبود حقیقی ہوں۔۔۔ میں وہ ہوں جس کی نماز ادا کی جاتی ہے۔۔۔ درحقیقت میں ہی مومنوں کا صوم و صلوة، حج و جہاد، ذکاوت و ولایت ہوں۔۔۔ میں ہی دین ہوں میں ہی مذہب میں ہی قبلہ ہوں میں ہی کعبہ ہوں۔۔۔ میں حیران کن عجائبات والا ہوں۔۔۔ میں آیتوں کا مالک ہوں۔۔۔ میں بار بار آنے والا ہوں۔۔۔ میں ہر دور میں موجود ہوتا ہوں۔۔۔ میں ہر وقت ہر جگہ حاضر و موجود ہوتا ہوں۔۔۔ میں وہ ہوں جس کا آخری زمانے میں انتظار کیا جائے گا اور میں خود کو عالمین پر ظاہر کروں گا۔۔۔ میں تمام کائنات کا مالک اور وارث ہوں۔۔۔ میں نے اللہ کو ملائکہ کو انبیاء کو انسانوں کو حیوانوں کو اور تمام مخلوق کو احسن ترین طریقے سے بنایا تاکہ وہ میری اطاعت اور عبادت کریں۔۔۔ میں نے کبھی اپنی تمام فضیلتیں بیان نہیں کیں کیونکہ کائنات میں کوئی بھی ایسا نہیں جو میرے تمام فضائل کو برداشت کر سکے۔۔۔ دنیا میں وہی لوگ اہل ایمان جو میری فضیلتوں پر ایمان رکھتے ہیں اور کبھی ان کا انکار نہیں کرتے۔۔۔ اور جو لوگ میرے فضائل کا زہر برداشت بھی انکار کرتے ہیں وہ دنیا میں حرامی اور آخرت میں کافر کے نام سے مشہور ہوتے ہیں۔۔۔ پوری کائنات میں صرف حرام زادے ہی میرا اور میری فضیلتوں کا انکار کرتے ہیں اور میری عظمتوں پر شک کرتے ہیں۔۔۔ میں نے قدرت کے نظام کو خلق ہی کچھ اس انداز میں کیا ہے کہ کوئی اولاد حرام کبھی میرے فضائل اور عظمت کو بیان نہیں کر سکتی۔

مجھے علیٰ کا ذکر کرنے کے لیے میری فضیلتوں پر ایمان لانے کے لیے میری عبادت کرنے کے لیے صرف حلالیوں کو مخصوص کیا گیا ہے۔۔۔ اور یہ حقیقت ہے کہ دنیا میں حلالی کم اور حرامی زیادہ ہیں۔۔۔۔۔

(حوالہ: کتاب اعرافان، مولف احمد رضا شیخ)

فضائل جناب مختارؑ

آیت اللہ العظمیٰ رہبرِ بحق مولا موسیٰ کاظم جل جلالہ سے جناب مختارؑ کے فضائل کے بارے میں دریافت کیا گیا تو مولانا نے فرمایا مختارؑ ایک فکر کا نام ہے ایک کردار کا نام ہے جو ہر دور میں موجود ہوتا ہے۔۔۔ روئے زمین پر ایسا کوئی دور نہیں گزرا جب کوئی مختارؑ موجود نہ ہو۔۔۔ مختارؑ ایک خاص منصب کا نام ہے جو ہم اپنے سچے عاشقوں اور حیداروں کو عطا فرماتے ہیں۔۔۔ ہر وہ شخص جس نے ہم محمدؐ و آل محمدؐ کے عشق کی معراج حاصل کی اور عام دنیا نے اسے دیوانہ سمجھا وہ اپنے دور کا مختارؑ ہے۔۔۔ ہر دور میں ہمارا حق غصب کرنے والوں کے ساتھ جو ہر دوزخا ہوتا ہے وہ اپنے دور کا مختارؑ ہوتا ہے۔۔۔ جو شخص ہمارے دشمن کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہے اور ہمارے دشمنوں کو نیست و نابود کرنے کا حوصلہ رکھتا ہے وہ اپنے دور کا مختارؑ ہے۔۔۔

جو ہم معصومینؑ کی خاطر تمام دنیا سے دشمنی مول لیتا ہے اور ہماری خاطر تمام مصلحت و مظالم سہتا ہے وہ اپنے دور کا مختارؑ ہے۔۔۔ جو اپنی جان، مال، عزت، آبرو یہاں تک کہ اپنے خون کا ایک ایک قطرہ ہمارے لیے نثار کر دیتا ہے وہی اپنے دور کا مختارؑ ہے۔۔۔

جو آواز حق بلند کرتا ہے اور اکثریت اس کی دشمن بن جاتی ہے اور وہ عقلیت میں شمار ہوتا ہے، وہی اپنے دور کا مختار ہے۔۔۔ جو ہر دم ہم محمد و آل محمدؐ کا ذکر کرتا ہے اور دنیا اس کی مخالف ہو جاتی ہے اور وہ دنیا کی مخالفت کی پرواہ کیے بغیر ہمارا ذکر جاری رکھتا ہے وہ اپنے وقت کا مختار ہے۔۔۔ جو شخص اپنے دل میں ہمارے دشمنوں اور منکروں کے لیے رحم نہیں رکھتا اور ہمارے ہر دشمن اور منکر کو فنا کرنے کا عزم رکھتا ہے وہی اپنے زمانے کا مختار ہے۔۔۔

جو انسان ہماری خاطر اپنے اہل و ایال یہاں تک کہ خوئی رشتوں تک کو ترک کر دیتا ہے وہ اپنے دور کا مختار ہے۔۔۔ مختار وہ ہوتا ہے جو ہمارے دشمن اور منکر کو کسی طور معاف نہیں کرتا اور فی الفور اس کو جہنم رسید کرتا ہے چاہے وہ اس کا سا بھائی ہی کیوں نہ ہو۔۔۔ مختار وہ ہوتا ہے جو ہماری خاطر ہر رنج و الم برداشت کرتا ہے اور تمام مشکلات کے باوجود صرف ہمارا ہی ذکر کرتا ہے۔۔۔ مختار ہماری ولایت میں شرک کرنے والوں سے نفرت اور ہماری ولایت پر مکمل ایمان رکھنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔۔۔

اور درحقیقت مختار ہی ہمارا اصلی شیعہ ہوتا ہے۔۔۔ پس جو مختار سے محبت رکھتا ہے ہم اس سے محبت رکھتے ہیں اور جو مختار سے نفرت کرتا ہے ہم محمد و آل محمدؐ اس سے نفرت کرتے

(حوالہ: کتاب تاریخ نامہ شیعہ، صفحہ ۸۹)

ہیں۔۔۔

حقیقت علیؑ ولی اللہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا جعفر صادق جل جلالہ نے علیؑ ولی اللہ کی تشریح اور تفسیر کرتے ہوئے فرمایا علیؑ ولی اللہ اعلان ہے تمام عالمین، کل کائنات پر مولا علیؑ کی مطلقہ حکمرانی ہے۔۔۔ اور یہ حکمرانی صرف مخلوق تک محدود نہیں ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ علیؑ اللہ پر بھی حاکم ہیں۔۔۔ اللہ اور تمام مخلوقات مولا علیؑ کے تابع ہیں۔۔۔۔۔ مولا علیؑ حاکم ہیں اور اللہ اور اس کی مخلوق مخلوم۔۔۔ مولا علیؑ مالک ہیں اور اللہ اور اس کی مخلوق ملکیت۔۔۔ مولا علیؑ عالم ہیں اور اللہ اور اس کی مخلوق طالب علم۔۔۔۔۔ علیؑ ولی اللہ کے کے حقیقی اور معنوی معانی ہی یہ ہیں کہ علیؑ وہ حاکم ہیں جو اللہ پر بھی حاکم ہیں اور ان سے بڑا اور کوئی حاکم نہیں۔۔۔

(حوالہ: کتاب معرفت علیؑ از زبان معصومین)

خالق خدا مولا علیؑ جل جلالہ

ایک روز حضرت ابوذر غفاریؓ نے حضرت سلمان فارسیؓ سے دریافت کیا کہ اے سلمان! یہ بتاؤ کہ خدا کون ہے؟ حضرت سلمان فارسیؓ نے فرمایا خدا میرے مولا علیؑ جل جلالہ کے غلاموں میں سے ایک خاص غلام ہے۔۔۔ حضرت ابوذرؓ نے پھر سوال کیا کہ سلمان! یہ بتاؤ کہ خدا کہاں ہے؟ حضرت سلمانؓ نے فرمایا خدا مولا علیؑ جل جلالہ کے درپر رہتا ہے۔۔۔ حضرت ابوذرؓ نے پھر سوال کیا کہ خدا کس نے بنایا ہے؟ جناب سلمانؓ فارسیؓ نے فرمایا میرے مولا علیؑ جل جلالہ نے خدا کے وجود کو احسن طریقے سے خلق کیا ہے۔ جناب ابوذرؓ نے سوال کیا کہ خدا کی شان کیا ہے؟ جناب سلمانؓ فارسیؓ نے فرمایا کہ خدا کی شان یہ ہے کہ وہ علیؑ جل جلالہ کا خاص غلام ہے۔۔۔ حضرت ابوذرؓ نے پھر سوال پوچھا کہ سلمان! یہ بتاؤ خدا کی عبادت کیا ہے؟ جناب سلمانؓ نے فرمایا خدا ہمہ وقت مصروف ذکر علیؑ جل جلالہ رہتا ہے یہ اس کی عبادت ہے اور وہ علیؑ جل جلالہ کا عبد ہے۔۔۔۔۔ حضرت ابوذرؓ نے فرمایا سلمان! مولا علیؑ جل جلالہ کے خاص غلام تو ہم دونوں بھی ہیں، مولا علیؑ جل جلالہ کے در کی چاروب کشی تو ہم بھی کرتے ہیں، ہم دونوں بھی ہمہ وقت در مولا علیؑ جل جلالہ پر رہتے ہیں، بنایا ہم دونوں کو بھی مولا علیؑ جل جلالہ نے ہے، ہم دونوں کی شان بھی یہی ہے کہ ہم مولا علیؑ جل جلالہ کے خاص غلام ہیں، ہم دونوں بھی ہر وقت ذکر مولا علیؑ جل جلالہ کی عبادت کرتے ہیں اور ہم دونوں ہی مولا علیؑ کے عبد ہیں۔۔۔۔۔ جناب سلمانؓ نے جناب ابوذرؓ کی بات کو بیچ میں روکتے ہوئے کہا کہ اے ابوذر! اب یہ سوال مجھ سے نہ پوچھنا کہ خدا میں ہوں یا تم ہو۔۔۔۔۔ جناب ابوذرؓ اور سلمانؓ کی اس گفتگو کو ایک شخص نے سن لیا اور چلا اٹھا کہ اے ابوذر! اور سلمان! تم لوگ یہ کیا باتیں کر رہے ہو؟ کل تک تو تم علیؑ جل جلالہ کو اللہ کہتے تھے آج علیؑ جل جلالہ کو خدا سے بھی بڑھا رہے ہو! جناب سلمانؓ نے فرمایا اے کم ظرف شخص! یہ اہل معرفت کی باتیں ہیں انھیں تم جیسے منافق اور بد عقیدہ لوگ نہیں سمجھ سکتے۔۔۔۔۔ اس شخص نے کہا اے ابوذرؓ و سلمانؓ خدا تو موت اور زندگی پر قادر ہے خدا تو زندے کو مارتا ہے اور مردے کو زندہ کرتا ہے۔۔۔ کیا تمہارا مولا علیؑ جل جلالہ یہ کر سکتا ہے؟؟ حضرت ابوذرؓ نے فرمایا یہ تو بہت چھوٹا سا کام ہے یہ کام تو ہم دونوں بھی کر سکتے ہیں۔

اس شخص نے کہا اگر تم دونوں نے یہ کر دیا تو میں تمہیں خدا مان لوں گا۔۔۔۔۔ جناب سلمانؓ نے فرمایا ہم علیؑ جل جلالہ کے غلام ہیں ہمارا کام خود کو منوانا نہیں ہے بلکہ اپنے

مولاعلیٰ جل جلالہ کی شان بیان کرنا ہے۔ مگر اگر اب تو یہ دیکھنا ہی چاہتا ہے کہ مولاعلیٰ جل جلالہ نے ہم غلاموں کو کس قسم کے اختیارات سے نوازا ہوا ہے تو دیکھ لے کہ ہم علی جل جلالہ کے غلام بھی موت اور زندگی پر قادر ہیں۔۔۔ یہ کہہ کر جناب سلمان نے آسمان کی طرف رخ کیا اور فرمایا اے میرے مولا جل جلالہ میں سلمان آپ کا ایک مدنی غلام ہوں اور آپ کی دی ہوئی قدرت سے آپ کی شان دیکھنا چاہتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ یہ شخص جو آپ کے خلاف زبان درازی کر رہا ہے ہلاک ہو جائے۔۔۔ حضرت سلمان کی زبان سے یہ جملہ ادا ہوئے اور وہ شخص اسی وقت مر گیا۔۔۔

پھر حضرت سلمان نے جناب ابوذر سے کہا کہ ابوذر میں نے اس شخص کو اپنے مولا جل جلالہ کی قدرت سے ہلاک کر دیا اب تم اس کو مولا جل جلالہ کی قدرت سے زندہ کر دو اور اس کو دکھا دو کہ ہم علی جل جلالہ کے غلام بھی موت اور زندگی پر قادر ہیں۔۔۔

حضرت ابوذر نے بھی آسمان کی طرف رخ کیا اور فرمایا میرے مولا علی جل جلالہ اپنی قدرت سے اپنے غلام کے وصلے سے اس شخص کو زندہ فرما دیں۔۔۔ جناب ابوذر نے یہ کہا اور وہ شخص زندہ ہو گیا۔۔۔ جناب سلمان نے اس شخص سے پوچھا اب یہ ہم علی جل جلالہ کے غلام موت اور زندگی پر قادر ہیں یا نہیں؟ وہ شخص اسی وقت جناب ابوذر و سلمان کے قدموں میں گر گیا اور کہنے لگا کہ بیشک مولاعلیٰ جل جلالہ خدا کے خالق ہیں اور خدا تو آپ جیسے مولا جل جلالہ کے حقیقی غلاموں میں پوشیدہ ہے۔۔۔ حضرت ابوذر نے اس شخص کو قدموں سے اٹھایا اور فرمایا اے شخص ہمارے قدموں میں نہ گر بلکہ فقط علی جل جلالہ کو سجدہ کر کیونکہ صرف وہی لائق سجدہ ہیں۔۔۔ ہم سب ساجد ہیں اور علی جل جلالہ مسجود حقیقی ہیں۔۔۔

پھر حضرت سلمان نے فرمایا اے شخص ابھی تو ہم نے صرف موت اور زندگی پر اپنے اختیار کو تمہارے سامنے آشکار کیا ہے۔۔۔ تو نہیں جانتا کہ ہمارے مولا علی جل جلالہ نے ہم کو کتنے اختیارات سے نوازا ہوا ہے۔۔۔

ہم چاہیں تو رات کو دن میں اور دن کو رات میں بدل دیں۔۔۔ جناب سلمان کا یہ کہنا تھا کہ دن رات بن گیا اور اسی وقت رات دن میں تبدیل ہو گئی۔۔۔ پھر جناب سلمان نے فرمایا کہ ہم مولا علی جل جلالہ کے غلام چاہیں تو زمین کو آسمان بنا دیں اور آسمان کو زمین بنا دیں۔۔۔ حضرت سلمان فارسی کے منہ سے یہ الفاظ نکلے اور زمین کچھ دیر کے لیے آسمان بن گئی اور آسمان کچھ دیر کے لیے زمین بن گیا۔۔۔ پھر حضرت سلمان نے فرمایا کہ ہم علی جل جلالہ کے غلام چاہیں تو نسل آدم سے جدا ایک انسانیت خلق کریں۔۔۔ حضرت سلمان نے یہ کہا اور اپنے قدموں کو زمین پر مارا اور زمین پر موجود خاک سے انسان تشکیل پانا شروع ہو گئے۔۔۔ پھر حضرت سلمان نے فرمایا کہ ہم یہ سارے اختیارات ہمارے مولا علی جل جلالہ نے عطا فرمائے ہیں۔۔۔ ہم ان اختیارات کو کبھی اپنی ذات کے لیے استعمال نہیں کرتے اور ان اختیارات کو صرف اور صرف اپنے مولا علی جل جلالہ کی شان اور ان کے فضائل بیان کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔۔۔ بیشک مولاعلیٰ جل جلالہ خدا اور خدائی کے خالق ہیں اور خدا اور خدائی صرف علی جل جلالہ کی مخلوق ہیں۔۔۔ ہم غلاموں کو مولا جل جلالہ نے اتنے اختیارات اور قوتوں سے نوازا ہے کہ بعض اوقات دنیا والوں کو شک ہوتا کہ ہم ہی خدا ہیں مگر خدا اپنی جگہ ہے اور ہم اپنی جگہ پر ہیں۔۔۔ (حوالہ: کتاب قبلہ عاشقان)

مولا علی جل جلالہ پروردگار اعظم

ایک روز حضرت ابو ذر غفاری نے مولا علی جل جلالہ سے سوال کیا کہ یا مولا جل جلالہ یہ بتائیں کہ اللہ اور مولا میں سے کس کا رتبہ بڑا ہے؟ مولا علی جل جلالہ نے فرمایا مولا تمام ذاتوں کا پروردگار اعظم ہے۔۔۔ مولا خالقین کا بھی پروردگار اعظم ہے، مولا رزقین کا بھی پروردگار اعظم ہے، مولا ارباب کا بھی پروردگار اعظم ہے اور مولا اللہ کا بھی پروردگار اعظم ہے۔۔۔ مولا جب چاہتا ہے خود کو خالق، رازق، رب اور اللہ کی صورت میں ظاہر کر دیتا ہے مگر وہ ان سب کا پروردگار اعظم ہے۔۔۔ مولا سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے اور ابوذر یاد رکھو میں ہی وہ علی مولا جل جلالہ ہوں جو کائنات کے ہر ذرے زرے کا پروردگار اعظم ہے۔۔۔ میں تمام ذاتوں کا پروردگار اعظم ہوں۔۔۔ میں تمام جانداروں اور بے جانوں کا پروردگار اعظم ہوں۔۔۔ میں عرش اور فرش کا پروردگار اعظم ہوں۔۔۔ میں زمینوں اور آسمانوں کا پروردگار اعظم ہوں۔۔۔ میں جنت اور جہنم کا پروردگار اعظم ہوں۔۔۔ میں لوح، قلم اور کرسی کا پروردگار اعظم ہوں۔۔۔ میں انسانوں، جنات اور فرشتوں کا پروردگار اعظم ہوں۔۔۔ میں موت اور حیات کا پروردگار اعظم ہوں۔۔۔ میں روز قیامت کا پروردگار اعظم ہوں۔۔۔ میں تو حید، نبوت اور امامت کا پروردگار اعظم ہوں۔۔۔ میں ہر قدیم اور ہر جدید کا پروردگار اعظم ہوں۔۔۔ میں وہ مولا

ہوں جو خالقین کا پروردگار عظیم ہے۔۔۔ میں وہ مولائے ہوں جو راہب کا پروردگار عظیم ہے اور میں ہی وہ مولائے ہوں جو اللہ کا بھی پروردگار عظیم ہے۔۔۔ میں سب سے بڑا ہوں۔۔۔ میں ہر بڑے سے بڑا ہوں۔۔۔ میں ہر بڑے اور تمام بڑائی پر حاکم ہوں۔۔۔

(حوالہ: کتاب قبلۃ عاشقان، صفحہ ۴۴)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نادِ علی جل جلالہ

ناد علیاً مظهر العجائب

تجدہ عوناً لک فی النوائب

کل ہم و غم سینجلی

بولایتک یا علی یا علی یا علی

ادرکنی ادرکنی ادرکنی

فضائلِ ناد علی جل جلالہ

رسول اللہ جل جلالہ نے ناؤ علی کے فضائل بیان کرتے ہوئے فرمایا: کہ مومن اپنی محفلوں میں اپنی مجلسوں اور اپنے گھروں میں زیادہ سے زیادہ ناؤ علی کا ورد کیا کریں۔۔۔ ناؤ علی کلامِ الہی کا عظیم ترین حصہ ہے۔۔۔ اور مشکلات و پریشانیوں سے نجات کے لیے بہترین و عظیم ہے۔ علی کا وعدہ ہے کہ جو بھی صاف نیت اور پختہ عقیدے کے ساتھ ناؤ علی پڑھے گا اس کی مدد کو علی ضرور آیں گے۔۔۔ جب حضرت آدم کو پریشانی پیش آئی تو انہوں نے ناؤ علی پڑھی اور علی نے ان کی مدد کی۔۔۔ جب حضرت نوح کی کشتی طوفان میں پھنسی ہوئی تھی تو انہوں نے ناؤ علی کا ورد کیا اور علی نے ان کی مشکل کشائی فرمائی۔۔۔ جب ابراہیم کو آگ میں ڈالا گیا تو انہوں نے ناؤ علی پڑھی اور علی نے آگ کو گلزار بنا دیا۔۔۔ جب حضرت موسیٰ طور پر گئے تو انہوں نے ناؤ علی پڑھی اور علی نے انہیں اپنے جلوؤں سے روشناس کرایا۔۔۔ جب قربانی کا وقت آیا تو حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل نے ناؤ علی کا ورد کیا اور علی نے ان کو آسانی عطا کی۔۔۔ (حوالہ کتاب: مدہت کبریٰ، باب ناؤ علی)

جب حضرت یونس پر پریشانی کی گھڑی آئی تو انہوں نے بھی علی کو یاد کیا اور ناؤ علی پڑھی اور علی نے ان کی مدد کی اور پریشانی سے نکالا۔۔۔

(حوالہ کتاب: مدہت کبریٰ، باب ناؤ علی)

جب حضرت موسیٰ دریا کے کنارے پہنچے دریا کو پار کرنا چاہا تو انہوں نے اس وقت ناؤ علی پڑھی۔ علی نے موسیٰ کی مدد فرمائی اور موسیٰ کے لیے دریا کا سینہ چیر کر راستہ خلق کیا۔۔۔ اور فرعون کو غرق کیا۔۔۔ اور جب عیسیٰ کو صلیب کی طرف لے جایا جانے لگا تو انہوں نے اس مشکل میں علی کو یاد کیا اور ناؤ علی پڑھی۔ علی نے عیسیٰ کی مدد کی ان کی مشکل کو تمام کیا اور انہیں آسمانوں میں لے گئے۔۔۔

(حوالہ کتاب: مدہت کبریٰ، باب ناؤ علی)

جب حضرت یوسف مشکلات اور پریشانیوں میں گھرے ہوئے تھے تو انہوں نے علی کو مدد کے لیے پکارا اور ناؤ علی کا ورد کیا اور علی نے ان کی مدد کی۔۔۔

(حوالہ کتاب: مدہت کبریٰ، باب ناؤ علی)

ملائکہ کو جب کبھی مشکل اور مصیبت کا سامنا ہوتا ہے تو علی کا ذکر کرتے ہیں۔۔۔ ناؤ علی پڑھتے ہیں اور ان کی مشکل اور مصیبت میں علی ان کی مدد کرتے ہیں۔۔۔

(حوالہ کتاب: مدہت کبریٰ، باب ناؤ علی)

اللہ اور اس کے پیغمبروں کو جب بھی کسی مشکل کا سامنا ہوتا ہے تو وہ صرف علی سے ہی مدد مانگتے ہیں اور ناؤ علی کا ورد کرتے ہیں۔۔۔ مجھے خود جب کبھی کسی مشکل اور پریشانی کا سامنا ہوتا ہے تو میں ناؤ علی پڑھتا ہوں اور علی کو مدد کے لیے پکارتا ہوں۔ علی ہمیشہ میری مشکلات اور پریشانیوں کو ختم کرتے ہیں اور میرے مددگار رہتے ہیں۔۔۔

(حوالہ کتاب: مدہت کبریٰ، باب ناؤ علی)

ناد علی اور اللہ

حضرت سلمان فارسی فرماتے ہیں کہ میں نے مولا علی سے ناؤ علی کے بارے میں دریافت کیا تو مولانا نے فرمایا کہ میں نے جب خدا کو خلق کیا تو خود میں نے ناؤ علی پڑھی اور خدا نے خلق ہوتے ہی ناؤ علی کا ورد کیا۔۔۔ اور تب سے اب تک اللہ ہر لمحہ ناؤ علی کا ورد کرتا ہے۔۔۔ ناؤ علی رازِ خلق خدا ہے۔۔۔

(حوالہ کتاب: مدہت کبریٰ، باب ناؤ علی)

نماز میں ناد علی جل جلالہ

حضرت ابو ذر غفاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ جنگِ خیبر کے بعد قنوت میں با آواز بلند ناؤ علی کی تلاوت فرماتے اور ہم کو بھی اس کی تقلید کرتے تھے۔۔۔

(حوالہ کتاب: مدہت کبریٰ، باب ناؤ علی)

حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ اکثر نماز میں بعد از سورۃ فاتحہ ناؤ علی پڑھتے تھے۔۔۔

حضرت ابو بصیرؓ سے روایت ہے کہ مولا امام جعفر صادقؑ ہمیشہ نماز کی دوسری رکعت میں بعد سورہ فاتحہ ناؤ علی پڑھا کرتے تھے۔۔

(حوالہ کتاب: مدہت کبریٰ ، باب ناؤ علی)

ناد علی کا ورد اور مردے کا زندہ ہونا

حضرت عمار یاسرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا ایک روز ایک عورت ایک جنازہ لے کر جناب سلمان فارسیؓ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا کہ اے سلمان یہ میرے بیٹے کی لاش ہے یہ میرا اکلوتا بیٹا تھا اور میرا واحد سہارا تھا۔۔۔ اب یہ مر گیا ہے تو میں بے سہارا ہو گئی ہوں۔۔۔ اے سلمان تم تو علیؑ کے صحابی ہو وہ علیؑ جو زندگی کو موت میں اور موت کو زندگی میں بدلنے کا دعویٰ کرتا ہے۔۔۔ وہ علیؑ جو زندہ کو مردہ اور مردہ کو زندہ کرتا ہے۔۔۔ سلمان تم اپنے مولا علیؑ سے کہو کہ میرے بیٹے کو اپنی طاقت سے زندہ کریں ورنہ میرا یقین ان پر سے اٹھ جائے گا۔۔۔ جناب سلمان نے اس عورت سے کہا اے عورت مردے کو زندہ کرنا کوئی بہت بڑا مسئلہ نہیں ہے جس کے لیے میں اپنے مولاؑ کو تکلیف دوں۔۔۔ یہ کام تو مجھ جیسا علیؑ کا ایک غلام بھی صرف علیؑ کا نام لے کر سکتا ہے۔۔۔ اور پھر جناب سلمان نے ناؤ علی کا ورد شروع کیا اور دنیا نے دیکھا کہ ناؤ علی ختم ہونے سے پہلے وہ مردہ زندہ ہو گیا۔۔۔

(حوالہ کتاب: مدہت کبریٰ ، باب ناؤ علی)

قرآن میں ناد علی جل جلالہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا علی رضا جل جلالہ نے فرمایا دور بنو امیہ تک ناؤ علی قرآن کا حصہ تھی مگر بنو امیہ کے فاسق ، چارہ اور ظالم حکمرانوں نے ناؤ علی کو قرآن سے خارج کر دیا اور مسلمانوں کے ساتھ عظیم ترین ظلم کیا۔۔۔ ہمارے شیعوں پر لازم ہے کہ وہ اپنے قرآنی نسخوں میں ناؤ علی کو شامل رکھیں۔۔۔

(حوالہ کتاب: مدہت کبریٰ ، باب ناؤ علی)

معجزہ ناد علی جل جلالہ

حضرت قمبرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک روز جناب مالک اشترؓ سے پوچھا کہ اے مالک تم جب میدان جنگ میں ہر دو آؤا ہوتے ہو تو دشمن کی صفوں کی صفوں کو جہنم رسید کر دیتے ہو۔۔۔ جب تم کو جنگ کرتے دیکھتا ہوں تو تم مجھے مخلوق نہیں دیکھتے۔۔۔ تمھاری جنگ کو دیکھ کر یہ گمان ہوتا ہے کہ کائنات کی کوئی طاقت تمھیں روک نہیں سکتی اور کوئی با زور ترین شخص بھی تمھیں شکست نہیں دے سکتا۔۔۔

تم نے اتنی جنگی مہارت اور طاقت و جوانمردی کہاں سے حاصل کی؟ جناب مالک اشترؓ نے فرمایا میں جنگ سے پہلے اور جنگ کے دوران اپنے مولا علیؑ کا نام لیتا رہتا ہوں اور ناؤ علی کا ورد کرتا رہتا ہوں۔۔۔ ناؤ علی کے وسیلے سے میرے مولاؑ نے مجھے اتنی طاقت عطا کی ہے کہ میں چاہوں تو ایک روز میں شمال سے جنوب تک اور شرق سے مغرب تک لڑوں اور ایسا لڑوں کہ تمام دنیا میں علیؑ کے دشمنوں کی لاشوں کے انبار لگا دوں۔۔۔ میں چاہوں تو عرب اور عجم میں موجود ہر دشمن علیؑ کے گھر میں صبح ماتم بچھا دوں۔۔۔ مجھے مولا علیؑ نے اتنی طاقت اور اختیار سے نوازا ہے کہ اگر مولاؑ حکم دیں تو ایک روز میں کائنات میں موجود تمام خلقت کو اپنی تلوار سے ہلاک کر دوں اور تب بھی تمھکا وٹے محسوس نہ کروں۔۔۔ جب میں ناؤ علی کا ورد کرتا ہوں تو مولاؑ مجھے وہ طاقت عطا فرماتے ہیں جو دنیا میں کسی دوسرے مرد کو حاصل نہیں۔۔۔ (حوالہ کتاب: مدہت کبریٰ ، باب ناؤ علی)

عبادت یہی علیؑ ہے اسے بھول نہ جاو
لعنت کرو عمر پے تو رب کی رضا پاؤ

سیدہ کے دشمنوں پر تمھرا کریں آو
غاصبوں پر تمھرا نہ رکا تھا نہ رکے گا

اسرار ناد علی جل جلالہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولانا جعفر صادق جل جلالہ نے ناد علی کے بارے میں فرمایا کہ ناد علی بزرگ ترین اسرار الہی ہے۔۔۔ ناد علی کے وسیلے سے نظام کائنات رواں دواں ہے سورج جب طلوع ہوتا ہے تو ناد علی کا ورد کرتا ہوا طلوع ہوتا ہے۔۔۔ اور ناد علی کے سبب سے ہی سورج روشنی اور جلال پاتا ہے۔۔۔ چاند تمام شب ناد علی کا ورد کرتا ہے تو روشن رہتا ہے اور دنیا کو روشن رکھتا ہے۔۔۔ ستارے ناد علی کا ورد کرتے ہیں اور نورانی ہو جاتے ہیں۔۔۔ زمین ناد علی کا ذکر کرتے ہوئے گھومتی ہے اور ناد علی کے سبب سے یہ حرکت جاری ہے۔۔۔ آسمان نے ناد علی کا ورد کیا اور بلند سے بلند تر ہوتا گیا اور جب تک آسمان ناد علی پڑھتا رہے گا بلند رہے گا۔۔۔ خاک ناد علی کا ورد کرتی ہے اور اپنے سینے سے بہترین فضلوں کو پیدا کرتی ہے۔۔۔ سمندر کی موجیں ہمہ وقت ناد علی کے ورد میں مصروف ہیں اور یہ ناد علی ہی سمندر میں حیات کا سبب ہے۔۔۔ کلیاں ناد علی کا ورد کرتی ہیں اور پھول بن جاتی ہیں۔۔۔ تخم ناد علی کا ورد کرتا ہے اور بڑھ کر پودا بن جاتا ہے اور پودے سے درخت بن جاتا ہے۔۔۔ پہاڑ ناد علی کا ورد کرتے ہیں اور اپنی بزرگی کو قائم رکھتے ہیں۔۔۔ اللہ نے ناد علی کا ورد کیا اور بڑا بن گیا اور جب تک وہ ناد علی کا ورد جاری رکھے گا بڑا رہے گا۔۔۔ (حوالہ کتاب: مدہت کبریٰ، باب ناد علی)

معرفت ذوالجلال

مولانا علی جل جلالہ نے فرمایا۔۔۔

میں ایسا اندازہ لگانے والا ہوں جس نے صنعت کے آثار سے ظاہر کیا آسمان اور سورج اور چاند اور سال اور مہینے اور رات دن کو۔۔۔ اپنے حکم سے ستاروں کی رفتار کا مدار اس گھومنے والی گنبد کی محراب پر بنایا۔۔۔ چلنے والے ستارے بنائے اور بارہ برج بنائے جو چلنے والے ستاروں کے مخالف چلتے ہیں۔۔۔ فرشتوں سے بھرے آسمان بنائے جو میرا حکم بجالانے میں مشغول ہیں اور جو ہر وقت مجھے سجدہ کرتے ہیں میری تسبیح کرتے ہیں اور میرا ہی ذکر کرتے ہیں۔۔۔ چار عنصر کی مختلف چیزوں بنائیں وہی آگ، پانی، ہوا اور مٹی کا مدار ہیں۔۔۔ خاک اور ہوا کے اوپر آگ کو ٹھہرایا۔۔۔ پہاڑ اور زمین پانی کے درمیان ٹھہرے ہوئے ہیں۔۔۔ میں نے بنیاد دھری دنیا کی اور خلق کیا جو کچھ اس میں ہے۔۔۔ میں نے دنیا کو عدم کے پردے سے ظاہر کیا۔۔۔ جنت کے دروازے میری معبودیت کی گواہی دیتے ہیں۔۔۔ میرے ہی حکم سے آسمان، کرسی اور عرش معلق ہیں۔۔۔ میرے ہی امر سے زمین اس طور طبقہ وار ہے۔۔۔ میری عبادت انسانوں اور جنوں پر دل و جان سے فرض ہے۔۔۔ جمال کے آسمان کا سورج میرا غلام ہے اور جلال کے برج کا چاند میرا سنگ ہے۔۔۔ آسمان جو کہ عجائبات ظاہر کرتا ہے اس کی بلندی میرے سامنے پامال ہے۔۔۔ عرش میرے محل کی ایک چوکھٹ ہے۔۔۔ میں عالم قدس کے عبادت خانے کا معبود ہوں۔۔۔ میرے ایک پروردہ نے میری ولایت کا ایک جام پیا اور وہ اللہ بن گیا۔۔۔ میری ولایت کا جام خدا کا پروردگار ہے۔۔۔

میرا مرتبہ تعریف کی حد سے باہر ہے۔۔۔ میرے فضائل جان کر عقلیں حیران ہوتی ہیں۔۔۔ میرے کلام کی شرح ممکن نہیں۔۔۔ میرے وصف کے دریا کا کنارہ نہیں۔۔۔ علم میری وجہ سے باعزت ہے اور عقل مجھ سے پر رونق ہے۔۔۔ میں لامکان کے محل کی مسند کا بالائین ہوں۔۔۔ میں بلند بارگاہ والا اور اعلیٰ رتبے والا بادشاہ ہوں۔۔۔ میں بے مثال اور عظیم الشان شہنشاہ ہوں۔۔۔ میں بدعت کی رسموں کو مٹانے والا اور دین کا مددگار ہوں۔۔۔ میں سرکشی کے آثار کو مٹانے والا اور ظلم و ستم کو قطع کرنے والا ہوں۔۔۔ میں جاہ و جلال فضل و کمال کا بائنے والا ہوں۔۔۔ میں رحمت کے انوار کو نکھیرنے والا ہوں۔۔۔ میں نے اپنی شان ۱۱۰ آسمانی کتابوں میں بیان کی۔۔۔ میں نے قرآن میں تو رات میں، زبور میں، انجیل میں اپنی بزرگی ظاہر کی۔۔۔

مجھ سے صرف جاہل ہی غافل ہیں اور غفلت کی وجہ سے منکری کے سمندر میں ڈوبے ہوئے ہیں۔۔۔ میرے فضائل کا انکار کرنے والے حرام زادے، بد فعل، منحوس اور بے اصل ہیں۔۔۔ میں نجات کے راستے کا خالق ہوں اور مومنوں کو نجات کے راستے پر قائم رکھنے والا ہوں۔۔۔ میری ولایت راہ نجات ہے اور جو مجھ سے عشق کرتے ہیں وہی معرفت الہی حاصل کر چکے ہیں۔۔۔

میں اپنے دشمنوں اور منکروں کو سخت عذاب میں مبتلا کر دیتا ہوں۔۔۔ میری تلوار دشمنوں اور منکروں کو جہنم تک پہنچانے کے لیے ہر وقت آمادہ ہے۔۔۔ اگر میری تلوار کے عکس

آسمان کے خیال میں آجائے تو آسمان کا جزا ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں۔۔۔ اگر میری تلوار کا ٹکس زمین کے خیال میں آجائے تو زمین کے تمام طبقات بکھر جائیں۔۔۔ میرا حکم بحر و بر کے اطراف ہوا کی طرح جاری ہے۔۔۔ میری محبت انسانوں اور جنوں میں روح کی طرح جاری ہے۔۔۔ میرے علاوہ ہزار گنا اور ہزار گنا کوئی نہیں۔۔۔ کوئی نہیں جو سلطنت میں میری ہدایت کرے۔۔۔ مجھ سے بڑا جتنی کوئی نہیں ہے۔۔۔ حکومت کرنے کا حق صرف میرا ہے میں ہی اصلی حاکم ہوں۔۔۔ دنیا کے ظالم بادشاہوں کے خزانے میری سخاوت کے سمندر کے سامنے ڈرے سے بھی کم ہیں۔۔۔ میں غریبوں کا دوست اور مال و دولت جمع کرنے والوں کا دشمن ہوں۔۔۔ میں مفلسوں اور مسکینوں کا مولیٰ ہوں اور امیروں اور صاحبِ ثروت لوگوں کا مخالف ہوں۔۔۔ میں بے چاروں کا چارہ گر ہوں۔۔۔ میں اپنے بندوں کے مقصد کی تدبیر سے واقف ہوں۔۔۔ میں وہ ہوں جو تاریک رات سے روشن دن برآمد کر دیتا ہے اور روشن دن کو سیاہ رات میں فنا کر دیتا ہے۔۔۔ میں نے روح کو عقل کے ساتھ گوندھا اس سے جوش پیدا ہوا اس کو بویا اور احسن مخلوق کو اعلیٰ طور پر خلق کیا۔۔۔ میں پیدا کرنے والا ہوں میں مارنے والا ہوں۔۔۔ میں رزق دینے والا ہوں۔۔۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔۔۔ میرے سوا کوئی رب نہیں۔۔۔ میرے سوا کوئی خالق نہیں۔۔۔ میرے سوا کوئی رزق دینے والا نہیں۔۔۔ میں ایمان ہوں۔۔۔ میں امین ہوں۔۔۔ میں سرور ہوں۔۔۔ میں سردار ہوں۔۔۔ میں علم ہوں۔۔۔ میں عالم ہوں۔۔۔ میں اعلم ہوں۔۔۔ میں حکیم ہوں۔۔۔ میں حاکم ہوں۔۔۔ میں گفتار ہوں۔۔۔ میں نصیر ہوں۔۔۔ میں ناصر ہوں۔۔۔ میں منصور ہوں۔۔۔ میں مظفر ہوں۔۔۔ میں غالب ہوں۔۔۔ میں عزیز ہوں۔۔۔ میں عزت ہوں۔۔۔ میں افضل ہوں۔۔۔ میں لطیف ہوں۔۔۔ میں انور ہوں۔۔۔ میں فتوح ہوں میں راحت و روح ہوں۔۔۔ میں سلیم ہوں۔۔۔ میں سالم ہوں۔۔۔ میں مسلم ہوں۔۔۔ میں قسم قصور ہوں اور قاسم ہوں۔۔۔ میں صفور ہوں۔۔۔ میں منعم ہوں۔۔۔ میں ناعم ہوں۔۔۔ میں آدم، ابراہیم اور اسماعیل کا رب ہوں۔۔۔ میں شیث، شعیب اور ہوڈ کا پروردگار ہوں۔۔۔ میں یوسف، یحییٰ اور یعقوب کا رب ہوں۔۔۔ میں لقمان، نوح، اور اسحاق کا مولا ہوں۔۔۔ میں یوشع، الیاس اور لوط کا معلم ہوں۔۔۔ میں سلیمان، عیسیٰ، موسیٰ اور یونس کا رہنما ہوں۔۔۔ میں رحمان ہوں۔۔۔ میں رحیم ہوں۔۔۔ میں جبار ہوں۔۔۔ میں کرار ہوں۔۔۔ میں غفور ہوں۔۔۔ میں صراط مستقیم ہوں۔۔۔ میں مشکلات کو ہلاک کرنے والا ہوں۔۔۔ میں پریشانیوں کو ختم کرنے والا ہوں۔۔۔ میں موت کو مارنے والا ہوں۔۔۔ اے ایمان والوں میرے فضل بیکل اور فرامین کو تمام دنیا کے انسانوں تک پہنچا دو تاکہ کوئی میری بات سے نا آشنا نہ رہے۔۔۔ حقیقتوں سے سب کو واقف کرو تاکہ بعد میں کوئی یہ نہ کہے کہ ہم جاہل تھے اور حقیقت سے ناواقف تھے۔۔۔ بیشک جاہلوں کے لیے عذاب عظیم ہے۔۔۔

(حوالہ: کتابہ نعتان ولایت، صفحہ ۳۶)

عشق ذوالجلال

حضرت سلمان فارسی نے فرمایا۔۔۔

جو شخص دل میں مولاعلیٰ جل جلالہ کی محبت نہیں رکھتا یقیناً اس کی عبادت ضائع اور باطل ہے۔۔۔ مولاعلیٰ جل جلالہ کے عشق سے دل ہٹا لینا ناممکن ہے۔۔۔ مولاعلیٰ جل جلالہ کی تعظیم کرنا جان اور عقل پر لازم ہے۔۔۔ میں ہمیشہ سے مولاعلیٰ جل جلالہ کو سجدہ کرتا ہوں اور ان کے در کی غلامی کو باعث افتخار سمجھتا ہوں۔۔۔ مولاعلیٰ جل جلالہ کے علاوہ کسی کو سجدہ کرنا گناہ ہے اور حرام ہے۔۔۔ جو مولاعلیٰ جل جلالہ کے در کی خاک بن گیا وہ نجات پا گیا۔۔۔ میں در مولاعلیٰ جل جلالہ کا ایک گدا ہوں اور اس در کو میں کبھی نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔ یہ سچ ہے کہ میں مولاعلیٰ جل جلالہ کی صحبت میں بیٹھنے کے لائق نہیں ہوں یہ میرے مولا جل جلالہ کا کرم خاص ہے کہ وہ مجھے اپنا حبار سمجھتے ہیں۔۔۔ مولاعلیٰ جل جلالہ دین اور دنیا کی سلطنت کے بڑے جلال والے سلطان ہیں۔۔۔ مولاعلیٰ جل جلالہ کا در عزت اور بلندی کا کعبہ ہے۔۔۔ مولاعلیٰ جل جلالہ شاہ آسمان ہیں اور چاند و سورج ان کے غلام ہیں۔۔۔ مولاعلیٰ جل جلالہ کی ولایت کے فیض سے سورج اور چاند کا چہرہ منور ہے۔۔۔ اے مومنوں دنیا کی محبت کو ترک کرو اور خود کو عشقِ علی جل جلالہ میں فنا کر دو کیونکہ اس فنا میں ہی ہماری بقا ہے۔۔۔ مولاعلیٰ جل جلالہ کا عشق دل کا محبوب اور محرم ہے۔۔۔ اگر میں عشق کی سختی سے مر بھی جاؤں تب بھی اپنے دل کو در مولاعلیٰ جل جلالہ سے نہ ہٹاؤں گا۔۔۔

(حوالہ: کتاب سفارت عشق صفحہ ۱۰۵)

شان نزول مولا عباس جل جلالہ

خالق عالمین رب ال ارباب رازق کائنات مولا علی جل جلالہ نے مولا عباس جل جلالہ کے نزول کے موقع پر فرمایا اے لوگوں یہ نہ سمجھنا کہ عباسؑ کی آمد عام انسانوں جیسی ہے۔۔۔ عباسؑ کی آمد عام انسانوں جیسی نہیں ہے۔۔۔

عباسؑ جہاں میں ویسے ہی آئے جیسے سورج کی پہلی کرن آسمان سے زمین کی طرف آتی ہے اور پوری زمین کو روشن کر دیتی ہے۔۔۔ عباسؑ کا نزول ہوا جیسے قرآن کا نزول ہوا تھا۔۔۔ جیسے محمد رسول اللہؐ پر قرآن نازل ہوا ہوا تھا ویسے ہی مجھ پر عباسؑ نازل ہوئے ہیں۔۔۔ عباسؑ مجھ پر نازل ہونے والا قرآن مطلق ہیں۔۔۔

(حوالہ: کتاب العباس، صفحہ ۷۷)

مولا عباس جل جلالہ باب الحوائج

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا محمد باقر جل جلالہ نے فرمایا مولا عباسؑ باب الحوائجؑ ہیں۔۔۔۔۔ عباسؑ جل جلالہ مومنوں کی تمام تمنائوں اور امیدوں کو پورا کرنے والے ہیں عباسؑ مانگے جانے والی دعاؤں کو مستجاب کرنے والے ہیں۔۔۔۔۔ عباسؑ امیدوں کے محافظ ہیں۔۔۔۔۔ عباسؑ تمنائوں کے ضامن ہیں۔۔۔۔۔ عباسؑ دعاؤں کے پروردگار ہیں۔۔۔۔۔

(حوالہ: کتاب محافل تشیع، صفحہ ۸۰)

شان ابو الفضل العباس جل جلالہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا سجاد جل جلالہ نے مولا عباسؑ جل جلالہ کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا عباسؑ تمام معصومین کے امیر، اولیاء کے سردار اور آل محمدؑ کے سقا ہیں۔۔۔۔۔ عباسؑ تمام فضیلتوں اور فضائل کے مالک ہیں۔۔۔۔۔ اللہ کے فضل کے پروردگار عباسؑ ہیں۔۔۔۔۔ محمدؐ و آل محمدؑ کے فضائل کے خالق عباسؑ ہیں۔۔۔۔۔ تمام انبیاء کی فضیلتوں کے صاحب عباسؑ ہیں۔۔۔۔۔ ہر افضل کو افضل بنانے والے عباسؑ ہیں۔۔۔۔۔ ہر بزرگ کو بزرگ بنانے والے عباسؑ ہیں۔۔۔۔۔ ہر شان والے کو شان عطا کرنے والے عباسؑ ہیں۔۔۔۔۔

(حوالہ: کتاب العباس، صفحہ ۱۰۴۰)

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم مولا حسین جل جلالہ نے فرمایا بختینؑ کی وحدت کو ابو الفضل العباسؑ کہتے ہیں۔۔۔۔۔ عباسؑ ہم بختینؑ کی صفتوں اور فضیلتوں کا مجموعہ ہیں۔۔۔۔۔ ہم بختینؑ اللہ کے رازدار ہیں اور عباسؑ ہمارے راز دار ہیں۔۔۔۔۔ ہم بختینؑ اللہ کی حقیقت ہیں اور عباسؑ ہماری حقیقت ہیں۔۔۔۔۔ ہم بختینؑ میں اللہ نظر آتا ہے اور ہم عباسؑ میں نظر آتے ہیں۔۔۔۔۔

(حوالہ: کتاب العباس، صفحہ ۸۸)

ابو الفضل العباس جل جلالہ کے فضائل

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا تقی جل جلالہ نے مولا عباسؑ جل جلالہ کے فضائل بیان کرتے ہوئے فرمایا: ابو الفضل العباسؑ تو خود تمام فضیلتوں کو وجود میں لانے والے ہیں ان کے فضائل بیان کرنا ناممکن ہے۔۔۔۔۔ عباسؑ اللہ کے تمام تر فضل و کرم کے مالک ہیں۔۔۔۔۔ عباسؑ ہی فضل بین کے خالق و سرور ہیں۔۔۔۔۔ کائنات کی تمام تر فضیلتیں عباسؑ کی خلق کردہ مخلوق ہیں۔۔۔۔۔ تمام فضیلتیں شب و روز در عباسؑ پر سجدہ کرتی ہیں۔۔۔۔۔ عباسؑ پروردگار فضل ہیں۔۔۔۔۔ ہم معصومین کے جتنے بھی فضائل ہیں وہ ابو الفضل العباسؑ کے ہی خلق کردہ ہیں۔۔۔۔۔ یہی وجہ ہے کہ عباسؑ کا نام ابو الفضل رکھا گیا ہے۔۔۔۔۔ اے مومنو! جب بھی زندگی میں کسی مصیبت اور پریشانی میں گھر جاؤ تو پاکیزہ نیت کے ساتھ ابو الفضلؑ سے مانگنا۔ یقیناً عباسؑ تم پر اپنے فضل و کرم کی بارش کر دیں گے۔۔۔۔۔

(حوالہ: کتاب العباس، ۷۴، طبع نجف مولف: ابو احمد زراع)

شانِ علمِ مولانا عباس جل جلالہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولانا علی رضا جل جلالہ نے فرمایا کائنات کو خلق کرنے سے قبل مولانا عباسؑ کا علم وجود میں لایا گیا۔۔۔ عرش الہی اور فرش کے درمیان جو فاصلہ ہے یہ علم عباسؑ کی وجہ سے ہے۔۔۔ علم عباسؑ ایک نورانی ستون ہے جس نے عرش خدا کو اٹھا رکھا ہے۔۔۔ اور آسمان علم عباسؑ کا پرچم ہے جس کا سایہ تمام دنیا پر قائم ہے۔۔۔ یہ عباسؑ کے پرچم کا سایہ ہی ہے جس کی وجہ سے کائنات کے جانداروں میں جان ہے۔۔۔ یہ علم عباسؑ کا فضل ہے جس کی وجہ سے عرش و فرش موجود ہیں۔۔۔ (حوالہ: کتاب فاتح کربلا جلد ۲ صفحہ ۶)

عباس جل جلالہ خالقِ آب

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولانا علی نقی جل جلالہ نے فرمایا مولانا ابوالفضل عباسؑ کائنات کے تمام پانیوں کو ایجاد کرنے والے ہیں۔۔۔ عالم میں جتنا بھی پانی ہے مولانا عباسؑ کا پیدا کردہ ہے۔۔۔ آب ابوالفضل عباسؑ کی ایک مخلوق ہے اور انہی کے حکم کے مطابق عمل کرتا ہے۔۔۔ تمام دریا، تمام سمندر، تمام بحر، تمام نہریں عباسؑ کی خلق کردہ ہیں اور عباسؑ ہی کے زیرِ تصرف ہیں۔۔۔ جب جہاں کہیں کسی کو ایک قطرہ آب بھی میسر ہوتا ہے تو وہ عباسؑ کی عطا اور فرمان کے مطابق ہوتا ہے۔۔۔ (حوالہ: کتاب فاتح کربلا جلد ۲ صفحہ ۹۱)

کرمِ عباس جل جلالہ کا۔۔

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولانا جعفر صادق جل جلالہ نے فرمایا عباسؑ وہ کریم ہیں جن کو جب بھی بلایا جائے جہاں بھی بلایا جائے وہ اپنے فریادی کی مدد کرتے ہیں۔۔۔۔۔ عباسؑ وہ کریم ہیں جو انہوں پر بھی کرم فرماتے ہیں اور غیروں پر بھی کرم کرتے ہیں۔۔۔۔۔ جو لوگ عباسؑ پر توکل کرتے ہیں عباسؑ ان کی مدد و فرماتے ہیں۔۔۔۔۔ عباسؑ وہ کریم جنہوں نے آدم سے لے کر آج تک ہر جاندار پر اپنا کرم کیا ہے۔۔۔۔۔ جب نوح کی کشتی طوفان میں پھنسی تھی تو نوحؑ نے عباسؑ کو پکارا اور عباسؑ نے ان پر اپنا کرم کیا اور ان کی مشکل آسان کی۔۔۔۔۔ ابراہیمؑ کو جب آگ میں ڈالا گیا تو ابراہیمؑ نے عباسؑ سے مدد مانگی اور عباسؑ نے ان پر اپنا کرم کیا۔۔۔۔۔ جب یونسؑ مچھلی کے پیٹ میں مقید تھے تو انہوں نے جناب عباسؑ سے کرم کی درخواست کی اور عباسؑ نے اپنی شان کے مطابق ان پر کرم کیا۔۔۔۔۔ موسیٰؑ کو جب فرعون سے مقابلے میں عباسؑ کی مدد و رکاوٹ تھی تو موسیٰؑ نے جناب عباسؑ کو بلایا اور عباسؑ نے موسیٰؑ پر اپنا خاص کرم کیا۔۔۔۔۔ یوسفؑ قید خانے میں قید ہوئے تو انہوں نے اپنی مشکل میں عباسؑ کو یاد کیا اور عباسؑ نے اپنی شان کریں کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کی داد و داری کی حضرت عباسؑ نے ہر دور میں ہر زمانے میں مدد مانگنے والوں اور کرم الہی کے طلب گاروں کی مدد کی اور ہر مدد مانگنے والے پر اپنا کرم اعلیٰ ترین کرم کیا۔۔۔۔۔ دنیا باقی ہے تو صرف عباسؑ کے کرم سے باقی ہے اگر عباسؑ کا کرم نہ ہوتا تو دنیا باقی نہ رہتی۔۔۔ (حوالہ: کتاب معارف ایمان صفحہ ۸)

عبد الزہرا جل جلالہ

جناب رسول اللہ احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ جل جلالہ جل شانہ نے جناب سیدہ فاطمہ الزہرا جل جلالہ کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا ساری کائنات جس کی عبادت کرتی ہے وہ جناب سیدہ فاطمہ الزہرا جل جلالہ کی عبادت کرتا ہے۔۔۔۔۔ عالمین کا معبود و فاطمہ جل جلالہ کا عبد ہے۔۔۔۔۔ تمام انبیاء، تمام ملائکہ، اور تمام انسانوں کا معبود و جناب زہرا جل جلالہ کا غلام ہے اور جناب سیدہ جل جلالہ کی ہی عبادت کرتا ہے۔۔۔ (حوالہ: کتاب اُمّ التوحید، صفحہ ۳۸۱)

اُم التوحید جل جلالہ

خالق عالمین رازقی کلینات مولائے گل امام علی جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا۔۔۔۔۔ معصومین حقیقت توحید ہیں اور جناب سیدہ فاطمہ الزہرا جل جلالہ جل شانہ اُم التوحید ہیں۔۔۔ خدا اور تمام معصومین جناب سیدہ فاطمہ الزہرا جل جلالہ کے پروردہ ہیں۔۔۔ جناب فاطمہ جل جلالہ مالک توحید ہیں اور امور توحید کی ضامن ہیں۔۔۔ (حوالہ: کتاب اُم التوحید، صفحہ ۶۷)

شنا خواں خاکِ پایے زہرا جل جلالہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولانا محمد باقر جل جلالہ جل شانہ کی بارگاہ میں ایک صحابی حاضر ہوئے اور امام سے دریافت کیا کہ قرآن میں جناب سیدہ فاطمہ الزہرا جل جلالہ جل شانہ کی شان میں کیا کچھ موجود ہے۔۔۔؟؟
 مولانا امام باقر جل جلالہ نے فرمایا قرآن بزرگ ہے مگر اتنا بزرگ نہیں کہ بزرگی فاطمہ الزہرا جل جلالہ بیان کر سکے۔۔۔ قرآن وسیع ہے مگر اس کی وسعت اتنی نہیں کہ اس میں تمام فضائل فاطمہ الزہرا جل جلالہ سما سکیں۔۔۔ حقیقت یہ ہے کہ تمام آسمانی کتب اور قرآن صرف ثنا خواں خاکِ پایے زہرا جل جلالہ ہیں۔۔۔
 قرآن سمیت تمام آسمانی کتب جناب سیدہ فاطمہ الزہرا جل جلالہ کی خاکِ پا کی ثنا خوانی اور مدحت میں مصروف ہیں۔۔۔
 (حوالہ: کتاب اُم التوحید، صفحہ ۷۱)

وجہ عزت و فضیلت و طاقت و قدرت

خالق عالمین رازقی کلینات مولائے گل امام علی جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا کلینات میں مجھ علی سے زیادہ فضیلت والا کوئی نہیں۔۔۔ تمام عالم میں مجھ علی سے زیادہ عزت والا کوئی نہیں۔۔۔ مگر میری تمام فضیلتیں، میری تمام عزتیں، میری تمام تر طاقت و قدرت جناب سیدہ فاطمہ الزہرا جل جلالہ جل شانہ کی وجہ سے ہیں۔۔۔
 (حوالہ: کتاب جمال معرفت، صفحہ ۳۸)

سجدہ گاہِ خدا

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولانا موسیٰ کاظم جل جلالہ نے فرمایا درجناب سیدہ فاطمہ الزہرا جل جلالہ جل شانہ خدا اور اس کے ملائکہ اور اس کے انبیاء کے سجدہ کرنے کا مقام ہے۔۔۔ خدا کی خدائی باقی نہ رہے اگر وہ درزہرا پر سجدہ ریز نہ ہو۔۔۔
 (حوالہ: کتاب احوال عرفان، صفحہ ۴۸)

سید و امیر

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سید الانبیاء ہوں اور جناب سیدہ فاطمہ الزہرا جل جلالہ میرے سید ہیں۔۔۔ علی مرتضیٰ امیر المؤمنین ہیں اور جناب فاطمہ الزہرا جل جلالہ ان کے امیر ہیں۔۔۔ اسی سبب ہم پر جناب فاطمہ الزہرا جل جلالہ کی عزت و تعظیم کرنا واجب ہے۔۔۔
 (حوالہ: کتاب احوال عرفان، صفحہ ۷۷)

ذکر توحید

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولانا علی رضا جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا سب سے بہترین عمل ہم معصومینؑ کا ذکر کرنا ہے اور ذکر کی معراج فضائل جناب فاطمہ الزہرا جل جلالہ بیان کرنا ہے۔۔۔ جو بھی فضائل جناب سیدہ جل جلالہ کو چھپاتا ہے یا فضائل جناب سیدہ جل جلالہ پر شک کرتا ہے وہ اہلبیس ہے۔

(حوالہ: کتاب اُم التوحید، صفحہ ۲۰۷)

خالق نور و روح خدا

جناب سیدہ فاطمہ الزہرا جل جلالہ نے فرمایا میں ہوں خالق نور اللہ۔۔۔ میں ہوں خالق روح اللہ۔۔۔ ہم اپنے عابدین کے جسام میں روح پھونکتے ہیں اور ان کے زہنوں میں اللہ کا نور نازل کرتے ہیں۔۔

(حوالہ: کتاب اُم التوحید، صفحہ ۱۰۰۶)

شان بی بی پاک جل جلالہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم خالق حقیقی رب العالمین امام حق مولانا علی جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا میں تمام عالمین کا حاکم اور سردار ہوں مگر جناب سیدہ فاطمہ الزہرا جل جلالہ میری بھی حاکم اور سردار ہیں۔۔ میں تب تک کوئی کام انجام نہیں دے سکتا جب تک اس میں جناب سیدہ فاطمہ الزہرا جل جلالہ کا حکم شامل نہ ہو۔۔ کائنات میری تعظیم کرتی ہے اور میں فاطمہ جل جلالہ کی تعظیم کرتا ہوں۔۔ پورا عالم میری تسبیح کرتا ہے اور میں فاطمہ جل جلالہ کے تسبیح کرتا ہوں۔۔۔ تمام مخلوقات میرے آگے جھکتی ہیں مگر میں فاطمہ جل جلالہ کے آگے جھکتا ہوں۔۔

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم رسول اللہ جل جلالہ سے حضرت ابو ذر غفاریؓ نے دریافت کیا یا رسول اللہ جل جلالہ آپ بی بی فاطمہ زہرا جل جلالہ کی تعظیم میں کیوں کہوے ہوتے ہیں۔۔؟ کیا آپ ان کو بیٹی کی حیثیت سے احترام کرتے ہیں۔۔؟؟ رسول پاک جل جلالہ نے فرمایا جناب فاطمہ الزہرا جل جلالہ کا احترام کرنا مجھ پر لازم ہے۔۔ میں زہرا جل جلالہ کا احترام اس لیے نہیں کرتا کہ وہ میری بیٹی ہیں بلکہ ان کا احترام کی وجہ یہ ہے کہ میں ان کی حقیقت سے کچھ حد تک واقف ہوں۔۔ جناب فاطمہ الزہرا جل جلالہ میرے گھر میں بیٹی بن کر ضرور نازل ہوئی ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ وہ ہی تو مجھ کو نبوت عطا کرنے والی ہستی ہیں۔۔۔ میں اسی ذات کا پیغام لے کر ہی تو دنیا میں بھیجا گیا ہوں۔۔ مجھ سے پہلے جتنے نبی بھیجے گئے سب جناب فاطمہ جل جلالہ کے طالع تھے اور ان ہی کے احکامات پر عمل کرتے تھے اور میرے بعد آنے والے تمام امام بھی فاطمہ جل جلالہ کے پروردہ ہو گئے اور انہی کے احکامات پر عمل کریں گے۔۔

حضرت ابو ذرؓ نے پوچھا یا رسول اللہ جل جلالہ کیا جناب فاطمہ الزہرا جل جلالہ ہی اللہ ہیں۔۔؟؟ رسول اللہ جل جلالہ نے مسکرا کر فرمایا اللہ تو خوف فاطمہ جل جلالہ کے احکامات کا طالع ہے۔۔ وہ فاطمہ جل جلالہ ہی تو ہیں جن کی عبادت خود اللہ بھی کرتا ہے۔۔ حضرت ابو ذرؓ نے فرمایا یا رسول اللہ جل جلالہ کچھ وضاحت فرمادیں۔۔ رسول اللہ جل جلالہ نے فرمایا حقیقت یہ ہے کہ فاطمہ جل جلالہ کی تعالین پاک کی خاک میں سیکڑوں خدا اپنی تمام تر خدائی کے ساتھ موجود ہوتے ہیں۔۔ فاطمہ جل جلالہ تو حید کی پروردگار عظم ہیں۔۔ فاطمہ جل جلالہ کی رضا سے اللہ کا وجود قائم ہے جس لمحے جناب فاطمہ زہرا جل جلالہ کی رضایت شامل نہ رہی اللہ کا وجود بھی قائم نہیں رہے گا۔۔ اے ابو ذرؓ یہ جان لو جناب فاطمہ جل جلالہ جسے چاہیں خالق بنا دیں جسے چاہیں مخلوق بنا دیں جسے چاہیں افضل بنا دیں اور جسے چاہیں کمتر بنا دیں۔۔ کائنات کا تمام تر نظام فاطمہ جل جلالہ کے ہاتھوں میں ہے۔۔ جو ہوتا ہے جہاں ہوتا ہے جیسا ہوتا ہے جب ہوتا ہے سب جناب فاطمہ جل جلالہ کی مرضی و منشا سے ہوتا ہے۔۔ جو فاطمہ جل جلالہ کا دل دکھائے گا وہ تباہ و برباد ہوگا اور جو فاطمہ جل جلالہ کی رضا حاصل کر لے گا اس کو جو مقام عطا ہوگا اس کا انسانی تصور میں آنا ممکن نہیں۔۔

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام برحق مولانا محمد باقر جل جلالہ سے ایک صحابی نے پوچھا کہ مولانا جب دنیا کا سارا نظام آپ معصومینؑ کے ہاتھوں میں ہے تو ایسے حالات میں خدا کیا کرتا ہے۔۔ کیا خدا کچھ بھی نہیں کرتا۔۔؟؟ مولانا باقرؑ نے فرمایا خدا عبادت میں مشغول رہتا ہے۔۔ صحابی نے پوچھا خدا کس کی عبادت کرتا ہے۔۔؟؟ خدا کون ہی

عبادت کرتا ہے۔؟؟ مولا باقرؑ نے فرمایا خدا سلمان بن کرد و جناب زیر اجل جلالہ کی جا رو ب کشتی کرتا ہے۔۔۔ یہ ہی اس کی عبادت ہے۔۔۔

” بزرگی و عظمت مولا علی (جل جلالہ جل شانہ) “

خالقِ عالمین ربِ الٰہ اربابِ معبودِ اعظم مولا علیؑ جل جلالہ نے فرمایا میں ایسا پروردگار ہوں جس کی بزرگی و عظمت کو لوگ سمجھنے سے قاصر ہیں۔۔۔ اگر میں نے اپنی فضیلت کا ایک باب بھی لوگوں پر ظاہر کر دیا تو لوگ حیرانی و پریشانی سے ہلاک ہو جائیں گے۔۔۔ لوگوں کے جاننے کے لیے اتنی ہی حقیقت کافی ہے کہ لوگ جسے اپنا معبود سمجھتے ہیں وہ میرے نقشِ پا پر سجدہ ریز ہو کر اپنی عبادت کرتا ہے۔۔۔ جسے لوگ رازق سمجھتے ہیں وہ میرے در سے رزق کی بھیک پاتا ہے۔۔۔

جیسے لوگ خالق سمجھتے ہیں اس کو میں نے اپنے امر سے خلق کیا ہے۔۔۔ جسے لوگ رب سمجھتے ہیں اس کو پالنے والی ذات میری ہے۔۔۔ جسے لوگ اپنا مالک سمجھتے ہیں اس کا امیر میں ہوں۔۔۔ جسے لوگ خدا سمجھتے ہیں وہ میرے غلاموں جیسا ہے۔۔۔ جسے لوگ مسجود سمجھتے ہیں وہ میرے آگے جھکتا ہے۔۔۔ جسے لوگ قادرِ مطلق سمجھتے ہیں وہ میرے حکم کا طالع ہے۔۔۔ میں عالمین اور عالمین میں موجود ہر شے کو پیدا کرنے والا ہوں۔۔۔ میں اول و آخر کا پروردگار ہوں۔۔۔ میں قیامت کو خلق کرنے والا ہوں۔۔۔ میں عالمین میں رزق بانٹا ہوں۔۔۔ میں ہی موت اور حیات کا حاکم ہوں۔۔۔ میں ہی جنت و جہنم عطا کرنے والا ہوں۔۔۔ میں کائنات کا نظام چلاتا ہوں۔۔۔ میں ہر شے پر قدرت رکھتا ہوں۔۔۔ (حوالہ: کتاب احکام علویہ، صفحہ ۸۸)

” عبادت و ذکر علی (جل جلالہ) “

خالقِ عالمین ربِ الٰہ اربابِ معبودِ اعظم مولا علیؑ جل جلالہ نے فرمایا میرے اسم کا ورد کرنا مومنوں کی عبادت ہے۔۔۔ میرے ذکر کے بغیر کوئی عبادت مکمل نہیں ہے۔۔۔ جس عبادت میں میرا ذکر شامل نہ ہو وہ عبادت باطل ہے۔۔۔ خود عبادت میرا ذکر کر کے عبادت کا درجہ حاصل کرتی ہے۔۔۔ میرا ذکر کرنا اور میرے اسم کا ورد کرنا عبادت کی عبادت ہے۔۔۔ (حوالہ: کتاب احکام علویہ، صفحہ ۶۹)

” حقیقتِ عقل اور فضائل مولا علی (جل جلالہ) “

خالقِ عالمین ربِ الٰہ اربابِ معبودِ اعظم مولا علیؑ جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا مخلوق کی عقل کبھی میری حقیقت اور میرے فضائل کو نہیں سمجھ سکتی۔۔۔ میری حقیقت اور میرے فضائل عقلوں میں نہیں ماسکتے۔۔۔ مخلوق کی عقل جب اپنی معراج پر پہنچتی ہے تو خود کو میرے فضائل کے سامنے حقیر و کمتر پاتی ہے۔۔۔ عقل جب اپنے عروج کو پہنچتی ہے تو میرے فضائل کو دیکھ کر حیران رہ جاتی ہے اور یہ حیرانی ہی عقل کی انتہا ہے۔۔۔ (حوالہ: کتاب اسرار و تخلیق، صفحہ ۸)

” حقیقتِ موت و حیات “

خالقِ عالمین ربِ الٰہ اربابِ معبودِ اعظم مولا علیؑ جل جلالہ نے فرمایا میں موت اور حیات کا خالق ہوں۔۔۔ میں وہ ہوں جس نے موت اور حیات جو زندگی بخشی۔۔۔ میں وہ ہوں جس نے کائنات کے آغاز سے موت کو حیات پر فتح کیا اور حیدر ہی موت حیات پر غالب رہی۔۔۔ لیکن بہت جلد وہ زمانہ بھی آئے گا جب میں حیات کو موت پر فتح یاب کر دوں گا اور حیات موت پر غلبہ حاصل کر لے گی۔۔۔ میں موت کو ہلاک کر دوں گا اور مخلوقات سمجھیں گی کہ یہ موت کہاں گئی اور آتی کیوں نہیں۔۔۔ مگر تب موت غارت ہو چکی ہوگی اور کسی کو نہیں ملے گی۔۔۔ (حوالہ: اسرار و تخلیق، صفحہ ۵۵)

شانِ سکینہ بنت الحسین جل جلالہ جل شانہ

حضرت ابوبصیرؓ نے مولانا امام جعفر صادقؑ جل جلالہ جل شانہ سے جناب سکینہ بنت الحسینؑ جل جلالہ جل شانہ کی شانِ بزرگی کے بارے میں دریافت کیا تو مولانا صادقؑ جل جلالہ نے فرمایا۔۔۔ جناب سکینہ بنت الحسینؑ جل جلالہ جل شانہ عالمین کی حاکم ہیں۔۔۔ محققین کی صلوٰۃ ہیں۔۔۔ موحدین کا دین ہیں۔۔۔ سالکین کی رہبر ہیں۔۔۔ عارفین کا قرآن ہیں معلمین کی عالم ہیں۔۔۔ متقین کی سردار ہیں۔۔۔ کاملین کی آقا ہیں۔۔۔ کعبے کی سجدہ گاہ ہیں۔۔۔ اللہ کا نزول ہیں۔۔۔ امامت کا ظہور ہیں۔۔۔ نبیوں کی نبوت ہیں۔۔۔ رسولؐ کی معراج ہیں۔۔۔ جناب فاطمہ الزہراءؑ کی صدا ہیں۔۔۔ مولاعلیؑ کی شان ہیں۔۔۔ مولاحسنؑ کی پہچان ہیں۔۔۔ مولاحسینؑ کی جان ہیں۔۔۔ مولازین العابدینؑ کی عبادت ہیں۔۔۔ مولامحمد باقرؑ کی عزت ہیں۔۔۔ مولاجعفر صادقؑ کی تبلیغ ہیں۔۔۔ مولاموسیٰ کاظمؑ کی ریاضت ہیں۔۔۔ مولاعلی رضاؑ کی فضیلت ہیں۔۔۔ مولاتقیؑ کا تقویٰ ہیں۔۔۔ مولاعلیؑ کا شرف ہیں۔۔۔ مولاحسن عسکریؑ کی رحمت ہیں۔۔۔ مولامحمد مہدیؑ کے امامت ہیں۔۔۔ جناب سیدہ زینبؑ کی زینت ہیں۔۔۔ مولابو الفضل العباسؑ کا ایمان ہیں۔۔۔ جناب سیدہ ام کلثومؑ کی روا ہیں۔۔۔ مولاعلی اصغرؑ کی ندا ہیں۔۔۔ مولاعلی اکبرؑ کی قوت ہیں۔۔۔ مولاقاسمؑ کی لطافت ہیں۔۔۔ تمام معصومینؑ کے لیے باعث سکون و اطمینان ہیں۔۔۔

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام برحق مولانا رضا جل جلالہ نے فرمایا۔۔۔

جناب سیدہ سکینہ جل جلالہ اللہ کی اس گرانقدر نعمت و برکت کا نام ہے جس کو تمام انبیاءؑ کی رہنمائی کے لیے نازل کیا گیا ہے۔۔۔ مگر ان کا مجسم نزول صرف قلب مولاحسین جل جلالہ پر ہوا۔۔۔ اللہ نے مولاحسین جل جلالہ کی دل کی خوشنودی اور تسکین کی خاطر اپنی سب سے گرانقدر نعمت بی بی سکینہ جل جلالہ جل شانہ کو نازل کیا۔۔۔ جناب سکینہ جل جلالہ اللہ کے تمام تر سکون اور امن کی خالق اور ضامن ہیں۔۔۔ دنیا میں جہاں جہاں چین، امن اور سکون دیکھو سمجھ جاؤ وہاں کے رہنے والوں سے بی بی سکینہ جل جلالہ راضی ہیں اور جہاں اشتعال، بے چینی اور اضطراب دیکھو سمجھ جاؤ ان سے جناب سکینہ جل جلالہ ناراض ہیں۔۔۔ (حوالہ: خطبات رضوی جلد ۲، صفحہ ۷۷، طبع مشہد)

کرم جناب سکینہ بنت الحسین جل جلالہ جل شانہ

مولانا امام علی نقیؑ جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا۔۔۔

دریاؤں کے پانی سوکھ جاتے۔۔۔ سمندر خشک ہو جاتے۔۔۔ آسمان سیاہ پڑ جاتا۔۔۔ زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی۔۔۔ آفتیں عالمین کا مقدر بن جاتیں۔۔۔ عذاب کائنات پر واجب ہو جاتے۔۔۔ تمام جاندار بے جان ہو جاتے۔۔۔ مصیبتیں دنیا کا حق بن جاتیں اگر جناب سیدہ سکینہ جل جلالہ جل شانہ ہر وقت، ہر گھڑی، ہر زمانے میں، ہر جگہ کائنات میں موجود نہ ہوتیں۔۔۔ جناب سکینہ جل جلالہ جل شانہ کی وجہ سے حیات زندہ ہے۔۔۔ (حوالہ کتاب سکینہ بنت الحسین، صفحہ ۴۶)

پانی کی فضیلت

مولانا امام علی رضا جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا۔۔۔

اے مومنوں پانی بیوقوف جناب سکینہ جل جلالہ کا شکر ادا کیا کرو۔۔۔ یہ پانی جناب سکینہ جل جلالہ کی خلق کردہ مخلوق ہے۔۔۔ پانی جناب سکینہ جل جلالہ کے نعلین پاک کی خاک سے خلق ہوا ہے اور اسی نعلین پاک کے صدقے میں آج بھی جاری ہے۔۔۔ پانی جناب سکینہ جل جلالہ کی عطا کردہ عظیم ترین نعمت ہے۔۔۔ مخلوق کی زندگی کا سبب پانی نہیں ہے بلکہ مخلوق کی زندگی کا سبب جناب جناب سکینہ جل جلالہ جل شانہ کی نعلین پاک کا صدقہ ہے۔۔۔ جناب سکینہ جل جلالہ کی نعلین پاک کی خاک نے تمام مخلوقات کو زندہ رکھا ہوا ہے۔۔۔ (حوالہ کتاب سکینہ بنت الحسین، صفحہ ۵۸)

جناب سکینہ جل جلالہ جل شانہ باعث سکونِ عالمین مولا امام محمد باقر جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا۔۔۔

سکون، چین، اطمینان اور آرام کی پروردگار جناب سیدہ سکینہ جل جلالہ جل شانہ ہیں۔۔۔ عالمین میں جس کو سکون میسر ہے وہ جناب سکینہ جل جلالہ کی وجہ سے ہے۔۔۔ عالمین میں اگر کوئی چین سے رہ رہا ہے تو جناب سکینہ جل جلالہ کے صدقے میں رہ رہا ہے۔۔۔ عالمین میں اگر کسی کا نفس مطمئن ہو گیا ہے تو وہ جناب سکینہ جل جلالہ کی عطا سے ہے۔۔۔ عالمین میں اگر کسی کو آرام نصیب ہوا ہے تو جناب سیدہ سکینہ جل جلالہ جل شانہ کے سبب سے ہوا ہے۔۔۔ (حوالہ کتاب: سکینہ بنت الحسین، صفحہ ۶۲)

سلطانِ کائنات مولا امام علی رضا جل جلالہ جل شانہ

حضرت اباحت روایت کرتے ہیں کہ میرے آقا و مولا امام علی رضا جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا میں سارے عالمین کا سلطان اُحد ہوں۔۔۔ سب جہانوں پر میری حکومت قائم ہے۔۔۔ میں وہ بادشاہ ہوں جس کی اطاعت تمام مخلوق پر واجب ہے۔۔۔ میں ایسا سلطان ہوں جس کی اطاعت خود خدا بھی کرتا ہے۔۔۔ میں وہ حاکم ہوں جس کا حکم ماننا تمام موجودات پر فرض ہے۔۔۔ ساری کائنات اللہ کو راضی کرنے میں مصروف ہے مگر اللہ صرف مجھے راضی کرنے کے لیے کوشاں رہتا ہے۔۔۔ اور میں جلدی راضی ہونے والا ہوں۔۔۔ زمین سے آسمان تک صرف میری بادشاہی قائم ہے۔۔۔ میری سلطنت اعلیٰ کی کوئی حد نہیں میں لامحدود سلطنتوں کا مالک واحد ہوں۔۔۔ تم جہاں تک دیکھ سکتے ہو وہاں میری حکومت ہے۔۔۔ تم جہاں تک سوچتے ہو وہاں میری حکومت ہے۔۔۔ جہاں تمہاری سوچیں دم توڑ دیتی ہیں وہاں سے بھی آگے میری حکومت ہے۔۔۔ فرش پر میری حکومت ہے۔۔۔ عرش پر میری حکومت ہے۔۔۔ گری پر میری حکومت قائم ہے۔۔۔ سدرہ پر میری حکومت ہے۔۔۔ جنت پر میری حکومت ہے۔۔۔ جہنم پر میری حکومت ہے۔۔۔ روز قیامت پر میری حکومت ہے۔۔۔ آسمانوں پر میری حکومت ہے۔۔۔ زمین پر میری حکومت ہے۔۔۔ سمندروں کی سطح پر میری حکومت ہے۔۔۔ سمندروں کے اندر میری حکومت ہے۔۔۔ اونچی پہاڑیوں پر میری حکومت ہے۔۔۔ تپتے ریگستانوں پر میری حکومت ہے۔۔۔ بلند و بالا درختوں پر میری حکومت ہے۔۔۔ لہلاقی فصلوں پر میری حکومت ہے۔۔۔ برقی بارشوں پر میری حکومت ہے۔۔۔ چمکتے ستاروں پر میری حکومت ہے۔۔۔ روشن چاند پر میری حکومت ہے۔۔۔ آگ اگلنے سورج پر میری حکومت ہے۔۔۔ چاند اروں پر میری حکومت ہے۔۔۔ بے جانوں پر میری حکومت ہے۔۔۔ زندوں پر میری حکومت ہے۔۔۔ مردوں پر میری حکومت ہے۔۔۔ انسانوں پر میری حکومت ہے۔۔۔ چرند پرند پر میری حکومت ہے۔۔۔ تقسیم ہوتے ہوئے رزق پر میری حکومت ہے۔۔۔ پیاس بجاتے آب پر میری حکومت ہے۔۔۔ موت پر میری حکومت ہے۔۔۔ حیات پر میری حکومت ہے۔۔۔ جسموں پر میری حکومت ہے۔۔۔ روحوں پر میری حکومت ہے۔۔۔ بشر پر میری حکومت ہے۔۔۔ انوار پر میری حکومت ہے۔۔۔ علم پر میری حکومت ہے۔۔۔ حکمت پر میری حکومت ہے۔۔۔ فرشتوں پر میری حکومت ہے۔۔۔ جنات پر میری حکومت ہے۔۔۔ تنیوں پر میری حکومت ہے۔۔۔ نبیوں پر میری حکومت ہے۔۔۔ عبادت پر میری حکومت ہے۔۔۔ عبادت گزاروں پر میری حکومت ہے۔۔۔ مشرق پر میری حکومت ہے۔۔۔ مغرب پر میری حکومت ہے۔۔۔ شمال پر میری حکومت ہے۔۔۔ جنوب پر میری حکومت ہے۔۔۔ جہاں جہاں جو جو کچھ ہے اس پر میری حکومت ہے۔۔۔ میں جب چاہتا ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔۔۔ میں جس کو چاہتا ہوں اس کو دے دیتا ہوں۔۔۔ جس سے چاہتا ہوں لے لے تا ہوں۔۔۔ میں جس کو دے دوں اس سے کوئی طاقت لے نہیں سکتی۔۔۔ اور جس سے میں لے لوں اس کو کوئی طاقت دے نہیں سکتی۔۔۔ میں غریبوں کا مولف ہوں۔۔۔ یتیموں کا مددگار ہوں۔۔۔ مغلسوں کا حاجت روا ہوں۔۔۔ ناداروں کا آقا ہوں۔۔۔ میں دولت مندوں کے محلوں کو زمین بوس کرنے والا ہوں۔۔۔ میں ظالم ثروت مندوں کو جہنم میں بھیجنے والا ہوں۔۔۔ میں دنیا کے تمام فساد و ساختہ غاصب حکمرانوں پر غنقریب بدترین عذاب نازل کروں گا اور پھر کوئی غاصب باقی نہیں رہے گا۔۔۔ (حوالہ کتاب: مناقب رضوی، صفحہ ۲۸)

حرمِ مطہر و پورِ نورِ امام علی رضا جل جلالہ جل شانہ میں ہونے والے چند معجزات

تمام اہل علم واقف ہیں کہ حرمِ مطہر امام رضا جل جلالہ علوم و انوار الہی کا مرکز اور معدن ہے۔۔۔ اس بارگاہ عالی میں معجزات ہونا معمول کی بات ہے۔۔۔ اہلبیان مشہد مقدس کے ایک اندازے کے مطابق حرمِ امام علی رضا جل جلالہ میں ایک ہفتے میں ۱۰۰۰ سے اوپر ایسے معجزات ہوتے ہیں جن کا مشاہدہ انسانوں کی آنکھ کر پاتی ہے اور ایسے معجزات جن کو انسانی آنکھ دیکھنے سے قاصر ہے ان کی تعداد کا شمار ممکن نہیں۔۔۔ روضۂ امام رضا جل جلالہ میں ہر طرح کے مریض کو چند لمحات میں شفا یاب ہوتے دیکھا گیا ہے۔۔۔ مولا علی رضا جل جلالہ کی نورانی بارگاہ میں بکھاریوں کو چند دقیقوں میں ثروت مند ہوتے ہوئے دنیا دیکھ رہی ہے۔۔۔ مشکلوں اور پریشانیوں میں بری طرح گھرے ہوئے لوگ

روضہ امام میں آتے ہیں اور پلک جھپکتے میں مشکلات اور پریشانیوں سے نجات پاتے ہیں۔۔۔ مولا امام رضا جل جلالہ کی سخاوتِ اعلیٰ کا مزاج کچھ ایسا ہے کہ ان کے در پر آنے والوں کے لیے دین و مذہب کی کوئی قید نہیں ہے۔۔۔ وہاں پر رنگ و نسل کی کوئی قید نہیں۔۔۔ وہاں قوم و زبان کی کوئی قید نہیں۔۔۔ بس نیت صاف ہونی چاہیے۔۔۔ مولا امام رضا جل جلالہ کسی کو اپنی بارگاہِ اعلیٰ سے مایوس نہیں لوٹنے دیتے۔۔۔ بارگاہِ مولا امام رضا جل جلالہ میں عطا ہی عطا ہے۔۔۔ روضہ مولا امام رضا جل جلالہ شانہ میں ہونے والے چند ایسے معجزات کا ذکر میں یہاں پر کر رہا ہوں جو مشہد مقدس میں مشہور و معروف ہیں اور یہ معجزات ہزاروں افراد کی موجودگی میں حرمِ پاکِ امام علی رضا جل جلالہ میں ہوئے ہیں۔۔۔

شہر سمنان سے ایک ناگھوں سے معذور شخص مشہد مقدس میں آیا اور امام علی رضا جل جلالہ جل شانہ کی زیارت کرنے حرمِ امام میں گیا۔۔۔ حرمِ امام رضا جل جلالہ میں پہنچے معذور مومن نے حرم کے ایک خدام سے پوچھا کہ اے خدام میں امام رضا سے ملنا چاہتا ہوں مجھے بتاؤ کہ امام علی رضا جل جلالہ کہاں ہیں۔۔۔ خدام نے اس شخص کی بات پر حیران ہوتے ہوئے کھا کہ تم کو امام رضا جل جلالہ سے کیا کام ہے۔۔۔؟؟ معذور شخص نے کھا کہ میرے پاس ناگھیں نہیں ہیں مجھے امام رضا جل جلالہ سے اپنے لیے فی ناگھیں لینی ہیں۔۔۔ خدام نے معذور شخص کو پاگل سمجھا اور اس کی بات کو مذاق میں مالتے ہوئے کہا کہ سامنے جو سب سے بڑا مینار ہے اس کے اوپر امام رضا جل جلالہ تشریف فرما ہیں۔۔۔ ملنا چاہتے ہو تو مینار کے اوپر چلے جاؤ۔۔۔ ناگھوں سے معذور مومن نے خدام کا شکریہ ادا کیا اور مینار کی طرف بڑھا۔۔۔ مینار بہت اونچا ہے اور بیروں سے معذور مومن کے لیے پسا کھینوں کو سہارے اس کی سیڑھیوں پر چڑھنا بہت دشوار تھا مومن ایک سیڑھی چڑھا اور گریہ کرتے ہوئے کہا کہ یا امام رضا جل جلالہ میں اتنی دور سے آپ کی بارگاہ میں آیا ہوں اپنا بیچ بھونٹا اور آپ سے ملنے کیسے آؤں۔۔۔؟؟ مومن کا یہ کہنا تھا کہ مینار کے اوپر سے ایک آواز آئی کہ اے احمد تم اوپر آنے کی تکلیف نہ کرو ہم تم سے ملنے خود نیچے آ رہے ہیں۔۔۔ معذور مومن نے اپنا نام سنا تو چونک کر پوچھا کہ آپ کون ہیں اور میرا نام کیسے جانتے ہیں۔۔۔؟؟ پھر آواز آئی کہ احمد تم ہم سے ملنے اتنی دور سے آئے ہو اور ہم کو نہیں پہچان رہے۔۔۔ مومن نے یہ سنا اور لڑکھڑا کر گرنے لگا تو اسے کسی نور نے تمام لیا اور کہا اے احمد تم جو چاہتے تھے وہ تم کو ہم نے دے دیا ہے۔ اب جاؤ اور جاتے ہوئے اسی خدام سے ملو اور کہو کہ امام رضا جل جلالہ نے فرمایا ہے کہ میرے غلاموں کو میرے عاشقوں کو پریشان نہ کیا کرو۔۔۔ مومن چند لمحوں کے لیے بے ہوش ہو گیا اور جب اسے ہوش آیا تو اس نے آواز سنی کے جاوا احمد اپنے بیروں پر چل کر جاؤ۔۔۔ مومن اٹھا چو کھڑے درامام رضا جل جلالہ پر سجدہ کیا اور سرورِ عشق میں جھومتا ہوا خدام کے پاس گیا خدام مومن کو دیکھ کر حیران ہو گیا اور اس نے کہا اے شخص تم تو معذور تھے تمہارے پاس ناگھیں کہاں سے آئیں۔۔۔؟؟ مومن نے خدام سے کہا کہ تمہارا شکر یہ تم نے مجھے صحیح جگہ بھیج دیا۔۔۔ میں امام سے مل لیا اور اپنے لیے فی ناگھیں لے لیں اور امام رضا نے تمہارے لیے ایک پیغام بھیجا ہے کہ اے خدام میرے غلاموں اور عاشقوں کو پریشان نہ کیا کرو۔۔۔ خدام نے یہ بات سنی تو مومن کے بیروں میں گر گیا اور معافیاں مانگنے لگا۔۔۔ مومن نے کھا جاؤ معافی میرے امام سے مانگو وہ عطا کرنے والے ہیں وہ تجھے بھی مایوس نہیں کریں گے۔۔۔

ایک اور واقعہ بھی پیش خدمت ہے۔۔۔ ایک یہودی عورت تھی جس کے بیٹے کو بلڈ کیفر تھا۔۔۔ اس نے تمام دنیا کے ڈاکٹروں سے اپنے بیٹے کا علاج کروایا مگر کچھ حاصل نہ ہوا اور تمام ڈاکٹروں نے اس کے بیٹے کو جواب دے دیا اور بتایا کہ تیرا بیٹا بس چند دن کا مہمان ہے اس کو گھر لے جاؤ۔۔۔ یہودی عورت مایوس ہو کر واپس جانے کے لیے روانہ ہوئی۔ عورت ترکی کی رہنے والی تھی اور وئی میں بیٹے کا علاج کروا رہی تھی۔ اتفاق سے ترکی واپسی کے لیے یہودی عورت اور اس کے بیٹے کو جس جہاز کی ٹکٹ ملی اس کو تہران سے ہوتے ہوئے ترکی جانا تھا اور چند گھنٹے تہران میں قیام بھی کرنا تھا۔ یہودی عورت اور اس کا بیٹا بیٹا تہران ایر پورٹ پہنچتے ہیں تو یہودی عورت کو ایر پورٹ پر اپنی ایک پرانی دوست ملتی ہے۔ یہودی عورت اپنے بیٹے کی بیماری کی تمام روداد اپنی دوست کو سناتی ہے۔ یہودی عورت کی دوست تمام روداد سننے کے بعد یہودی عورت سے کہتی ہے کہ بھلے تمہیں تمام ڈاکٹروں نے جواب دے دیا ہو مگر ہمارے ایران میں مشہد میں ایک ایسا ڈاکٹر ہے جس کے پاس ہر بیماری کا علاج ہے اور وہ کسی کو مایوس نہیں کرتا۔۔۔ یہودی عورت خوش ہو کر پوچھتی ہے کہ وہ ڈاکٹر کون ہے مجھے اس سے ملاؤ۔ اس کی دوست کہتی ہے کہ وہ حاجت روا ہمارے امام علی رضا جل جلالہ ہیں ان کے در پر ہر بیماری کا علاج ہے ہر مشکل کا حل ہے تم ان کے در پر جاؤ وہی تمہاری حاجت روائی کریں گے۔۔۔ یہودی عورت کہتی ہے کہ ہم تو یہودی ہیں نا اور امام رضا تو شیعوں کے مسلمانوں کے مولا اور امام ہیں وہ بھلا ہمارا کام کیوں کریں گے۔ ایسے میں یہودی عورت کے بیٹے کو نیند آتی ہے خواب میں وہ روضہ امام رضا جل جلالہ کی زیارت کرتا ہے اور وہاں سے ایک آواز آتی ہے کہ اے پیارے شخص ہمارے پاس آ جا ہمارے پاس آ جا ہم تم کو ٹھیک کریں گے اور اپنی ماں سے کھ دے کہ ہم صرف شیعوں یا مسلمانوں کے مولا و امام نہیں ہیں ہمارے در سے کوئی خالی ہاتھ نہیں جاتا۔۔۔ ہم سے جو کوئی مانگے گا اسے ملے گا۔ یہودی عورت کا بیٹا خواب سے جاگتا ہے اور اپنی ماں سے کہتا ہے

کہ چلو مشہد چلو مجھے امام رضا جل جلالہ ہی ٹھیک کریں گے۔۔۔ یہودی عورت نے منع کیا تو لڑکے نے خواب کی ساری رو داؤ سنائی۔۔۔ یہ سن کر یہودی عورت رونے لگی اور امام سے معافی مانگنے لگی۔۔۔ یہودی عورت اپنے پیار بیٹے کو لے کر مشہد جاتی ہے اور امام علی رضا جل جلالہ جل شانہ کے حرم پاک میں حاضر ہوتی ہے اور اپنے بیٹے کو در امام رضا جل جلالہ کی چوکھٹ پر ڈال دیتی ہے اور گریہ کرتے ہوئے کہتی ہے کہ یا امام آپ کسی کو مایوس نہیں کرتے آپ تو سب کی سنتے ہیں۔۔۔ آپ تو اپنوں کی بھی سنتے ہیں اور پرائیوں کی بھی سنتے ہیں۔۔۔ ہم پر بھی اپنا کرم فرمائیں اور میرے اس اکلوتے بیٹے کو مجھے دوبارہ عنایت کر دیں۔۔۔ ایسے میں یہودی عورت کے بیٹے کی حالت بگڑنے لگتی ہے اور سانس بند ہو جاتی ہے۔۔۔ یہودی عورت رونے لگتی ہے وہ سمجھتی ہے کہ اس کا بیٹا مر گیا ہے۔۔۔ ایسے میں وہاں اور لوگ بھی جمع ہو جاتے ہیں سب تصدیق کرتے ہیں کہ بچہ مر گیا ہے سب عورت کو تسلیاں دینا شروع کر دیتے ہیں چند لمحے یہ صورتحال جاری رہتی ہے اور ایک دم یہودی عورت کا بیٹا اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے۔۔۔ روضہ امام کی طرف رخ کر کے سلام پیش کرتا ہے اور سجدہ کرتا ہے۔۔۔ پھر ماں سے کہتا ہے کہ چلو ماں میں ٹھیک ہو گیا ہوں مجھے میرے مولائے ٹھیک کر دیا ہے۔۔۔ یہودی عورت یہ تمام صورتحال دیکھ کر خوشی اور حیرت سے عجیب و غریب کیفیت میں امام کے روضہ کا طواف کرنے لگتی ہے کلمہ پڑھتی جاتی اور امام پر درود و سلام بھیجنے لگتی ہے۔۔۔ وہ یہودی عورت اور اس کا بیٹا شیعہ ہو گئے اور جب ڈاکٹروں نے دوبارہ اس لڑکے کا چیک اپ کیا تو حیران رہ گئے اور کہا کہ اس لڑکے کو سرے سے اب کوئی بیماری ہے ہی نہیں یہ تو صرف معجزہ ہے۔۔۔ اس واقعہ کے بعد وہ عورت اور اس کا بیٹا مشہد مقدس میں ہی سکونت اختیار کر لیتے ہیں اور آج تک زندہ ہیں۔۔۔

مناقبِ مولانا امام رضا جل جلالہ

آیت العظمیٰ رہبر معظم امام برحق مولانا حسن عسکری جل جلالہ نے مولانا امام علی رضا جل جلالہ کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا مولانا امام رضا جل جلالہ کی ذات اللہ کی شان کریبی کا نمونہ ہے۔ خدا کی تمام تر رحمانیت، کریبی اور شفقت کا محور اور مظہر امام رضا جل جلالہ کی ذات ہے۔ اللہ کی تمام تر سلطنتوں کے سلطان واحد کا نام رضا ہے۔۔۔ مولانا امام رضا جل جلالہ تمام جہانوں کے شہنشاہ اعظم ہیں۔۔۔ کلیات میں جو بھی مخلوقات ہماری ولایت پر قائم ہیں ان کی شفاعت کے ضامن مولانا رضا جل جلالہ ہیں۔۔۔ مولانا امام رضا جل جلالہ کی رضائی و راصل اللہ کی رضا ہے۔۔۔ (حوالہ کتاب: ضامن اعلیٰ، صفحہ ۹۹، طبع مشہد)

روضہ امام علی رضا جل جلالہ کی عظمت

آیت اللہ العظمیٰ امام حق مولانا محمد تقی جل جلالہ نے اپنے پدر بزرگوار مولانا امام علی رضا جل جلالہ کے روضہ طہر کے فضائل بیان کرتے ہوئے فرمایا مولانا رضا جل جلالہ کا روضہ انوار الہی کے سجدے کا مقام ہے۔۔۔ حرم مطہر امام رضا جل جلالہ کی چوکھٹ اہل ایمان کی سجدہ گاہ ہے۔۔۔ یہ وہ اکبر و مطہر بارگاہ ہے جس کے آگے کعبہ بھی سر جھکا تا ہے۔۔۔ یہی وہ در ہے جہاں سے کوئی نا امید واپس نہیں جاتا۔۔۔ حرم پاک امام میں روزانہ لاتعداد فرشتے، انبیاء اور اولیاء حاضر ہوتے ہیں امام کو سلام پیش کرتے ہیں ان کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوتے ہیں اور اپنی مرادیں حاصل کرتے ہیں۔۔۔ (حوالہ کتاب: مناقب رضوی، صفحہ ۹۰)

خالقِ معجزات

صحابی امام رضا جل جلالہ حضرت خواجہ مراد وایت کرتے ہیں کہ امام علی رضا جل جلالہ نے فرمایا ازل سے ابد تک کلیات میں ہونے والے تمام معجزات کا خالق میں ہوں۔۔۔ جس جس نے جہاں جہاں کسی معجزے کا مظاہرہ کیا ہے وہ میری ہی وجہ سے کیا ہے۔۔۔ میں ہر معجزے کا ایجاد کرنے والا ہوں معجزات میرے عہد ہیں اور میں معجزات کا معبود ہوں۔۔۔ ہر معجزہ میرے امر سے ظہور پاتا ہے۔۔۔ میں جسے چاہتا ہوں معجزات سے نوازا دیتا ہوں۔۔۔ (حوالہ کتاب: مناقب رضوی، صفحہ ۷۰)

شانِ مولا امام علی رضا جل جلالہ

حضرت اباصطفیٰ نے مولا رضا جل جلالہ کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا میں نے ایک بار مولا امام رضا جل جلالہ کی خدمت میں عرض کیا مولا مجھے اپنی کسی ایسی فضیلت سے آگاہ کریں جس سے میں ناواقف ہوں۔ مولا امام علی رضا جل جلالہ نے فرمایا میں اللہ کا عظیم اور عزیز ترین راز ہوں۔ میں فرش اور عرش کا حاکم ہوں اور ہر چیز پر قادر ہوں۔ میں وہ ہوں جس کے امر سے کائنات حرکت کرتی ہے۔۔۔ (حوالہ کتاب: فضائل رضوی، صفحہ ۱۶)

ابو لاسلام

آیت العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا موسیٰ کاظم جل جلالہ نے ایک مجلس میں جناب ابوطالب جل جلالہ کی شان اعظم بیان کرتے ہوئے فرمایا۔۔۔ ابوطالب وہ ہیں جنہوں نے اللہ اور اس کے انبیاء پر اور دین حق پر احسان فرمایا۔۔۔ ابوطالب کے احسانات کی وجہ سے آج دین حق قائم ہے۔۔۔ اسلام نے ابوطالب کے در سے بھیک پائی ہے۔۔۔ ابوطالب نے اسلام کو پالا ہے اور پران چڑھا یا ہے۔۔۔ ابوطالب نہ ہوتے تو آج دین اسلام ہلاک ہو چکا ہوتا۔۔۔ ابوطالب نہ ہوتے تو آج اللہ کی شناخت باقی نہ رہتی۔۔۔ ابوطالب وہ ہیں جنہوں نے اللہ کو شناخت عطا فرمائی اور اللہ کی عزت انہی کے دم سے ہے۔۔۔ ابوطالب درحقیقت ابو لاسلام ہیں۔۔۔ (حوالہ: خانوادہ بنی ہاشم واسراہیلی، صفحہ ۷۰)

نبوت جناب ابوطالب جل جلالہ جل شانہ

ایک شخص آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولانا قلی جل جلالہ سے شان جناب ابوطالب جل جلالہ کے بارے میں دریافت کیا تو مولانا قلی جل جلالہ نے فرمایا ابوطالب جل جلالہ نبی تھے برگزیدہ ترین پیغمبروں میں سے تھے۔۔۔ مجزات خداوندی جناب ابوطالب کے محکوم تھے اور علوم الہی ان کے فرمانبردار تھے۔ فرش کے نیچے جو کچھ ہے اس سے بھی ابوطالب واقف تھے اور عرش کے اوپر جو ہے اس سے بھی جناب ابوطالب آشنا تھے۔ علم اور قدرت خدا ان کے حکم کے منتظر رہتے۔۔۔ جو گذر گیا اس کو بھی ابوطالب جانتے تھے اور جو آنے والا ہے اس کی خبر بھی ابوطالب کو تھی۔۔۔۔ (حوالہ: خانوادہ بنی ہاشم واسراہیلی، صفحہ ۳۱۱)

عشق جناب ابوطالب جل جلالہ جل شانہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا جعفر صادق جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا۔۔۔۔ جناب ابوطالب جل جلالہ سے صرف وہی شخص عشق کر سکتا ہے جو طلال زادہ ہو۔ نسل حرام میں سے کوئی شخص محبت ابوطالب نہیں ہو سکتا۔۔۔ جو بھی جناب ابوطالب کا خُبردار ہے صرف وہی حلالی ہے اور جو شخص اپنے دل میں جناب ابوطالب جل جلالہ کی محبت نہیں رکھتا وہ نسل حرام میں سے ہے اور شرکوں سے بدتر ہے۔۔۔ (حوالہ: خانوادہ بنی ہاشم واسراہیلی، صفحہ ۲۷)

سید المجاہدین

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ رسول اللہ جل جلالہ جل شانہ نے جناب ابوطالب جل جلالہ کی شان میں فرمایا۔۔۔۔ ابوطالب مجاہد اعظم ہیں۔۔۔ تمام عالم میں باطل کے خاتمے کے لیے سب سے اعلیٰ جہاد جناب ابوطالب جل جلالہ نے کیا۔۔۔ جناب ابوطالب سید المجاہدین ہیں۔۔۔ جناب ابوطالب جل جلالہ اہل ایمان کے ایمان کے سرپرست ہیں وہی ایمان کی مضبوط بنیاد کے خالق ہیں۔۔۔۔ (حوالہ: خانوادہ بنی ہاشم واسراہیلی، صفحہ ۳۰)

فخرِ مولہ علی جل جلالہ جل شانہ

خالق کائنات، رزاق عالمین، رب ال ارباب مولائے گل امام حق مولائے علی جل جلالہ جل شانہ نے جناب سیدہ زینب جل جلالہ جل شانہ کے ظہور پر نور کے موقع پر فرمایا سیدہ زینب جل جلالہ میری زینت ہیں۔۔۔ زینب جل جلالہ میرا غرور ہیں۔۔۔ جناب سیدہ زینب جل جلالہ میرا فخر ہیں۔۔۔ سیدہ زینب جل جلالہ میرے فضائل ہیں۔۔۔ سیدہ زینب جل جلالہ میرے عجب سبب ہیں۔۔۔ سیدہ زینب جل جلالہ میری ولایت ہیں۔۔۔ سیدہ زینب جل جلالہ میرا ہی نزول ہیں۔۔۔ سیدہ زینب جل جلالہ میرج بڑائی ہیں۔۔۔ سیدہ زینب جل جلالہ یحییٰ پاک کی وحدت کا ظہور ہیں۔۔۔ (حوالہ: کتاب فضائل معصومینؑ زبان معصومینؑ، صفحہ ۸۰)

رب العزا

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولاجن عسکری جل جلالہ جل شانہ نے جناب سیدہ زینب جل جلالہ جل شانہ کے فضائل بیان کرتے ہوئے فرمایا جس ہستی کے سامنے خدا جھکتا ہے وہ ہیں سیدہ زینب جل جلالہ۔۔۔ جن کی خاک پا مخلوق کے لیے عبادت گاہ ہے وہ ہیں سیدہ زینب جل جلالہ۔۔۔ جن کی نعلین پاک پر شہنشاہان عالم سجدہ ریز ہوتے ہیں وہ ہیں سیدہ زینب جل جلالہ۔۔۔ جن کا نام لے کر انبیاء عبادت کرتے ہیں وہ ہیں سیدہ زینب جل جلالہ۔۔۔ معصومینؑ پر جن کی تعظیم کرنا لازم ہے وہ ہیں سیدہ زینب جل جلالہ۔۔۔ تمام امام جن کے احسان مند ہیں وہ ہیں سیدہ زینب جل جلالہ۔۔۔ عزاداری کی رب ہیں سیدہ زینب جل جلالہ۔۔۔ (حوالہ: کتاب سرعزاء، صفحہ ۸۳)

مدد گار حقیقی

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولاجعفر صادق جل جلالہ نے فرمایا جناب سیدہ زینب جل جلالہ جل شانہ اللہ، معصومینؑ، انبیاء اور ملائکہ کی حقیقی مددگار ہیں۔۔۔ اللہ ہمیشہ سے ان سے مدد طلب کرتا رہا۔۔۔ انبیاء اور ملائکہ نے ہر مشکل میں جناب زینب جل جلالہ کو مدد کے لیے پکارا اور انہوں نے ان کی مدد کی۔۔۔ ہم معصومینؑ پوری کائنات کی مدد کرتے ہیں مگر ہماری مددگار جناب سیدہ زینب جل جلالہ جل شانہ ہیں۔۔۔ (حوالہ: کتاب ائق سرخ، صفحہ ۴۸)

مخلوقات جناب سیدہ زینب جل جلالہ جل شانہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولالزین العابدین جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا عظمتوں، بزرگی اور پاک کی خالق جناب سیدہ زینب جل جلالہ جل شانہ ہیں ہر عظیم ہستی کی خالق جناب زینب جل جلالہ ہیں۔۔۔ ہر عظیم مقام کی خالق جناب زینب جل جلالہ ہیں۔۔۔ ہر عظیم وقت کی خالق جناب زینب جل جلالہ ہیں۔۔۔ ہر بزرگ ہستی کی خالق جناب زینب جل جلالہ ہیں۔۔۔ ہر بزرگ مقام کی خالق جناب زینب جل جلالہ ہیں۔۔۔ ہر بزرگ وقت کی خالق جناب زینب جل جلالہ ہیں۔۔۔ ہر پاک وجود کی خالق جناب زینب جل جلالہ ہیں۔۔۔ ہر پاک مقام کی خالق جناب زینب جل جلالہ ہیں۔۔۔ ہر پاک زمانے کی خالق جناب زینب جل جلالہ ہیں۔۔۔ (حوالہ: ائق سرخ، صفحہ ۱۰۵)

مبلغ اعظم کون؟؟

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم جناب سیدہ زینب جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا کسی بھی عمل کی تبلیغ کرنا مومنوں پر فرض نہیں ہے سوائے عزاداری مولاجسین جل جلالہ کے۔۔۔ ہر مومن پر لازم و واجب ہے کہ وہ عزاداری جسین کی زیادہ سے زیادہ تبلیغ کرے اور ہر حالات میں عزاداری کو قائم کرے۔۔۔ ایسا کرنے والا ہی حقیقی مومن ہے اور ہمارا مبلغ اعظم ہے۔۔۔ (حوالہ: کتاب سرعزاء، صفحہ ۷۰)

عظیم برگزیدہ مومن عورت کون؟

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم جناب زینب جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا عظیم برگزیدہ مومن عورت وہ ہے جو ہر مقام پر ہر وقت سرعام عزاداری سید الشہد امولاحسین جل جلالہ قائم کرے اور اس کی ترویج و تبلیغ کرے۔۔۔ جو عورت عزاداری حسین سے دور ہے وہ مومن اور پا کدامن نہیں ہے۔۔۔ (حوالہ: کتاب بر عزاء صفحہ ۲۰)

پروردگارِ عزا

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولامحمد باقر جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا عزاداری سید الشہد امام حسین جل جلالہ کی بانی اور خالق جناب سیدہ زینب جل جلالہ ہیں۔۔۔ سیدہ زینب جل جلالہ عزاداری کی پروردگار اور وراثت ہیں۔۔۔ (حوالہ: کتاب بر عزاء صفحہ ۴۶)

مولیٰ علی جل جلالہ کا ہاتھ

جناب فضہ صلوات اللہ علیہا جناب سیدہ زینب جل جلالہ جل شانہ سے روایت کرتی ہیں کہ جناب زینب جل جلالہ نے فرمایا کہ کائنات کی ساری طاقتیں مولیٰ علی جل جلالہ کے ہاتھ میں ہیں۔۔۔ کائنات کا تمام علم مولیٰ علی جل جلالہ کے ہاتھ میں ہے۔۔۔ عالمین کا سارا نظام مولیٰ علی جل جلالہ کے ہاتھ میں ہے۔۔۔ زمین کی وسعتیں مولیٰ علی جل جلالہ کے ہاتھ میں ہے۔۔۔ آسمانوں کی بلندی مولیٰ علی جل جلالہ کے ہاتھ میں ہے۔۔۔ مخلوقات کی زندگی مولیٰ علی جل جلالہ کے ہاتھ میں ہے۔۔۔ مخلوقات کی موت مولیٰ علی جل جلالہ کے ہاتھ میں ہے۔۔۔ سارے جہاں کا رزق مولیٰ علی جل جلالہ کے ہاتھ میں ہے۔۔۔ جہنم و جنت مولیٰ علی جل جلالہ کے ہاتھ میں ہے۔۔۔ خدا اور اس کے ملائکہ مولیٰ علی جل جلالہ کے ہاتھ میں ہیں اور وہ مولیٰ علی جل جلالہ کا ہاتھ میں زینب بنت علی ہوں۔۔۔ (حوالہ: کتاب بہایولایت، صفحہ ۷)

آل زینب جل جلالہ

حضرت ابوبصیرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک روز دیکھا کہ امام جعفر صادق جل جلالہ کربلا کی طرف رخ کیے ہوئے ہیں اور کھڑے ہیں کہ آل زینبؓ تم پر سلام، آل زینبؓ تم صد اسلامت رہو۔۔۔ میں نے مولیٰ علی سے پوچھا کہ یا مولیٰ آل زینبؓ کون ہیں جن پر آپ سلام کر رہے ہیں اور ان کی سلامتی کے لیے دعا کر رہے ہیں؟ مولیٰ صادقؓ نے فرمایا آل زینب دراصل عزاداری حسینؑ ہے۔۔۔ جناب بی بی زینب جل جلالہ عزاداری کی ماں ہیں۔۔۔ بی بی زینب جل جلالہ نے عزاداری کو خلق کیا اس کی پرورش کی اس کو پالا اس کی نگہداشت کی اس کو رزق فراہم کیا اور اسے قائم رکھا ہوا ہے۔۔۔ بی بی زینب جل جلالہ خالق عزاداری حسینؑ بھی ہیں۔۔۔ پروردگار عزاداری حسینؑ بھی ہیں۔۔۔ رازق عزاداری حسینؑ بھی ہیں۔۔۔ ضامن عزاداری حسینؑ بھی ہیں۔۔۔ رب عزاداری حسینؑ بھی ہیں۔۔۔ (حوالہ: مقتل ابوبصیر صفحہ ۱۰۵۰)

مناقب آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم سیدہ بی بی زینب جل جلالہ جل شانہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولامحمد باقر جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا۔۔۔

وین الہی پر سب سے زیادہ احسان کرنے والی ہستی جناب سیدہ بی بی زینب جل جلالہ جل شانہ کی ہے۔۔۔ اللہ کا دین اگر آج جہاں میں سلامت ہے تو وہ کربلا کی وجہ سے ہے اور اگر کربلا زندہ ہے تو بی بی زینب جل جلالہ کی وجہ سے۔۔۔ اگر بی بی زینب جل جلالہ نہ ہوتیں تو نہ ہی آج جہاں میں کربلا زندہ ہوتی نہ ہی آج اسلام کا وجود باقی ہوتا۔۔۔ آج اسلام صرف بی بی زینب جل جلالہ کی تعالین مبارک کے صدقے میں زندہ ہے۔۔۔ آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولیٰ علی نقی جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا۔۔۔

حضرت زینب جل جلالہ ہماری رازق ہیں۔ حضرت زینب جل جلالہ نے ہمیں رزق عزاواری سے نوازا ہے۔ جناب زینب جل جلالہ بے شک خالق عزاواری ہیں۔۔

جناب سیدہ بی بی زینب جل جلالہ کا شانہ کا عیسائیوں اور مسلمانوں سے خطاب

سیران کر بلا کا قافلہ جب کر بلا سے شام کی طرف روانہ ہوا تو راستے میں ۳۵ شہر اور بستیوں آئیں ان میں سے ۳۴ بستیوں مسلمانوں کی تھیں اور ایک بستی عیسائیوں کی تھی جب ۳۴ مسلمان بستیوں سے اسیران کر بلا کا قافلہ گزرا تو تمام مسلمانوں نے اہل بیت پر سنگ باری کی ان شان میں گستاخیاں کیں اور مختلف انداز میں ناموس رسالت کو ذیت پہنچائی۔۔ مگر جب عیسائی بستی میں اسیران کر بلا کا قافلہ داخل ہوا تو کوئی اہل بیت پر پتھر مارنے نہیں آیا نہ ہی تماشا بین اکٹھے ہوئے۔ شمر لعین اس صورتحال سے حیران ہو کر بولا کیا اس شہر میں کوئی انسان نہیں رہتا۔۔؟ جب معلومات کرائی گئیں تو پتہ چلا کہ یہ ایک عیسائی بستی ہے وہاں کے سب سے بڑے پادری کو ہاں بلایا گیا۔۔ شمر نے کہا اے پادری تم لوگ بھی ہمارے باغیوں کا تماشا دیکھو تم بھی ان پر پتھر برسائو تم کیوں پیچھے رہتے ہو۔؟ پادری نے کہا نہیں ہم ان ہستیوں پر پتھر نہیں برسائے نہ ان کی تزیینت کر سکتے ہیں۔۔ یہ بہت ہی بزرگ و عظیم شخصیات ہیں ہم ان کی شان میں گستاخی نہیں کر سکتے۔۔ یہ وہی شخصیات ہیں جن کی عظمت کو تسلیم کر کر ہمارے بزرگ مباحلہ کہ موقع پر سجدہ ریز ہوئے تھے۔۔ مباحلہ پر ہمارے بزرگوں کو ان کی عظمت کا ادراک ہوا تھا، ہم ہمیشہ ان ہستیوں کا احترام کرتے رہیں گے۔۔

شمر لعین نے کہا کہ اگر میں تم لوگوں کو مال و دولت سے نواز دوں اور تمہاری بستی کے لوگوں کے گھروں میں تمہاری خواہش کے مطابق مال و دولت پہنچا دوں تو تب ہی کیا تم لوگ ان لوگوں کی تذلیل نہیں کرو گے۔۔؟ عیسائی پادری نے کہا تم مسلمانوں کو شرم آنی چاہیے اپنے نبی کی ناموس کی شان میں گستاخی کرتے ہو؟ اپنے نبی کی بہو بیٹیوں کو سرعام بے چادر بازاروں میں پھرانے کی گستاخی تم کر سکتے ہو مگر ہم نہیں کر سکتے۔۔ یہ خدا ان ہستیوں کی ہمارے سامنے وہی منزلت ہے جو عیسیٰ بن مریم کی ہے۔۔ ہم سے یہ امید نہ رکھو کہ ہم ان کی شان میں گستاخی کریں گے۔۔ یہ سن کر آیت اللہ عظمیٰ رہبر معظم عالمہ غیر معلّمہ سیدہ پاک بی بی زینب جل جلالہ جل شانہ نے عیسائیوں کو دعا دیتے ہوئے فرمایا اے عیسیٰ بن مریم کے ماننے والوں تم سلامت رہو آج تم نے آل رسولؐ کا دل دکھانے سے پرہیز کیا ہے۔۔ اور اللہ نے تمہارے اس عمل سے خوش ہو کر تمہارے لیے کامیابی لکھ دی ہے۔۔ تم اور تمہاری آنے والی نسلیں ہمیشہ شاد و آباد رہیں گی۔۔ وائے ہو ان مسلمانوں پر جنہوں نے ہمیں تکلیف پہنچانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ ان کم ظرف مسلمانوں نے فرزند رسولؐ میرے بھائی حسینؑ کو کر بلا کی تھقی ریت پر بھوکا پیاسا شہید کیا انہی مسلمانوں نے خاندان رسالت کو تار تار کیا یہاں تک کہ ۶ ماہ کے علی اصغرؑ کو بھی نہیں چھوڑا اور اس کو بھی تشذیب شہید کیا۔ ان بد بخت مسلمانوں نے ہی اپنے نبی کی ناموس کے سروں سے چادریں چھینیں اور ہمیں بازار و بازار پھرایا۔ خدا کی قسم ہم کبھی اس امت سے راضی نہیں ہو سکتے اور سدا ان خالموں پر لعنت کریں گے۔ آج کے بعد مسلمان ناقیا مت تکالیف و مصیبت کا شکار رہیں گے اور دنیا میں ہمیشہ ذلت و رسوائی کا شکار رہیں گے۔ دنیا کی پست ترین قوم سے بدتر ان مسلمانوں کی حالت ہوگی اور جس طرح آج یہ آل رسولؐ کا تماشا دیکھ رہے ہیں کل دنیا والے اسی انداز میں ان کا تماشا دیکھیں گے۔ ذلت و رسوائی ہم نے ان کی قسمت میں لکھ دی ہے جس کو دنیا کی کوئی طاقت بدل نہیں سکتی۔۔ یہ قوم دنیا میں بھی ذلت و رسوائی کا شکار رہے گی اور آخرت میں بدترین انجام ان کا منتظر ہے۔۔ میں اتنی باختیار رہوں کے اگر چاہوں تو ابھی اسی وقت اس ظالم مسلمان قوم کو صفحہ ہستی سے مٹا دوں اور ان کا کوئی نام لیوا بھی باقی نہ بچے مگر ہم چاہتے ہیں کہ ناقیا مت یہ امت عبرت کا نشان بن کر زندہ رہے۔۔ بیشک خدا نے ہر محسن کش قوم کو اسی قسم کے انجام سے ہمکنار کیا ہے۔۔

(حوالہ: کلینات کر بلا، صفحہ ۱۱۳، طبع قم)

شان بی بی زینب جل جلالہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا امام جعفر صادق جل جلالہ نے فرمایا: بی بی سیدہ زینب جل جلالہ اللہ کی زینت ہیں۔ انہوں نے اللہ کے دین کو زندگی بخشی انہی نے حقیقت کر بلا کو زندہ رکھا۔ بی بی سیدہ زینب جل جلالہ امامت کی محافظ ہیں اور تمام اماموں کی محافظ ہیں اور تمام اماموں کی سردار ہیں۔ بی بی زینب جل جلالہ کے دم سے ہی اسلام باقی ہے، امامت باقی ہے اور اللہ کا وجود باقی ہے۔۔

مولا امام موسیٰ کاظم جل جلالہ اور امور عالمین

مولا امام موسیٰ کاظم جل جلالہ جس زندان میں قید کیے گئے تھے اس زندان کا ایک سپاہی جس کا نام مسیب تھا اور وہ امام کا ماننے والا تھا کہتا ہے میں ایک رات اس کال کوٹھری کے پاس گیا جہاں امام موسیٰ کاظم جل جلالہ قید تھے تو میں نے دیکھا کہ کال کوٹھری کے باہر نوری مخلوقات کی ایک لمبی قطار کھڑی ہے اور ہر طرف نوری نور تھا۔۔۔ صبح ہونے پر میں نے امام سے پوچھا کہ مولا کل رات یہاں کیا عالم تھا میں نے دیکھا یہاں پر نوری نور تھا۔۔۔ مولا موسیٰ کاظم جل جلالہ نے فرمایا کل رات کچھ ملائکہ حاضر ہوئے تھے جن کو میں نے ان کے مناقب و ذمہ داریاں عطا کیں۔۔۔ مولا موسیٰ کاظم جل جلالہ نے مزید فرمایا مسیب تم جانتے ہو ہم یہاں اس زندان میں بیٹھ کر کائنات کا نظام چلاتے ہیں۔۔۔ مشرق سے مغرب تک شمال سے جنوب تک ہم ہر گوشے پر نگاہ رکھتے ہیں ملائکہ جنات اور وہ تمام مخلوقات جو ہماری خُبدار ہیں وہ یہاں اسی زندان میں ہمارے سامنے حاضر ہوتے ہیں اور ہمیں تحفہ سجدہ و سلام پیش کرتے ہیں۔ ہم یہاں اس قید خانے میں بیٹھ کر ۷ ہزار عالمین کا سفر کرتے ہیں اور وہاں موجود اپنے خُبداروں کے احوال جانتے ہیں اور ان کی حاجت روائی کرتے ہیں۔ مسیب ہم چاہتے ہیں تو یہ کال کوٹھری عرش کے ایک حصے میں تبدیل ہو جاتی ہے اور ہم عرش کے معاملات کی نگرانی کرتے ہیں اور عرش والوں کو احکامات جاری کرتے ہیں۔۔۔ کبھی یہ کال کوٹھری لامکان کا حصہ ہو جاتی ہے اور ہم لامکان کے امور پر اپنا امر جاری کرتے ہیں۔۔۔ ہم یہاں اس زندان میں بیٹھ کر عالمین میں رزق تقسیم کرتے ہیں۔۔۔ ہم یہاں سے کائنات میں موت اور حیات بانٹتے ہیں۔۔۔ ہم اس قید خانے سے مخلوق کو خلق ہو جانے کا حکم دیتے ہیں اور وہ خلق ہو جاتی ہے۔۔۔ اے مسیب وقت کے ظالم حکمران نے تو حید کو زندان میں قید کیا ہوا ہے۔۔۔ ہم احد ہیں۔۔۔ واحد ہیں۔۔۔ تو حید کی حقیقت ہیں۔۔۔ اور ہم پر ظلم کرنے والے لعنتی ہیں اور ہمارے قبر اور عذاب کے مستحق ہیں۔

(حوالہ: کتاب اسرار باب الحوائج، صفحہ ۷۰)

حق معصومین جل جلالہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا موسیٰ کاظم جل جلالہ کے صحابی حضرت صفوان نے ایک واقعہ روایت کیا ہے صفوان کہتے ہیں میں ایک روز مولا موسیٰ کاظم جل جلالہ کے ساتھ ایک جنگل سے گزر رہا تھا کچھ دور چلتے تو ایک وحشی بھیڑیا ہمارے سامنے آیا میں گھبرا یا مگر امام موسیٰ کاظم جل جلالہ نے وحشی بھیڑیے کو پیار سے بلایا بھیڑیا ادب کے ساتھ آگے بڑھا اور مولا موسیٰ کاظم جل جلالہ کے قدموں پر اپنے سر کو رکھا کچھ دیر حالت سجدہ میں رہا اور پھر جہاں سے آیا تھا وہاں واپس چلا گیا۔۔۔ کچھ اور آگے گئے تو خونخوار کالا چیتا ہمارے سامنے آیا اس نے بھی امام کی پاؤں مبارک پر سجدہ کیا اور تمام تر ادب کے ساتھ واپس چلا گیا۔۔۔ کچھ دیر میں ایک خونخوار شیر آیا اس نے کھڑے ہو کر مولا موسیٰ کاظم جل جلالہ کو سلام کیا ان کے قدموں میں سجدہ ریز ہوا اور ان کی خاک پا پر اپنی ناک رگڑی اور واپس ہوا۔۔۔ میں نے بے چین ہو کر امام سے سوال کیا کہ یا مولا یہ کیا راز ہے۔۔۔؟ مولا موسیٰ کاظم جل جلالہ نے فرمایا اے صفوان یہ وحشی جانور ہمیں سلام اور سجدہ کرنے آرہے ہیں۔۔۔ جان لو کہ بد بخت انسانوں سے یہ وحشی جانور اچھے ہیں جو ہمارے حق سے آشنا ہیں اور جانتے ہیں کہ عبادت کس کی جاتی ہے اور سجدہ کس کو کیا جاتا ہے۔۔۔ بیشک ہم ہی معبود حق ہیں ہی معبود کائنات ہیں۔۔۔ یہ ہمارا حق ہے کہ تمام مخلوق ہماری عبادت کرے اور ہمیں سجدہ کرے۔۔۔

(حوالہ: کتاب تاریخ حق، صفحہ ۱۸۸)

باب الحوائج

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا علی رضا جل جلالہ سے ان کے صحابی حضرت اباصلت نے پوچھا کہ مولا آپ کے بابا امام موسیٰ کاظم جل جلالہ کو باب الحوائج کیوں کھا جاتا ہے۔۔۔؟ مولا امام رضا جل جلالہ نے فرمایا جس کی کائنات میں کوئی حاجت روائی نہیں کرتا اس کی حاجت روائی امام موسیٰ کاظم جل جلالہ کرتے ہیں۔۔۔ دنیا کو جو کچھ اللہ سے نہیں ملتا وہ بھی مولا امام موسیٰ کاظم جل جلالہ کی بارگاہ اقدس سے مل جاتا ہے۔۔۔ امام موسیٰ کاظم جل جلالہ سے بڑا حاجت روا دوسرا کوئی نہیں ہے۔۔۔ جن کی دعائیں اللہ کی بارگاہ میں قبول نہیں ہوتیں ان پر بھی مولا موسیٰ کاظم اپنی شان کریمی اور سخاوت کا سایہ کرتے ہیں اور ان کی حاجتوں کو پورا فرماتے ہیں۔۔۔

(حوالہ: اسرار باب الحوائج، صفحہ ۴۳)

اسیری امام موسیٰ کاظم جل جلالہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولانا علی زین العابدین جل جلالہ جل شانہ سے ایک صحابی نے سوال کیا کہ مولاجسیتی قید آپ نے گذاری ہے جیسی تکلیف آپ نے برداشت کی ہے کیا پوری کلیات میں ایسی قید و تکلیف کسی اور نے برداشت کی ہے کیا۔؟ مولاسجاد جل جلالہ نے فرمایا بیشک وہ تکالیف جو ہم نے برداشت کی ہیں جو قید ہم نے کائی ہے ویسی تکالیف اور قید کو کوئی برداشت نہیں کر سکتا مگر ہماری آل میں ایک موسیٰ کاظمؑ آئیں گے۔۔۔ ظالم ان کو بھی تکلیفیں اور اذیتیں پہنچائیں گے۔۔۔ ان کو بھی قید کیا جائی گا۔۔۔ بیشک جو قید وہ گزاریں گے اور جو تکالیف وہ برداشت کریں گے وہ ہماری قید اور تکالیف جیسی ہوگی۔۔۔ (حوالہ: کتاب باب الحوائج، صفحہ ۱۸)

مولا امام موسیٰ کاظم جل جلالہ اور عزاداری مولا حسین جل جلالہ

کچھ لوگ مولا امام موسیٰ کاظم جل جلالہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مولائے کہا کہ مولائے ہمیں کچھ ایسے وظیفے بتائیں، ایسی عبادات بتائیں جو سب سے افضل ہوں اور جن کو آپ دوران اسیری زندان میں انجام دیتے ہیں مولا کاظم جل جلالہ نے فرمایا جب تک زندہ ہو سید الشہد امولا حسین جل جلالہ کی عزاداری قائم کرتے رہو۔۔۔ مولا حسین جل جلالہ کا ماتم کرتے رہو۔۔۔ مولا حسین جل جلالہ کو روتے رہو یہی سب سے اعلیٰ و افضل عبادت اور عمل ہے۔۔۔ عزاداری سید الشہد اسے بڑھ کر کوئی عبادت اور عمل نہیں۔۔۔

(حوالہ: کتاب معارف عزاء، صفحہ ۴۸)

اسم پاک امام موسیٰ کاظم جل جلالہ

حضرت عاصم کوئی روایت کرتے ہیں کہ ایک دن میں مولا امام حسن عسکری جل جلالہ کی خدمت میں موجود تھا کہ فارس کا رہنے والا ایک شخص آیا اس نے امامؑ کو سلام کیا اور بولا میرے ساتھ ایک واقعہ پیش آیا ہے اجازت ہے تو بیان کروں۔۔۔ مولائے اجازت دی تو اس نے بتایا میں ایک مجھیرا ہوں سمندر میں کشتی چلاتا ہوں پچھلے دنوں میں سمندر میں گیا تو بدترین طوفان آگیا۔۔۔ میں اپنی کشتی سمیت ڈوب رہا تھا موت میرے قریب تھی تو ایسے میں میں نے آپ کے جد جناب موسیٰ کاظم جل جلالہ کے نام کا ورد شروع کیا۔۔۔ امام موسیٰ کاظم کا نام لینا تھا کہ ایک نورانی ہاتھ میرے قریب آیا اور اس نے مجھے اور میری کشتی کو اٹھا کر خشکی پر پھینک دیا۔۔۔ مولا امام حسن عسکری جل جلالہ نے اس شخص کا پورا واقعہ سنا اور مسکرا کر فرمایا بیشک تو حق کہتا ہے۔۔۔ میرے جد مبارک امام موسیٰ کاظم جل جلالہ کے اسم پاک میں کبریائی اپنی تمام قدرت کے ساتھ پوشیدہ ہے اور جب بھی کوئی مومن امام موسیٰ کاظم جل جلالہ کو مدد کے لیے پکارتا ہے تو وہ اپنی تمام تر شان رحیمی و کرمی کے ساتھ اس کی مدد فرماتے ہیں۔۔۔ (حوالہ: کتاب اسرار باب الحوائج، صفحہ ۳۶)

شان مولا امام موسیٰ کاظم جل جلالہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم مولا امام موسیٰ کاظم جل جلالہ سے ان کے صحابی مالک بن عبد اللہ نے سوال کیا کہ مولائے جنت کہاں۔۔۔؟ مولا امام موسیٰ کاظم جل جلالہ نے اپنی تعالین مبارک کی طرف اشارہ کر کے کہا یہ جنت ہے۔۔۔ مالک بن عبد اللہ نے کہا جہنم کہاں ہے۔۔۔؟ مولا امام موسیٰ کاظم جل جلالہ نے فرمایا جو اس جنت سے دور ہے وہ جہنم ہے۔۔۔ جس نے مجھ سے رجوع کیا وہ جنت میں ہے اور جو مجھ سے دور ہوا وہ جہنم میں ہے۔۔۔ (حوالہ: کتاب: مباحث المؤمنین، صفحہ ۵۶۸)

فضائل مولا امام موسیٰ کاظم جل جلالہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام برحق مولانا علی جل جلالہ نے فرمایا۔۔۔ مولا امام موسیٰ کاظم جل جلالہ وہ ہستی ہیں جنہوں نے اللہ کے دین کو مشکل ترین حالات میں سہارا دیا۔۔۔ خود زندگی بھر تکالیف و اذیت میں رہے مگر دین پر آنچ نہیں آنے دی۔۔۔ مولا امام موسیٰ کاظم جل جلالہ اللہ اور اس کے دین کے محسن ہیں۔۔۔ اللہ نے ان کے احسانات کے بدلے

میں انہیں باب الحوائج بنایا۔۔۔ اب جہاں میں جہاں بھی حاجتیں پوری ہوتی ہیں وہ مولا امام موسیٰ کاظم جل جلالہ کی مرضی سے پوری ہوتی ہیں۔۔۔ خود اللہ بھی مخلوق کی کسی حاجت کو پورا نہیں کر سکتا جب تک مولا امام موسیٰ کاظم جل جلالہ کی مرضی شامل نہ ہو۔۔۔ مخلوقات جہاں کہیں بھی دعا کرتی ہیں تو وہ دعا مولا امام موسیٰ کاظم جل جلالہ کی بارگاہ میں پیش کی جاتی ہیں اور اگر مولا امام موسیٰ کاظم جل جلالہ راضی ہوں تو اس دعا کو مستجاب کیا جاتا ہے۔۔۔ (حوالہ: کتاب مباحث المؤمنین، صفحہ ۷۵)

خطبہ شہزادہ علی اکبر بن حسین جل جلالہ جل شانہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم شہزادہ علی اکبر جل جلالہ نے فرمایا میں اس راز کا امین ہوں جس نے اللہ اکبر کو علی اکبر بنا دیا۔۔۔ میں اسرار الہیہ کو وجود بخشا ہوں اور میرے ہی حکم سے اسرار الہی صادر ہوتے ہیں۔۔۔ میں نبوت اور ولایت کا مسکن واحد ہوں۔۔۔ میں محمدؐ علیؑ کا حسین ترین گھر ہوں۔۔۔ میں وہ گھر ہوں جس میں اللہ نمازاوا کرتا ہے۔۔۔ میں توحید کی تصویر ہوں۔۔۔ میں نبوت کا جسم ہوں۔۔۔ میں امامت کی روح ہوں۔۔۔ میں ولایت کی تفسیر ہوں۔۔۔ میں وہ صاحبِ قوت ہوں کہ اگر چاہوں تو اپنی طاقت سے عالمین کی تمام مخلوق کو ہلاک کر دوں۔۔۔ میں اگر چاہوں تو اپنی تلوار کی طاقت سے زمین سے آسمان تک کے فاصلے کو ظالموں کے خون سے بھر دوں۔۔۔ میں اگر جنگ چاہوں تو ظالموں سے فرش سے لے کر عرش تک جنگ کرتا چلا جاؤں۔۔۔ میں مرضی الہی کا بانی ہوں۔۔۔ (حوالہ: کتاب العبادات)

شان شہزادہ علی اکبر جل جلالہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا علی زین العابدین جل جلالہ نے فرمایا۔۔۔ علی اکبر جل جلالہ ہویت کی بنیاد ہیں۔ علی اکبر جل جلالہ الہویت کا ہمیشہ روشن رہنے والا چراغ ہیں۔ علی اکبر جل جلالہ ربو بیت کا مظہر ہیں۔۔۔ شہزادہ علی اکبر جل جلالہ فخر امامت اور صاحبِ انوار و تجلیات کبریا ہیں۔۔۔ شہزادہ علی اکبر جل جلالہ اللہ کے ہمیشہ قائم رہنے والے عہد کے مالک ہیں۔۔۔ علی اکبر جل جلالہ مخلوق کے سارے اعمال کے نگران اور اجر عطا کرنے والی ذات ہیں۔۔۔ جناب علی اکبر جل جلالہ کے فضائل و اسرار حقیقی سے صرف ہم معصومین ہی آشنا ہیں کسی انسان کی فضائل و اسرار علی اکبر جل جلالہ تک رسائی نہیں۔۔۔ (حوالہ: کتاب سیلِ عزا، صفحہ ۴۷)

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم مولا امام زین العابدین جل جلالہ نے فرمایا۔۔۔ اکبرؑ محمدؐ کی صورت علیؑ کا اسم اور اللہ کی روح کے مالک ہیں۔۔۔ اکبرؑ محمدؐ کی صورت علیؑ کا اسم اور اللہ کی روح لے کر جہاں میں آئے۔۔۔ ہم کو جب کبھی اپنے جد مولا محمد جل جلالہ یا مولا علی جل جلالہ کی زیارت کرنی ہوتی ہے ہم اکبر جل جلالہ کی زیارت کرتے۔۔۔ اکبرؑ کی زیارت کرنا اللہ علیؑ اور محمدؑ کی زیارت کرنے کی مترادف ہے۔۔۔ (حوالہ: کتاب: جلوہ محمدی صفحہ ۵۳۱)

ذکر جناب علی اکبر جل جلالہ معراج مومن

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا محمد باقر جل جلالہ نے مولا علی اکبر جل جلالہ کی شان میں فرمایا جنت پہنچتی ہے اس شخص تک جو جناب علی اکبر جل جلالہ کے غم میں مجلس و ماتم کرتا ہے اور ان کے فضائل بیان کرتا ہے۔۔۔ جو مومن غم شہزادہ علی اکبر جل جلالہ میں مجلس و ماتم کرتے ہیں ان کو جنت تک جانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔۔۔ جنت خود چل کر عزا دار علی اکبر جل جلالہ تک آتی ہے۔۔۔ جناب شہزادہ علی اکبر بن حسین جل جلالہ کا ذکر کرنا مومن کی معراج ہے۔۔۔ (حوالہ: کتاب سیلِ عزا، صفحہ ۴۸)

اذان و نماز عشق

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا جعفر صادق جل جلالہ نے فرمایا جو بھی مومن جناب علی اکبر بن حسین جل جلالہ کے فضائل و مصلحت بیان کرتا ہے وہ عشق کی اذان دیتا ہے اور جو علی اکبر جل جلالہ کا ماتم کرتا ہے وہ نماز عشق قائم کرتا ہے۔۔۔ جب کوئی مومن جناب علی اکبر جل جلالہ کا ذکر کرتا ہے تو سامعین میں اللہ، رسول اللہ، تمام امام، تمام معصومین، تمام انبیاء، تمام ملائکہ اور بالخصوص جناب سیدہ زینب جل جلالہ موجود ہوتے ہیں۔۔۔ (حوالہ: کتاب سیلِ عزا، صفحہ ۸)

معجزہ ذکر علی اکبر جل جلالہ

ایران کے ایک معروف ذاکر ہاشم کربلائی اپنی خودنوشت میں لکھتے ہیں کہ میں اپنی جوانی کے دنوں سے ہی قم میں جگہ جگہ مجلسیں پڑھتا مداحی کرتا تھا۔۔۔ میں اپنی مجالس میں زیادہ تر شہزادہ علی اکبر کے فضائل اور مصلحتیں پڑھتا تھا اور جناب علی اکبر جل جلالہ کے ذکر میں میں اس قدر ڈوب جاتا کہ تمام دنیا سے بے خبر ہو کر الگ ہی دنیا میں پہنچ جاتا۔۔۔ میں نے کبھی مجالس اور مداحی کو زریعہ آمدنی نہیں بنایا اور کسی قسم کی رقم لے کر کبھی مجلس نہیں پڑھی اس لیے جہاں بھی میں مجالس پڑھتا وہاں روحانیت اور نورانیت کا احساس موجود ہوتا۔۔۔ میں بہت غریب اور سادہ تھا اس لیے زیادہ تر مولوی اور صاحب مال لوگ میرا مذاق اڑاتے لوگوں سے کہتے کے یہ دیوانہ ہے اس لیے اس سے مجلسیں نہ پڑھاؤ۔۔۔ میں ایک دن بہت غمزہ ہو کر شہد گیا اور حرم امام علی رضا جل جلالہ میں جا کر مولا رضا جل جلالہ سے شکایت کی کہ یہ مولوی اور مالدار لوگ میرا مذاق اڑاتے ہیں مجھے دیوانہ کہتے ہیں غالی کہتے ہیں جبکہ میں تو صرف آپ کے خاندان کا ذکر کرتا ہوں میں تو جگہ جگہ مجلسیں قائم کرتا ہوں پھر میرے ساتھ ایسا ظلم کیوں ہوتا ہے۔۔۔ آغا ہاشم کربلائی کہتے ہیں مجھے حرم امام رضا جل جلالہ میں ہی کچھ دیر کے بعد نیند آگئی میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک میدان میں لاکھوں مولوی بیٹھے تھے۔ سب مولویوں سے پیچھے بہت دور میں کھڑا تھا میں نے دیکھا میدان میں ایک تخت آتا ہے جس پر امام علی رضا جل جلالہ جلوہ افروز ہیں۔۔۔ سب مولوی کہتے ہیں یا امام ہماری مداحی سنیں ہم سے مجلس سنیں۔۔۔ میں دور سب سے پیچھے خاموشی سے کھڑا تھا۔۔۔ امام نے میری طرف اشارہ کیا اور مجھے اپنے پاس بلایا میں قریب پہنچا تو امام نے فرمایا اے ہاشم ہم تو صرف تمہاری مجلس سننے کے لیے آئے ہیں ہمیں مجلس سناؤ۔۔۔ آغا ہاشم کہتے ہیں میں نے گریہ کیا اور مولا کے قدموں میں گر کر کہا کہ مولا میں تو بہت غریب اور چھوٹا سا ذاکر ہوں یہاں تو بڑے بڑے مولوی ہیں پھر بھی آپ مجھ سے مجلس سننا چاہتے ہیں۔۔۔ مولا رضا جل جلالہ نے فرمایا ہاشم تم بغیر کسی لالچ کے ذاکری کرتے ہو تم نے ہمارے ذکر کو کاروبار نہیں بنایا اسی لیے ہم کو تم پسند ہو آغا ہاشم کہتے ہیں میں نے ہاتھ جوڑ کر مولا سے کہا مولا کیا سناؤں؟ مولا رضا جل جلالہ نے فرمایا بس شہزادہ علی اکبر بن حسین جل جلالہ کا ذکر کیے جاؤ۔۔۔ آغا ہاشم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی اکبر جل جلالہ کے مصلحتیں سنا پورے میدان میں گریہ و ماتم کی آوازیں بلند ہوئیں۔۔۔ امام علی رضا جل جلالہ نے گریہ کیا اور میرے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا اے ہاشم تیری عبادت ہماری بارگاہ میں مقبول ہے۔۔۔ ہاشم آج کے بعد جب کبھی مجلس پڑھنا شہزادہ علی اکبر جل جلالہ کا ذکر ضرور کرنا کوئی تمہاری مجلس سننے نہ سنے ہم ضرور سنیں گے۔۔۔ آغا ہاشم کربلائی کہتے ہیں اس بنا رت کے بعد میں نے زندگی بھر شہزادہ علی اکبر کے فضائل و مصلحتیں پڑھے جہاں میں مجلسیں پڑھتا وہاں لاکھوں کی تعداد میں لوگ آتے دوسرے شہروں سے صرف میری مجلس سننے کے لیے لوگ آتے۔۔۔ میں نے کبھی ذاکری کو پیشہ نہیں بنایا اور مجالس پڑھنے کی کبھی کوئی رقم نہیں لی۔۔۔ امام رضا جل جلالہ کی زیارت کے بعد کبھی مجھے مالی تنگی کا سامنا نہ کرنا پڑا مولا امام علی رضا جل جلالہ نے ہمیشہ میری غیب سے مدد فرمائی اور میرے گھر مال و رزق کی فراوانی رہی۔۔۔ مولا نے شہزادہ علی اکبر کے نام کے صدقے میں اتنا نوازا کہ کوئی میرا ہم عصر مولوی میرے قریب تک نہیں پہنچ پایا۔۔۔

(حوالہ: کتاب خودنوشت آغا ہاشم کربلائی، صفحہ ۷۷)

حمد علی (جل جلالہ)

ہر حمد ہے خلاق عالمین، معبود اعظم، رزاق مخلوقات عالم، مالک غریب و عرش، پروردگار لامکان، حاکم کائنات، رہبر آسمان و زمین، امیر المؤمنین، رب الارباب، مسبب الاسباب، مظہر العجائب، مولاے گل امام حق علی المرتضیٰ جل جلالہ جل شانہ کے لیے۔۔۔ بیشک ہر حمد ہے علی کے لیے۔۔۔ وہ علی جو صویت کا خالق اور مالک ہے۔۔۔ وہ علی جو سمجھ و تحقیق ہے۔۔۔ وہ علی جو مومنوں کی نماز ہے۔۔۔ علی وہ ہے کہ جس کی جوتیوں میں خدا اور خدائی پوشیدہ ہے۔۔۔ علی وہ ہے جس کے غلاموں پر خدا ہونے کا گماں ہوتا ہے۔۔۔ علی وہ ہے جس نے نبیوں کو نبوتیں عطا کیں۔۔۔ علی وہ ہے جس نے ملائکہ کو خلق کیا اور ان کو ان کی ذمہ داریاں عطا کیں۔۔۔ علی وہ ہے کہ جس کی جوتیوں کی ٹھوکروں سے کائناتوں کے تمام علوم ظاہر ہوئے ہیں۔۔۔ علی ہے ربوں کا رب، علی ہے خلاق کا خلاق، علی ہے رازقوں کا رزاق، علی ہے مالکوں کا مالک، علی ہے خدا اور اس کی تمام حقیقتوں کا خالق، علی ہے جو والہی کی تمام دلیلیں کا مالک۔۔۔ علی ہے زمینوں، آسمانوں، سمندروں اور صحراؤں کو پیدا کرنے والا۔۔۔ علی ہے تمام انسانوں، جنوں، حیوانوں اور ہر شے کا ظاہر کرنے والا۔۔۔ علی ہے مارنے والا۔۔۔ علی ہے زندہ کرنے والا۔۔۔ علی ہے مالک و صاحب یوم الدین۔۔۔ علی ہے امیر قبلہ و کعبہ و قرآن و دین۔۔۔ علی وہ ہے جو اپنے غلاموں کو خالق بنا دیتا ہے۔۔۔ علی وہ ہے جو اپنے نوکروں کو رازق بنا دیتا ہے۔۔۔ علی وہ ہے جو اپنے خدایوں کو عالم الغیب بنا دیتا ہے۔۔۔ علی وہ ہے جو اپنے عاشقوں کو رب بنا دیتا ہے۔۔۔ علی وہ ہے جو اپنے اصحاب کو کن فیکن کا مالک بنا دیتا ہے۔۔۔ علی لا محمد ویت کا ایسا خالق بنے نظیر کہ جو اپنے بندوں کو لا محمد وود کر دیتا ہے۔۔۔ علی وہ معبود ہے

جس کے ذکر میں عالمین کا ہر جاندار مشغول ہے۔۔۔۔۔ علیؑ وہ ہے جس کی تسبیح ہر ملک پر لازم ہے۔۔۔۔۔ علیؑ وہ ہے جس کے عبادت گزار تمام انبیاء و اوصیاء ہیں۔۔۔۔۔ علیؑ کی عبادت میں مصروف تمام خدائی اور خود خدا ہے۔۔۔۔۔ علیؑ احادیث کا پروردگار ہے۔۔۔۔۔ علیؑ وحدانیت کا بانی ہے۔۔۔۔۔ علیؑ تو حید کا قاید ہے۔۔۔۔۔ علیؑ ولایت کا سرپرست ہے۔۔۔۔۔ علیؑ اول ہے۔۔۔۔۔ علیؑ آخر ہے۔۔۔۔۔ علیؑ حاضر ہے۔۔۔۔۔ علیؑ ناظر ہے۔۔۔۔۔ علیؑ ظاہر ہے۔۔۔۔۔ علیؑ باطن ہے علیؑ انوار الہی کا خالق اعظم ہے۔۔۔۔۔ علیؑ قرآن کا سلطان ہے۔۔۔۔۔ علیؑ صاحب ہر جہاں ہے۔۔۔۔۔ علیؑ قاسم بہشت و نار ہے۔۔۔۔۔ علیؑ شہنشاہ فصاحت و بلاغت ہے۔۔۔۔۔ اللہ کے وجود کا خالق علیؑ ہے۔۔۔۔۔ تو حید کا رب علیؑ ہے۔۔۔۔۔ حویت کا سردار علیؑ ہے۔۔۔۔۔ ذوالجلال والا کرام کا ناجدار عالی مقام علیؑ ہے۔۔۔۔۔ قاتل کذب و جہالت علیؑ ہے۔۔۔۔۔ فاتح بدر و احد و خندق، خیبر و یثرب علیؑ ہے۔۔۔۔۔ غازی صفین و جمل و نہروان علیؑ ہے۔۔۔۔۔ علیؑ ہے مولائے مسلمان و قنبر و مالک و یثیم و ابوذر علیؑ ہے ارباب زمین و زمان، شمس و قمر۔۔۔۔۔ علیؑ رحمن۔۔۔۔۔ علیؑ رحیم۔۔۔۔۔ علیؑ غفور۔۔۔۔۔ علیؑ شکور۔۔۔۔۔ علیؑ جبار۔۔۔۔۔ علیؑ قہار۔۔۔۔۔ علیؑ علیم۔۔۔۔۔ علیؑ کبیر۔۔۔۔۔ علیؑ حلیم۔۔۔۔۔ علیؑ مالک صراط مستقیم۔۔۔۔۔ علیؑ معبود لم یزل ہے۔۔۔۔۔ علیؑ مختار کمال ہے۔۔۔۔۔ علیؑ والی ماہ و سال و لیل و نہار ہے۔۔۔۔۔ علیؑ موت کو حیات اور حیات کو موت دینے والا ہے۔۔۔۔۔ علیؑ ہی موت کو ہلاک کرنے والا ہے۔۔۔۔۔ علیؑ شمال، جنوب، مشرق و مغرب کو وجود میں لانے والا ہے۔۔۔۔۔ علیؑ سمندروں کو جاری کرنے والا اور زمینوں کو بچھانے والا ہے۔۔۔۔۔ علیؑ قیامت کو برپا کرنے والا ہے۔۔۔۔۔ علیؑ آب و خاک، ہوا و آتش کو ظاہر کرنے والا ہے۔۔۔۔۔ علیؑ مخلوقات میں رزق خیر بانٹنے والا ہے۔۔۔۔۔ علیؑ مجودات کو زندگی دینے والا ہے۔۔۔۔۔ اللہ بھی ہے علیؑ کا عبد، علیؑ پروردگار اکبر ہے۔۔۔۔۔ ہر تعریف ہے علیؑ کے لیے۔۔۔۔۔ ہر ثناء ہے علیؑ کے لیے۔۔۔۔۔ ہر ستائش ہے علیؑ کے لیے۔۔۔۔۔ ہر حمد ہے علیؑ کے لیے۔۔۔۔۔ بندے ہیں ہم علیؑ کے، ہماری ہر عبادت علیؑ کے لیے۔۔۔۔۔ بیشک ہر مومن مولیٰ المرتضیٰ جل جلالہ کا عبد ہے اور علیؑ کی ہی بارگاہ میں ہر مومن سجدہ ریز ہے۔۔۔۔۔ ہر مومن کی دل کی ڈھڑکنیں گواہی دیتی ہیں اور زبانیں اعلان کرتی ہیں کہ انا عبد علی المرتضیٰ جل جلالہ۔۔۔۔۔

عظمت محمدیؐ

خالق کائنات، رزاق عالمین، رب الارباب مولائے کمال امام حق علی مرتضیٰ جل جلالہ جل شانہ نے مولانا محمد مصطفیٰ جل جلالہ کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا محمد مصطفیٰ جل جلالہ کی فعالیتیں پاک کی خاک تمام انبیاء کی عظمتوں سے زیادہ افضل ہے۔۔۔۔۔ آدمؑ سے لے کر عیسیٰؑ تک تمام انبیاء عرش و کرسی کی زیارت کھڑے رہے مگر عرش و کرسی محمدؐ کی جوتیوں کی خاک کو چومنے کے لیے ترستے ہیں۔۔۔۔۔ ہر نبی کی خواہش تھی کہ اللہ کی زیارت کرے اللہ ہر لمحہ محمد مصطفیٰ جل جلالہ سے ملاقات کا مشتاق رہتا ہے۔۔۔۔۔ کوئی نبی لامکاں تک نہ پہنچ سکا اور لامکاں میرے محمدؐ کی فعالیتیں پاک کے نیچے رہتا ہے۔۔۔۔۔ کوئی نبی رسول جتنا بھی افضل ہو احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ جل جلالہ کی فعالیتیں پاک کی خاک سے نیچے ہی رہتا ہے۔۔۔۔۔ محمد جل جلالہ تمام انبیاء کے رب ہیں۔۔۔۔۔ (حوالہ: کتاب سیرت احمدی، صفحہ ۶۰)

شان مصطفیٰ جل جلالہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولانا جعفر صادق جل جلالہ نے فرمایا اللہ اس کے تمام ملائکہ اور انبیاء محمد مصطفیٰ جل جلالہ کی عبادت کرتے ہیں۔۔۔۔۔ اللہ اور اس کے ملائکہ و انبیاء پر لازم ہے کہ وہ محمد جل جلالہ کی عبادت کریں اور محمد جل جلالہ کی شخوانی میں مشغول رہیں۔۔۔۔۔ مخلوق اللہ کی عبادت کر کے فخر کرتی ہے اور اللہ محمد جل جلالہ کا ذکر کر کے فخر کرتا ہے۔۔۔۔۔ تمام عالمین کے عابد اپنے معبود کا اچھا عبد بننے کے لیے کوشاں ہیں اور خود معبود خود کو محمد جل جلالہ کا عبد کھلو کر فخر کرتا ہے۔۔۔۔۔ (حوالہ: سیرت احمدی، صفحہ ۸۰)

خالق غیب

ایک شخص آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولانا رضا جل جلالہ جل شانہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سوال کیا کہ کیا رسول اللہ محمد مصطفیٰ جل جلالہ عالم الغیب تھے۔۔۔؟ امام علی رضا جل جلالہ نے جلال کی کیفیت میں فرمایا محمد جل جلالہ اس ذات کا نام ہے جس کے گھر کے پالتو جانور تک عالم الغیب ہوتے ہیں اور جاہل انسان اس بحث میں مصروف ہیں کہ محمد جل جلالہ عالم الغیب تھے یا نہیں! بیشک محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ جل جلالہ خالق الغیب ہیں۔۔۔۔۔ غیب سمیت عالمین میں جتنے بھی علوم ہیں ان کے خالق محمد جل جلالہ ہیں۔۔۔۔۔ (حوالہ: حقیقہ محمودت، صفحہ ۴۰)

محمد جل جلالہ انوار کے خالق

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا حسن عسکری جل جلالہ جل شانہ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ رسول اللہ نور تھے یا بشر تھے۔؟ مولا حسن عسکری جل جلالہ نے فرمایا عالم بشری اور عالم نورانی محمد مصطفیٰ جل جلالہ کا پروردہ ہے۔ محمد جل جلالہ بشریت کے پروردگار ہیں اُن کا بشریت اور بشری تقاضوں سے کوئی تعلق نہیں۔ محمد جل جلالہ نور کے خالق ہیں جو شمع محمد جل جلالہ سے منسوب ہو جائے وہ نور بن جاتی ہے۔ محمد جل جلالہ کالباس نور ہے۔ محمد جل جلالہ کی تعالین نور ہے۔ محمد جل جلالہ کی سواری نور ہے۔ محمد جل جلالہ کے حقیقی عاشق نور ہیں۔۔۔ محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ جل جلالہ انوار کے خالق ہیں اور جو بھی اُن سے اور اُن کی آل سے عشق حقیقی کرتا ہے وہ نور بن جاتا ہے۔۔۔۔۔ (حوالہ: بحیثہ نمودت، صفحہ ۷۰)

ذکر محمد و آل محمد

خالق کائنات، رزاق عالمین، رب الارباب مولاے کُل امام حق علی المرتضیٰ جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمینوں میں ہے، کائنات کا ہر ذرہ محمد جل جلالہ اور اُن کی آل کو درود و سلام پیش کرتا ہے۔۔۔۔۔ ہر وجود، ہر موجود، ہر جاندار ہر شے تمام وقت ذکر محمد و آل محمد میں مصروف ہے۔۔۔ (حوالہ: بحار الانوار جلد ۹ صفحہ ۷۰)

عشق مصطفیٰ جل جلالہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا جعفر صادق جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا سارے عالمین کو، پوری کائنات کو، آسمان کو، زمین کو، پہاڑوں کو، سمندروں کو، عرش کو، فرش کو صرف محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ جل جلالہ کے لیے خلق کیا گیا۔۔۔۔۔ یہ عشق مصطفیٰ ہی تھا جس کی وجہ سے خالق کائنات نے کائنات کو خلق کیا۔۔۔۔۔ اگر ذات محمدؐ نہ ہوتی تو عالمین نہ ہوتے۔۔۔۔۔ کائنات نہ ہوتی کوئی مخلوق نہ ہوتی۔۔۔۔۔ (حوالہ: انصافکے والحق، صفحہ ۳۳)

فضیلت محمد مصطفیٰ جل جلالہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا علی بن العابدین جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا قرآن سمیت تمام آسمانی کتب صرف جناب محمد مصطفیٰ کی شائقانی اور حمد بیان کرنے کی خاطر نازل ہوئیں۔۔۔۔۔ کتب آسمانی کو جناب رسول اللہ کی شان بیان کرنے کے لیے انا را گیا۔۔۔۔۔ قرآن کا ہر حرف قرآن کا ہر لفظ قرآن کی ہر آیت قرآن کی ہر سورہ پورا کا پورا قرآن محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ جل جلالہ کی عظمت و بزرگی کو ظاہر کرنے کے لیے نازل ہوا۔۔۔۔۔ (حوالہ: صحیحہ مودت، صفحہ ۱۰۱)

حقیقت محمد جل جلالہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم خالق حقیقی رب العالمین امام برحق مولا علی جل جلالہ نے آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم رسول اللہ محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ جل جلالہ کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا۔۔۔۔۔ محمد جل جلالہ کے درجات کا ادراک میرے سوا پوری کائنات میں کسی کو نہیں ہے۔۔۔۔۔ دنیا محمد جل جلالہ کی حقیقتوں سے ناواقف ہے۔۔۔۔۔ اگر دنیا کو ذرا بھی حقیقت محمد جل جلالہ کا ادراک ہو جاتا تو شب و روز محمد جل جلالہ کے سامنے سجدہ ریز رہتی۔۔۔۔۔ محمد جل جلالہ خالق رسالت ہیں۔۔۔۔۔ نبوت محمد جل جلالہ کی خاک پا ہے اور قرآن محمد جل جلالہ کا ثنا خواں ہے۔۔۔۔۔ میں (علی جل جلالہ) اور محمد جل جلالہ کبھی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوئے نہ جدا ہو گئے محمد جل جلالہ مجھ سے ہیں اور میں محمد جل جلالہ سے ہوں۔۔۔۔۔ محمد جل جلالہ میری محبوب ترین ہستی ہیں اور مجھے ان سے زیادہ عزیز اور محترم کوئی دوسری ہستی نہیں۔۔۔۔۔ میں جہاں میں آیا ہوں محمد جل جلالہ کی خاطر ہوں۔۔۔۔۔ میں جہاں میں آیا تاکہ حقیقت محمدی کو تسلیم کروا سکوں۔۔۔۔۔ محمد جل جلالہ ایک درخشاں آفتاب ہیں اور ہم (محمومین) اس آفتاب کی کرنیں ہیں۔۔۔۔۔ محمد مصطفیٰ جل جلالہ تمام مخلوقات کے سردار ہیں اور اللہ کی جانب سے عالمین پر رحمت اعلیٰ ہیں۔۔۔۔۔ محمد جل جلالہ میرا عشق واحد ہیں۔۔۔۔۔ میری حقیقت پر وہ محمدی کی پیچھے چھپی ہوئی ہے۔۔۔۔۔ بیشک محمد جل جلالہ حاکم، مولا و آقا ہیں۔۔۔۔۔ اور میں ان کا بھائی، وصی اور واحد و دگار ہوں۔۔۔۔۔ اللہ نفرت کرتا ہے ہر اس شخص سے جو اللہ سے تو محبت رکھے مگر محمد جل جلالہ سے محبت نہ رکھے۔۔۔۔۔ اور میں نفرت کرتا ہوں اس سے جو مجھ سے تو محبت رکھے مگر میرے محبوب محمد جل جلالہ سے محبت نہ رکھے۔۔۔۔۔ (حوالہ: کتاب مرآۃ محمدیہ، صفحہ ۷۰)

اسم محمد جل جلالہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم مولانا امام جعفر صادق جل جلالہ نے فرمایا عالم میں جتنے انوار ہیں سب اسم محمد جل جلالہ کے سبب سے ہیں۔۔۔ مولانا محمد جل جلالہ انوار کو نور عطا کرتے ہیں۔۔۔ اگر آفتاب روشن ہے تو محمد جل جلالہ کی عطا سے۔۔۔ اگر مہتاب نورانی ہے تو محمد جل جلالہ کے سبب سے۔۔۔ ستاروں میں جو روشنی ہے وہ محمد جل جلالہ کے صدقے سے ہے۔۔۔ اگر محمد جل جلالہ نہیں ہوتے تو کائنات میں کہیں کوئی نہ ہوتی اور پورا عالم تاریکی میں ڈوبا ہوتا۔۔۔ (حوالہ: کتاب مرتب محمدیہ، صفحہ ۸۰۱)

ذکر امیر المومنین مولا علی جل جلالہ

ابو غفار انصاری نامی شخص آیت اللہ العظمیٰ رہبر اعظم امام حق مولا علی رضا جل جلالہ جل شانہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ اے فرزند رسول مجھے وہ طریقہ بتائیں جس سے میں فلاح پا جاؤں۔۔۔ مولا رضا نے فرمایا بس زندگی بھر ذکر امیر المومنین مولا علی جل جلالہ جل شانہ کیے جا۔۔۔ جب کاروبار زندگی میں مصروف ہو تب علیؑ کا ذکر کر۔۔۔ جب کوئی عبادت کر اس میں ذکر علیؑ کر۔۔۔ جب کوئی مشکل آن پڑے تو ذکر علیؑ کر۔۔۔ جب غمگین ہو تب علیؑ کا ذکر کر۔۔۔ جب کوئی مسرت نصیب ہو تو ذکر علیؑ کر۔۔۔ اور ابو غفار جب تو اس دنیا سے چلا جائے تو قبر میں ذکر علیؑ کرنا۔۔۔ جب کوئی قبر میں سوال کرے کہ تیرا معبود کون ہے تو جواب دینا میرا معبود علیؑ ہے۔۔۔ جب قبر میں سوال ہو تیرا رب کون ہے تو جواب دینا میرا رب علیؑ ہے۔۔۔ جب قبر میں تجھ سے سوال ہو کہ تیرا امام کون ہے تو جواب دینا میرا امام علیؑ ہے۔۔۔ بس اے ابو غفار اگر تو نے یہ کر لیا تو تو فلاح پا گیا۔۔۔ (حوالہ: خطبات رضوی، صفحہ ۴)

(نوٹ: مولا رضا کے فرمان کی روشنی میں ثابت ہوتا ہے کہ ہر عبادت اور ہر حالت میں ذکر مولا علی لازم ہے اور مولا علی کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں۔۔۔)

تقلید اور اطاعت

ایک روز آیت اللہ العظمیٰ رہبر اعظم امام حق مولا جعفر صادق جل جلالہ جل شانہ اپنے اصحاب اور شاگردوں سے خطاب فرما رہے تھے۔۔۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اے ہمارے حیداروں ہم معصومین کے علاوہ کسی کی پیروی یا اطاعت نہ کرنا۔۔۔ ہم معصومین کے علاوہ کسی کا حکم نہ ماننا۔۔۔ دین میں اور اپنی زندگی میں صرف اور صرف ہمارے احکامات پر عمل کرنا۔۔۔ کسی انسان کی کبھی کسی معاملے میں پیروی یا اطاعت نہ کرنا۔۔۔ کبھی انسان نجس کے حکم کو کسی بھی صورت میں نہ ماننا۔۔۔ ایک شخص نے مولا امام جعفر صادقؑ سے سوال کیا کہ یا امام جب ہم آپ معصومین میں سے کسی کو اپنے درمیان نہ پائیں تو کیا کریں؟ مولا امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ہاں ایک وقت ایسا آئے گا جب امام آخر قائم آل محمد مہدی جل جلالہ غیبت میں ہوں گے اور ہمارے حیدار اُن کو ظاہری آنکھ سے نہ دیکھ پائیں گے۔۔۔ ایسی صورت میں پچھلے اماموں اور معصومین کے احکامات اور فرامین کی روشنی میں زندگی گزارنا اور جب کسی مشکل میں ہو تو قائم آل محمدؑ امام مہدیؑ کو مدد کے لیے پکارنا بیٹک و ہمد فرمائیں گے۔۔۔ مگر اُن حالات میں بھی کسی انسان کے احکامات کو نہ ماننا۔۔۔ ناقص عقل کی روشنی میں دینی یا دنیاوی فیصلے نہ کرنا۔۔۔ ہر حالت میں صرف ہم معصومین کی ہی پیروی و تقلید کرنا۔۔۔ کسی انسان کو اپنا رہنما نہ بنالینا۔۔۔ کسی بھی انسان کی کبھی اطاعت نہ کرنا۔۔۔ جس نے بھی معصومین کو چھوڑ کر کسی اور کی پیروی یا اطاعت کی وہ کافر ہوا۔۔۔ اور ایسے کافروں سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔۔۔ (حوالہ: تفسیر نورانیہ)

(نوٹ: امام جعفر صادقؑ فرما رہے ہیں کہ ہر معاملے میں ہمارے احکامات پر عمل کرنا، کسی انسان کے احکامات پر عمل نہ کرنا۔۔۔ مومن صرف وہ ہے جو صرف معصومین کی اطاعت و تقلید اور پیروی کرے۔۔۔ نجس انسانوں کی پیروی اور تقلید کرنا حرام عمل ہے۔۔۔ ناقص عقل کی روشنی میں دین میں اور ذاتی معاملات میں فیصلے کرنا حرام ہے۔۔۔ سب جو پلید و مجتہد اپنی ناقص عقل کی روشنی میں اجتہادی فیصلے کرتے ہیں اور اپنی تقلید کرواتے ہیں وہ سب کافر ہیں۔۔۔ اور جو مجتہدوں کی تقلید کرتا ہے وہ بھی کافر ہے۔۔۔)

تبرا

آیت اللہ العظمیٰ رہبر اعظم امام حق مولا زین العابدین جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا۔۔۔ اے مومنوں ہمارے ہر دشمن پر ہر حال میں تمہارا کرتے رہو۔۔۔ ہمارے دشمنوں سے یا ان کے چاہنے والوں سے دوستی نہ رکھو۔۔۔ حقیقی مومن وہ ہی ہے جو ہمارے دشمنوں سے اور ہمارے دشمنوں کے چاہنے والوں سے دشمنی رکھے۔۔۔ لعنت بھیجو محمدؑ و آل محمدؑ کے ہر دشمن پر۔۔۔ یا درکھو جب بھی کسی انسان کی زبان سے ہمارے دشمنوں کے لیے تمہارا جاری ہوتا ہے تو یہ بگم الہی ہوتا ہے۔۔۔ جو بھی ہمارے دشمنوں پر لعنت بھیجتا ہے وہ اللہ کے حکم سے بھیجتا ہے۔۔۔ یہ الہامی صورت حال ہوتی ہے۔۔۔ اللہ ہی لوگوں کی زبان پر ہمارے دشمنوں کے لیے تمہارا جاری کرتا ہے۔۔۔ (حوالہ: نہدیہ جعفریہ، صفحہ ۸۰)

(نوٹ: امام سجادؑ کے فرمان کی روشنی میں ثابت ہوتا ہے کہ معصومین کے دشمنوں پر تمہارا اعلیٰ ترین عمل ہے اور مومن وہی ہے جو محمدؑ و آل محمدؑ کے دشمنوں پر تمہارا کرے)

﴿ نماز اور عبادت ﴾

جناب منہال نے آیت اللہ العظمیٰ رہبر اعظم امام حق مولائین العابدین جل جلالہ جل شانہ سے کہا کہ مولانا کچھ لوگ سوال کرتے ہیں کہ مولانا حسین جل جلالہ کی عبادت کی عبادت کی عبادت ہے یا نماز افضل ہے۔ مولانا آپ فرمائیں حق کیا ہے۔؟ مولانا سجادؑ نے فرمایا حقیقی اور اعلیٰ عبادت صرف مولانا حسینؑ کی عبادت ہے۔ اعلیٰ عبادت ہے ہی صرف ماتم حسینؑ۔ مولانا سجادؑ نے فرمایا نماز صرف ایک فروعی عمل ہے اس کا عبادت سے کوئی مقابلہ نہیں۔ عبادت حسینؑ سب سے بڑی عبادت ہے اور جو لوگ عبادت کی عبادت کے خلاف زبان درازی کرتے ہیں وہ بزدلی ہیں۔ یہ سمجھ لو کہ مولانا حسینؑ کی عبادت آسمان کی بلندی جیسی ہے تو نماز زمین کی پستی جیسی۔ کوئی شخص زندگی بھر بھی نمازیں پڑھتا رہے اور مولانا حسینؑ کی عبادت نہ کرے تو اس کے تمام اعمال حرام کاری میں شمار ہونگے۔ اور جس شخص نے زندگی بھر نماز بھی پڑھی ہو اور صرف ماتم حسینؑ کیا ہو تو وہ ضرور بے پناہ ثواب اور اعلیٰ مراتب حاصل کرے گا۔

(نوٹ: مولانا سجادؑ فرما رہے ہیں کہ مولانا حسینؑ کی عبادت اعلیٰ ترین عبادت ہے۔ حقیقی عبادت ہے ہی عبادت۔ مگر کچھ حرام زادے مولوی اور ان کے پیروکار نماز کو عبادت سے افضل ثابت کرنے کی ناپاک کوششوں میں مصروف ہیں۔ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ ایک نماز ایک عبادت کی بجائے جوتی کے برابر بھی اہمیت نہیں رکھتا۔ آج کل یہاں ایک اور باطل عمل کیا جا رہا ہے روزِ عاشور ماتمی جلوسوں کو روک کر نماز پڑھنا شروع کر دیتا ہے یہ عمل جلوس عبادت کی بجائے جوتی کے زمرے میں آتا ہے۔ مولانا حسینؑ کی عبادت کو روک کر نمازیں پڑھنا ایسی عمل ہے اور جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ اہلین کے آگے کار ہیں)

﴿ مقصدِ کر بلا ﴾

آیت اللہ العظمیٰ رہبر اعظم امام حق مولانا علی نقی جل جلالہ جل شانہ سے کسی نے سوال کیا کہ یا امام کیا کر بلا میں امام حسینؑ کی شہادت نماز یا اسلام کو بچانے کے لیے تھی۔؟ امام نقیؑ کے وجہ اللہ چہرے پر جلال الہی کا نزول ہوا مولانا نقیؑ نے جلالی انداز میں جواب دیا مولانا امام حسینؑ خلاق دین ہیں۔ مولانا امام حسینؑ خلاق اسلام ہیں۔ خلاق دین کبھی فروع دین پر قربان نہیں ہوتا۔ خلاق کبھی مخلوق پر قربان نہیں ہوتا۔ کر بلا میں امام حسینؑ جل جلالہ کی شہادت صرف ولایت علیؑ کی محافظت کے لیے تھی۔ واقعہ کر بلا کا مقصد ولایت علیؑ کی حفاظت اور ابداد تھا۔ مولانا حسینؑ نے شہید ہو کر ولایت علیؑ کو زندگی عطا کر دی۔ نماز تو بزدلی بھی پڑھتے تھے۔ اسلام پر تو ظاہری طور پر بزدلی بھی عمل پیرا تھے۔ بزدلی اور اس کے پیروکار ولایت علیؑ کے منکر اور دشمن تھے اسی لیے مولانا حسینؑ نے بزدلی اور اس کی فوج کے خلاف جہاد کیا۔

(نوٹ: کچھ بد بخت مولوی اور مجتہد اور ان کے زور پر غلام یہ پروپیگنڈہ کرتے پھرتے ہیں کہ نعوذ باللہ کر بلا میں امام حسینؑ کی شہادت کا مقصد نماز یا اسلام کو بچانا تھا۔ جبکہ امام علی نقیؑ نے فرمایا کہ کر بلا کا مقصد ولایت علیؑ کی محافظت تھا۔ مولانا حسینؑ تو خلاق اسلام ہیں اور خلاق ہما مخلوق پر کیوں قربان ہوگا۔؟ یہ ایک حقیقت ہے کہ جیسے کل بزدلی ولایت علیؑ کا منکر تھا ویسے ہی آج کے دور کے حرام زادے مولوی اور مجتہد بھی ولایت علیؑ کے منکر اور دشمن ہیں اس لیے باطل پروپیگنڈہ کر کے لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ لعنت ہے ہر مٹا، ہشتی، مولوی اور مجتہد پر۔)

﴿ خون کا پرسہ ﴾

آیت اللہ العظمیٰ امام حق مولانا امام موسیٰ کاظم جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا۔ پاکیزہ ہے وہ پسینہ جو عبادت اور مولانا حسینؑ جل جلالہ کے دوران عبادت کے جسم سے خارج ہو۔ ظاہر ہے وہ آنسو کا قطرہ جو غم مولانا حسینؑ میں ہے۔ اور اطہر ہے وہ خون کا قطرہ جو عبادت اور ماتم حسینؑ کے دوران ماتمی کے جسم سے خارج ہو۔ ہر مومن پر لازم ہے کہ زندگی میں ایک بار غم حسینؑ میں عبادت اور ماتم حسینؑ میں اپنے جسم کے خون کا نذرانہ بارگاہِ سید الشہداء امام حسینؑ میں پیش کرے۔۔۔ یہ عمل اعلیٰ ترین عبادت اور مطہر ترین عمل ہے۔

(حوالہ: بغیلت کر بلا، صفحہ ۹)

(نوٹ: مولانا امام موسیٰ کاظم جل جلالہ فرما رہے ہیں کہ مولانا حسینؑ کے عبادت کے جسم سے نکلنے والا خون اطہر ہے۔ مطہر ہے۔ مگر کچھ مقصد صفت ملا اور ان کے پیروکار ماتمی کے جسم سے نکلنے والے خون کو نجس کہتے ہیں۔ جبکہ یہ خون تو اطہر ہے۔ اور کچھ حرامی ملا اور مجتہد حقیقی مولانا حسینؑ میں خون کا پرسہ دینے کو حرام کہتے ہیں۔ جبکہ مولانا امام موسیٰ کاظم نے حقیقی مولانا حسینؑ میں خون کا پرسہ دینے کا اعلیٰ ترین عبادت اور مطہر ترین عمل بتایا ہے۔ ہر فوجا، رئیس خور، مولوی اور مجتہد پر لعنت ہے بار۔)

﴿زیارت کریلا﴾

آیت اللہ العظمیٰ رہبر اعظم امام حق مولانا محمد باقر جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا روضہ امام حسین جل جلالہ جل شانہ کی زیارت ہزار اعظم جہوں سے افضل ہے۔۔۔ کر بلا کی زیارت مومن کی معراج ہے۔۔۔ روئے زمین پر جنت سر زمین کر بلا ہے۔۔۔ اللہ اور اس کے فرشتے ہمہ وقت کر بلا میں روضہ حسین کی زیارت کے لیے موجود رہتے ہیں۔۔۔ اللہ اس کے انبیاء اور فرشتوں کا قبلہ روضہ امام حسین ہے۔۔۔ اللہ اس کے انبیاء اور فرشتے کر بلا میں روضہ حسین کو سجدہ کرتے ہیں۔۔۔ کر بلا وہ جنت ہے جس کو مولانا حسین نے خلق کیا۔۔۔ کر بلا وہ قبلہ ہے جس کو مولانا حسین نے خلق کیا۔۔۔ اللہ کو جب رسول کو معراج کرائی تھی تو رسول کو اپنے پاس بلایا اور جب اللہ کو معراج کرائی تھی تو اللہ کر بلا میں روضہ حسین کی زیارت کو آتا ہے۔۔۔ (حوالہ: عظمت کر بلا، صفحہ ۸)

﴿برے لوگ﴾

آیت اللہ العظمیٰ رہبر اعظم امام حق مولانا حسن عسکری جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا آخری زمانے میں سب سے بُرے لوگ وہ ہونگے جو خود کو عالم اور فقیہ کہلاواتے ہونگے اور ممبروں پر قابض ہونگے۔۔۔ یہ لوگ جو خود کو عالم اور فقیہ کہلاویں گے ان کے چہرے مسخ کر دیے جائیں گے۔۔۔ ان کے چہرے نحوست سے بھرپور ہوں گے۔۔۔ خود ساختہ عالموں اور فقیہوں کی شکلیں ہندروں، کتوں اور خزیروں کی مانند ہو جائیں گی۔۔۔ ان خود ساختہ عالموں اور فقیہوں کا قصور یہ ہوگا کہ انہوں نے ہم سے پوچھے بغیر ممبروں پر قبضہ کیا ہوگا، چند رسکوں کے عوض دین بیچا ہوگا اور دین میں بگاڑ پیدا کرنے کی کوشش کی ہوگی۔۔۔ ایسے تمام افراد پر بدترین عذاب نازل کیا جائے گا۔۔۔ (حوالہ: زمان قبل از ظہور صفحہ ۶)

(نوٹ: مولانا حسن عسکری کے فرمان کی روشنی میں پتہ چلتا ہے کہ آج کے دور کے بدترین لوگ وہی ہیں جو خود کو عالم اور فقیہ کہلاوانے کا شوق رکھتے ہیں۔۔۔ بیشک یہ بات بھی حق ہے کہ جنہاں عالم اور فقیہ آج ممبروں پر بیٹھے ہیں ان کے چہرے مولانا نے مسخ کر دیے ہیں اور ان کے چہروں سے نحوست چمک رہی ہے۔۔۔ اور واقعی ان کے چہرے نور سے خالی ہیں اور ان کے چہروں کو بند و خنزیر اور کتوں کی طرح کر دیا گیا ہے۔۔۔ آپ بھی اپنی پسند کے پیشرو ملاؤں کے چہروں کو نور سے دیکھیں کیا ان کے چہرے نخوس اور مسخ شدہ نہیں ہیں۔؟)

﴿دین کے تاجروں کی حقیقت﴾

آیت اللہ العظمیٰ رہبر اعظم امام حق مولانا محمد تقی جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا۔۔۔ عذاب ہے ان کے لیے جو دنیاوی دولت کے بدلے دین کا سودا کرتے ہیں۔۔۔ جہنم ہے ان کے لیے جو دنیاوی دولت کی خاطر عقیدے کا پرچار کرتے ہیں۔۔۔ لعنت ہے ان پر جو دنیاوی دولت کے عوض ہمارا ذکر کرتے ہیں۔۔۔ بد بخت ہیں وہ افراد جو علم حق کے پرچار کے لیے دنیاوی دولت طلب کرتے ہیں۔۔۔

(نوٹ: مولانا محمد تقی فرماتے ہیں لعنتی ہیں، کافر ہیں بد بخت ہیں اور جہنم کے مستحق ہیں وہ لوگ جو دین کی، ذکر معصومین کی، علم حق کی، عقیدے کی اور عبادتوں کی، دنیاوی دولت کی خاطر تجارت کرتے ہیں۔۔۔ مولوی، ملا، مفتی اور مجتہد پیسے کی خاطر، دولت کی خاطر اس وقت دین کی تجارت کر رہے ہیں۔۔۔ چند لوگوں کے عوض خرافات قسم کے فتوے بیچے جا رہے ہیں۔۔۔ غیر ملکی آقاؤں کے اشارے پر حرام خورد مولوی دین میں بگاڑ پیدا کرنے اور مذہب کا چہرہ مسخ کرنے کی شیطانی کوششوں میں مصروف ہیں۔۔۔ اور دوسری طرف نام نہاد پیشرو رذاکر ہیں جو معصومین کے ذکر کو دنیاوی دولت میں تولتے ہیں اور بغیر پٹیسوں کے ذکر معصومین کرنے کو تیار نہیں ہوتے۔۔۔ حد تو یہ ہے کہ خون مولانا حسین کی تجارت کی جا رہی ہے۔۔۔ نام نہاد پیشرو رذاکرین نے مولانا حسین کی مجالس پڑھنے کے لیے اپنے اپنے ریٹ فیکس کیے ہوئے ہیں۔۔۔ جو جتنا مال طلب کرتا ہے اس کو سب سے بڑا اکر مانا جاتا ہے۔۔۔ چند پیشرو رذاکروں نے مجلس مولانا حسین کو کاروبار بنا لیا ہے۔۔۔ معصومین نے لعنت کی ہے ایسے بد بختوں پر جو معصومین کے ذکر کو پیسوں میں تولتے ہیں اور مولانا حسین کے خون کی تجارت کرتے ہیں۔۔۔ لعنت ہے تمام دین فروش ملاؤں، مفتیوں، مولویوں، مجتہدوں اور پیشرو رذاکروں پر۔۔۔)

﴿غیروں سے دوستیاں اور رشتہ داریاں کرنا﴾

آیت اللہ العظمیٰ رہبر اعظم امام حق مولانا جعفر صادق جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا۔۔۔ ہمارے دشمنوں کے دوستوں سے دوستی نہ رکھو۔۔۔ ہمارے دشمنوں کے پیروکاروں کے ساتھ رشتہ نہ بناؤ۔۔۔ ہمارے دشمنوں کے چاہنے والوں سے رابطے نہ بنو۔۔۔ بیشک وہی مومن ہے جو ہمارے دشمن سے دشمنی رکھے اور ہمارے دشمنوں کے دوستوں سے بھی دشمنی رکھے۔۔۔ (حوالہ: مراجع موئین، صفحہ ۷)

(نوٹ: امام جعفر صادق نے فرمایا کہ ہمارے دشمنوں کے پیروکاروں، چاہنے والوں اور دوستوں سے دشمنی رکھو۔۔۔ مگر آج جو حالات ہیں وہ آپ کے سامنے ہیں خود کو شیعیہ کہلاوانے کا شوق رکھنے والے لوگ معصومین کے دشمنوں سے سینوں سے وہلیوں سے دوستیاں اور رشتہ داریاں بنا رہے ہیں جو ایک غلط عمل ہے اور ایسا کرنے والا مومن نہیں ہو سکتا۔۔۔)

﴿سیاست اور حکومت﴾

خلاق عالمین، رزاق ہر جہاں، محبوب و اعظم، مسجود و حقیقی، رب الارباب، مولائے کل امام حق علی المرتضیٰ جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا۔۔۔ سیاست دماغ کا خلل ہے اور مومن پر حرام ہے۔۔۔ آیت اللہ العظمیٰ رہبر اعظم امام حق مولانا حسن عسکری جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا دنیا میں جتنی بھی حکومتیں بنائی گئی ہیں سب کی سب ہمارا حق غصب کر کے بنائی گئی ہیں۔۔۔ یہ تمام حکومتیں باطل اور حرام حکومتیں ہیں اور ان میں شامل تمام افراد بھی غاصب، ظالم، جاہل اور کافر ہیں۔۔۔ مومنوں پر لازم ہے کہ ایسی ہر حکومت سے دور رہیں۔۔۔

(حوالہ: دولت و امامت، صفحہ ۷۷)

(نوٹ: فرامین معصومینؑ کی روشنی میں مومن پر سیاست حرام ہے اور دنیا میں جتنی بھی حکومتیں موجود ہیں وہ سب باطل حکومتیں ہیں اور جو افراد ان باطل حکومتوں میں شامل ہیں وہ غاصب، ظالم اور جاہل ہیں۔۔۔ مگر آج کل دیکھا جا رہا ہے کہ خود کو مومن کہلانے کا شوق رکھنے والے لوگ مختلف سیاسی اور مذہبی جماعتوں میں شامل ہو کر سیاست میں مصروف ہیں۔۔۔ جبکہ مومن پر سیاست حرام ہے۔۔۔ بہت سے لوگ جو خود کو مومن کہلاتے ہیں مختلف باطل حکومتوں کا حصہ رہتے ہیں جو ایک غاصبانہ اور حرام فعل ہے۔۔۔ اور جو بھی شخص سیاست کرتا ہے یا کسی بھی حکومت کا حصہ رہتا ہے وہ مومن نہیں ہو سکتا۔۔۔)

﴿ولایت مولا علیؑ﴾

آیت اللہ العظمیٰ رہبر اعظم امام حق مولانا علی رضا جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا۔۔۔ ہر لمحہ ولایت علیؑ کی گواہی دو۔۔۔ ہر سانس کے ساتھ ولایت علیؑ کی گواہی دو۔۔۔ دل کی ہر ڈھکن کے ساتھ ولایت علیؑ کی گواہی دو۔۔۔ ہر عبادت میں ولایت علیؑ کی گواہی دو۔۔۔ ہر عمل کو انجام دیتے ہوئے ولایت علیؑ کی گواہی دو۔۔۔ ہر کام کی ابتدا میں، درمیان میں اور اختتام میں ولایت علیؑ کی گواہی دو۔۔۔ انسان وہی ہے جو ہر موقع پر ولایت علیؑ کی گواہی دے۔۔۔ مسلمان وہی ہے جو ہر لمحہ ولایت علیؑ کی گواہی دے۔۔۔ مومن وہی ہے جو ہر وقت ولایت علیؑ کی گواہی دیتا رہے۔۔۔ ولایت علیؑ کی گواہی دینا لازم اور واجب ہے۔۔۔ جو ولایت علیؑ کی گواہی نہیں دیتے وہ انسان، مسلمان یا مومن کہلانے کے قابل نہیں ہیں۔۔۔ ظالم ترین ہے وہ شخص جو ولایت مولا علیؑ کی گواہی کو چھپائے۔۔۔

(حوالہ: خطبات رضوی، صفحہ ۷۶)

(نوٹ: مولانا رضا فرما رہے ہیں کہ ہر لمحہ، ہر وقت، ہر پہل، ہر عبادت میں ولایت علیؑ کی گواہی دینا لازم ہے۔۔۔ کچھ عاقبت نامدیش مولوی اور مجتہد نرازیں ولایت علیؑ کی گواہی نہیں دیتے اور دوسروں کو بھی ولایت علیؑ کی گواہی دینے سے روکتے ہیں۔۔۔ جبکہ معصومؑ نے فرمایا ہے کہ ہر عبادت میں ولایت علیؑ کی گواہی دینا لازم اور واجب ہے۔۔۔ لعنت ہوا ایسے تمام افراد پر جو اپنی ناز، اذان، کلمہ یا کسی بھی عبادت میں ولایت علیؑ کی گواہی نہیں دیتے۔۔۔)

مالکِ موت

آیت اللہ العظمیٰ رہبر اعظم امام حق مولانا حسن جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا ہر قسم کی کنجیاں میرے ہاتھ میں ہیں۔۔۔ جو بھی جہاں بھی مرتا ہے میرے حکم اور مرضی سے مرتا ہے۔۔۔ موت میرا امر ہے۔۔۔ ہر وجود کے پروانہ مرگ پر ہر تقدیر میں لگاتا ہوں۔۔۔ موت میری عدنی غلام ہے۔۔۔ موت میری عبادت کرتی ہے اور میرا ویسے طواف کرتی ہے جیسے حاجی کعبے کا طواف کرتے ہیں۔۔۔ ہر مخلوق میرے حکم سے مرتی ہے۔۔۔ جسم میرے حکم پر مرتا ہے۔۔۔ روح میرے حکم پر مرتی ہے۔۔۔ نفس میرے حکم پر مرتا ہے۔۔۔ ہر شے میرے حکم پر موت پاتی ہے۔۔۔ موت میرے دشمنوں پر بہت سخت اور میرے حیداروں پر انتہائی نرم ہے۔۔۔ جو میرا خُدا رہتا ہے وہ مرتا نہیں ہے وہ شہید ہوتا ہے اور میں اپنے خُدا کو شہادت کی موت دے کر ہمیشہ زندہ رکھتا ہوں اور اُسے رزق بھی عطا کرتا ہوں۔۔۔ جو میرا خُدا نہیں ہے اس کے لیے موت بے حد دشوار اور سخت ہے۔۔۔ میرا خُدا اگر کبھی بھی موت سے ڈرتا یا گھبراتا نہیں ہے۔۔۔ میرا خُدا ہمیشہ موت کا ایسے استقبال کرتا ہے جیسے کوئی اپنی عزیز، ہستی کا استقبال کرتا ہے۔۔۔ اور جو میرا خُدا نہیں ہے وہ موت سے گھبراتا اور ڈرتا ہے۔۔۔ ایک وہ وقت آئے گا جب میں تمام عالمین کو موت دے دوں گا۔۔۔ عالمین میں کوئی شے زندہ نہ رہے گی ہر شے پر ہر مخلوق پر موت غالب آجائے گی۔۔۔ میرے حکم پر سرخ موت اور زرد موت ظاہر ہوگی اور تمام عالمین پر غلبہ پالیں گی۔۔۔ زمین، آسمان، چاند، ستارے، سمندر، ریگستان، جنگل، دریا، پہاڑ، سورج سب کے سب موت کے دامن میں چلے جائیں گے۔۔۔ آخر وہ وقت بھی آئے گا جب میں موت کو موت دے دوں گا۔۔۔ سب ختم ہو جائے گا مگر باقی رہیں گے تو ہم (معصومینؑ) باقی رہیں گے جو ہمیشہ سے تھے۔۔۔ اور ہمیشہ رہیں گے۔۔۔ ہم ہی موت و حیات کے خالق، مالک اور پروردگار ہیں۔۔۔

(حوالہ: نفسِ محمدیہ، صفحہ ۷۷)

قوتِ مولا امام حسن جل جلاله

موجد عشق

مولا حسن کے دشمنوں پر لعنت

حرکت و سکوت زمین

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا حسن جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا۔۔۔ یہ جو کرہ زمین حرکت کرتا ہے یہ میرے حکم سے حرکت کرتا ہے۔۔۔ میں نے زمین کو حرکت کرنا سکھایا اور میں نے ہی زمین کو حرکت کرنے کا حکم دیا اور زمین نے میرے امر سے حرکت کی۔۔۔ اور وہ وقت بھی آئے گا جب میں زمین کی حرکت کو روک دوں گا اور پھر زمین کبھی نہ حرکت

مصیبت زدوں کی سجدہ گاہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق جعفر صادق جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا۔۔ بارگاہ امام حسن جل جلالہ تمام مصیبت زدہ لوگوں کی سجدہ گاہ ہے۔۔ جو مصیبت زدہ مولا امام حسنؑ کے در پر سجدہ کریں۔۔ اس کی ہر مصیبت ہلاک ہو جاتی ہے۔۔ امام حسنؑ مصیبتوں کو ہلاک کرنے والے ہیں۔۔ مصیبتوں سے نجات چاہتے ہو تو مولا امام حسنؑ کے در پر سجدہ کرو۔۔ (حوالہ: سلطان امان، صفحہ ۷۰)

دستر خواں امام حسن جل جلالہ جل شانہ

جناب مالک اشترؓ نے ایک روز آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا حسن جل جلالہ جل شانہ سے سوال کیا کہ یا مولا حسنؑ آپ کا جو یہ عظیم الشان دسترخواں ہے جہاں ہر قسم کے رزق کا انبار لگا ہوا ہے۔۔ یہاں سے کون کون رزق پاتا ہے۔۔؟ امام حسن جل جلالہ جل شانہ نے جواب دیا ہر وجود جو موجود ہے وہ میرے در سے رزق پاتا ہے۔۔ خدا میرے دسترخواں سے رزق پاتا ہے۔۔ انبیاء میرے دسترخواں سے رزق پاتے ہیں۔۔ فرشتے میرے دسترخواں سے رزق پاتے ہیں۔۔ جنات میرے دسترخواں سے رزق پاتے ہیں۔۔ انسان میرے دسترخواں سے رزق پاتے ہیں۔۔ حیوان میرے دسترخواں سے رزق پاتے ہیں۔۔ جمادات میرے دسترخواں سے رزق پاتے ہیں۔۔ ہر عالم میرے دسترخواں سے رزق پاتا ہے۔۔ تمام مخلوقات میرے دسترخواں سے رزق پاتی ہیں۔۔ جو کچھ ہے جہاں بھی ہے وہ میرے دسترخواں سے رزق پاتا ہے۔۔ (حوالہ: قدیم الاحسان، جلد ۲، صفحہ ۹۹)

امام امامت

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا محمد باقر جل جلالہ جل شانہ نے مولا امام حسن جل جلالہ جل شانہ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا مولا امام حسنؑ تمام اماموں کے امام ہیں۔۔ مولا امام حسنؑ امامت کے امام ہیں۔۔ مولا حسنؑ وہ امام ہیں جن کی تعظیم کے لیے امامتیں کھڑی ہو جاتی ہیں۔۔ (حوالہ: عظیم آل زہرا، صفحہ ۳۰۴)

فضائل مولا حسن مجتبیٰ جل جلالہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا حسن جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا میں چاہوں تو شمال کو جنوب میں اور جنوب کو شمال میں بدل دوں۔۔ میں چاہوں تو آسمان کو زمین پر اور زمین کو آسمان پر لے جاؤں۔۔ میں چاہوں تو جنت کو جہنم میں اور جہنم کو جنت میں بدل دوں۔۔ میں چاہوں تو عرب کو عجم میں اور عجم کو عرب میں بدل دوں۔۔ میں چاہوں تو مرد کو عورت میں اور عورت کو مرد میں بدل دوں۔۔ میں اتنا اختیار رکھتا ہوں کہ ایک لمحے میں دنیا کو نیست و نابود کروں اور اگلے ہی لمحے میں اس سے زیادہ حسین دنیا قائم کروں۔۔ میں اللہ کے تمام تر جاہ و جلال کا مالک ہوں۔۔ میں رحمتوں کا امیر اور سردار ہوں۔۔ (حوالہ: جلوہ احسن، صفحہ ۷۷، طبع قم)

اسرار درود پاک

ویسے تو ہم سب ہی درود پاک پڑھتے ہیں درود پاک کا ورد کرتے ہیں مگر اکثریت درود پاک کے اسرار سے ناواقف ہے۔۔ درود پاک کا ظاہر بے شمار اسرار کا حامل ہے۔۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ عوام کی اکثریت درود پاک کے اسرار کو برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتی۔۔ میں بھی یہاں فی الحال درود پاک کے بے شمار اسرار میں سے ایک سر پر سے پردہ اٹھانے کی کوشش کر رہا ہوں۔۔ سب سے پہلے تو یہ جاننا چاہیے کہ درود ہے کیا۔۔ درود کہتے ہیں۔۔ ہم سب ہی پڑھتے ہیں اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ۔۔ ترجمہ کرنے والے اس کا ترجمہ کرتے ہیں کہ اللہ درود بھیج محمد و آل محمد پر۔۔ اور قرآن میں اللہ کھربا ہے۔۔ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهُ يَصَلُّوْنَ عَلٰی النَّبِیِّ یٰٰ اَیُّهَا

الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیماً۔ (سورہ احزاب)

اس آیت کا ترجمہ کرنے والوں نے ترجمہ کیا کہ اللہ اور اس کے فرشتے رسولؐ اور آل رسولؐ پر درود بھیجتے ہیں تو اے ایمان والو تم بھی درود بھیجتے رہو اور براہِ اسلام کرتے رہو۔۔۔ ایک طرف اہل ایمان اللہ کو کھڑے ہیں کہ تو درود بھیج محمدؐ و آل محمدؐ پر دوسری طرف اللہ اہل ایمان کو حکم دے رہا ہے کہ میں اور میرے فرشتے تو محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجتے ہیں تم اہل ایمان بھی درود بھیجو محمدؐ و آل محمدؐ پر۔۔۔ آخر درود کیا ہے۔۔۔؟ مومن کہتا ہے اللہ درود بھیجے اللہ کہتا ہے مومن درود بھیجے۔۔۔ مگر کسی نے درود کا مطلب نہیں بتایا۔۔۔ درود کی حقیقت لفظ ”صل“ میں چھپی ہے۔۔۔ ترجمہ کرنے والوں نے بتایا کہ ”صل“ کا مطلب درود ہے مگر درود کے معنی کیا ہیں یہ کسی نے نہیں بتایا۔۔۔ اور ”صل“ کا مطلب ہمیں کسی مولوی یا عربی لغت سے معلوم نہیں کرنا۔۔۔ ”صل“ کا مطلب قرآن میں ہی تلاش کرنا چاہیے۔۔۔ اور بیشک قرآن نے رہنمائی کی ہے۔۔۔ اللہ نے سورہ کوثر میں ”صل“ کی حقیقت پر سے پردہ اٹھایا ہے۔۔۔ انا اعطینک الکوثر بفضل لربک وانحر۔۔۔

جب جناب سیدہ جل جلالہ کا نزول ہوا تو اللہ نے اپنے نبیؐ سے کہا اے رسولؐ ہم نے تم کو کوثر عطا کیا۔۔۔ تم اپنے رب کی عبادت کیا کرو اور قربانی دیا کرو۔۔۔ سورہ کوثر میں اللہ نے بتا دیا کہ ”صل“ کا مطلب عبادت کرنا ہوتا ہے۔۔۔ ”صل“ کا مطلب عبادت کرنا۔۔۔ اب ہم جو درود پڑھتے ہیں اس کا درست ترجمہ یہ ہوگا کہ اللہ عبادت کر محمدؐ و آل محمدؐ کی۔۔۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ اور ان اللّٰہ و ملائکة یصلون علی الذنبی یا بیہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیماً۔ کا درست ترجمہ ہوگا اللہ اور اس کے فرشتے محمدؐ و آل محمدؐ کی عبادت کرتے ہیں۔۔۔ تو اے ایمان والو تم بھی محمدؐ و آل محمدؐ کی عبادت کرو اور براہِ اسلام کرتے رہو۔۔۔ ثابت ہوا اللہ اور اس کے فرشتے محمدؐ و آل محمدؐ کے عہد ہیں، عبادت گذار ہیں۔۔۔ درود کا حقیقی مطلب ہے عبادت۔۔۔ اور اللہ چاہتا ہے کہ اہل ایمان بھی محمدؐ و آل محمدؐ کے عہد بنیں۔۔۔ یہاں میں نے درود پاک کے بے شمار اسرار اور فضائل میں سے صرف ایک سر پر سے پردہ اٹھایا ہے۔۔۔ محمدؐ و آل محمدؐ کی بارگاہِ اعلیٰ میں دعا گو ہوں کہ محمدؐ و آل محمدؐ میری اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول، مقبول اور منظور فرمائیں اور تمام مومنین کو درود پاک کے اسرارِ اعظم کو جاننے اور ماننے کی توفیق عطا فرمائیں۔۔۔ آمین۔۔۔ یا علی رب العالمین۔۔۔

خطبہ علم

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولانا محمد باقر جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا۔۔۔ میں ہر علم کو پیدا کرنے والا ہوں۔۔۔ تمام علوم کو میں نے ایجاد کیا ہے۔۔۔ تمام علوم کی کتبیں میرے ہاتھ میں ہیں۔۔۔ جس جس نے میری ذات کا انکار کیا وہ کافر ہوا۔۔۔ میرے حکم کے بغیر کوئی علم حاصل نہیں کر سکتا۔۔۔ میں نے بے شمار علوم و خفایاں پیدا کی ہیں۔۔۔ جو بھی میرے در پر جھکتا ہے اور علم کی بجھک مانگتا ہے اُسے میں بے حساب علم سے نوازنا ہوں۔۔۔ جس نے مجھ سے طلب نہیں کیا اس نے علم نہیں پایا بلکہ خرافات کو گلے لگایا۔۔۔ علم الہی کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔۔۔ علم تو حید کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔۔۔ علم نبوت کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔۔۔ علم مسجودیت کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔۔۔ علم خلافت کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔۔۔ علم رزاقیت کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔۔۔ علم جلالی کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔۔۔ علم جہانی کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔۔۔ علم نور کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔۔۔ علم ملکوتیت کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔۔۔ علم جبروتیت کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔۔۔ علم لاہوتیت کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔۔۔ علم قدرت کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔۔۔ علم وحدانیت کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔۔۔ علم شہادت کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔۔۔ علم ایمان کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔۔۔ علم کیمیت کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔۔۔ علم اول کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔۔۔ علم آخر کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔۔۔ علم غیب کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔۔۔ علم باریت کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔۔۔ علم غفاریت کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔۔۔ علم عدل کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔۔۔ علم عرفان کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔۔۔ علم قرآن کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔۔۔ علم محمودیت کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔۔۔

علم ہدایت کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔ علم حکمت کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔ علم رشد کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔ علم اسلام کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔ علم عبادت کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔ علم سجدہ کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔ علم حیات کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔ علم معبودیت کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔ علم عہدیت کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔ علم شعور کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔ علم عقل کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔ علم حق کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔ علم بقا کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔ علم فنا کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔ علم موت کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔ علم عشق کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔ علم مودت کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔ علم امید کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔ علم جذبات کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔ علم موجودات کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔ علم مخلوقات کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔ علم انسان کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔ علم جمادات کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔ علم نباتات کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔ علم حیوانات کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔ علم نفوس کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔ علم عرش کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔ علم فرش کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔ علم لامکان کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔ علم مکاں کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔ علم زمین کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔ علم آسمان کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔ علم ملائک کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔ علم جنات کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔ علم فضل کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔ علم رزق کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔ علم ہوا کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔ علم آب کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔ علم نجوم کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔ علم روئے زمین پر جتنے زرات ہیں، زرے زرے کے علم کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔ سمندروں میں پانی کی جتنی بوندیں ہیں، ہر بوند کے علم کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔ سورج کی جتنی کرنیں ہیں اور جو سورج کی شدت ہے، تمام کرنوں اور شدت کے علم کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔ آسمانوں سے برستی بارش کے ہر قطرے کے علم کو میں نے خلق کیا اور میں ہی اس کا عالم ہوں۔ عالمین کی ہر شے میں بے شمار علوم پوشیدہ ہیں اور ان تمام علوم کا خالق اور عالم میں ہوں۔

(حوالہ: بیت الانوار، صفحہ ۸۰۔ گوہر معرفت، صفحہ ۷)

عظمت باقر العلوم جل جلالہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق علی زین العابدین جل جلالہ جل شانہ نے اپنے فرزند عالی قدر جناب امام محمد باقر جل جلالہ جل شانہ کی عظمت بیان کرتے ہوئے فرمایا: میرے فرزندوں میں محمد باقرؑ کا مقام سب سے افضل و برتر ہے۔ محمد باقرؑ وہ ہیں جن پر رسول خداؐ نے درود و سلام بھیجا ہے۔ عالمین کی تمام اہل ایمان مخلوقات محمد مصطفیٰؐ پر درود و سلام بھیجتی ہیں۔ اور رسول اللہؐ کو اپنی آل میں محمد باقرؑ سے اتنی محبت ہے کہ انہوں نے خود محمد باقرؑ پر درود و سلام بھیجا۔

(حوالہ: مجلس شیرازی، صفحہ ۶۷۰)

رب العلم جل جلالہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولانا جعفر صادق جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا: میرے پدربزرگوار امام محمد باقر جل جلالہ جل شانہ کے پروردگار ہیں۔ تمام علوم امام محمد باقرؑ کے درپر سجدہ کرتے ہیں۔ امام محمد باقرؑ رب العلم ہیں۔

(حوالہ: گلزار ولایت، صفحہ ۱۰۷)

شان مولا امام محمد باقر جل جلالہ جل شانہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولانا علی زین العابدین جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا: میرا بیٹا باقرؑ محمد ثانی ہے۔ میرے فرزند محمد باقرؑ کی شکل میں میرے جد احمد مصطفیٰ محمد مجتبیٰ رسول خدا جل جلالہ جل شانہ نے اپنی تمام تر حقیقتوں کے ساتھ ظہور کیا۔ علم و معرفت کے تمام خزانے میرے بیٹے باقرؑ کے ہاتھوں میں ہیں۔

(حوالہ: گلزار ولایت، صفحہ ۳۰)

عبادتوں کا رب

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا محمد باقر جل جلالہ جل شانہ نے اپنے پدر بزرگوار مولا امام زین العابدین جل جلالہ جل شانہ کی شان میں فرمایا میرے بابا مولا زین العابدین تمام عبادتوں کے رب ہیں۔۔۔ ہر عبادت امام سجاد طرف رجوع کرتی ہے۔۔۔ مولا زین العابدین عالم عبادات کے شہنشاہ اعظم ہیں۔ نمازوں کے رب زین العابدین ہیں۔ روزوں کے رب زین العابدین ہیں۔ حج کے رب زین العابدین ہیں۔ ذکوۃ کے رب زین العابدین ہیں۔ دعا کے رب زین العابدین ہیں۔ ذکر کے رب زین العابدین ہیں۔ تسبیح کے رب زین العابدین ہیں۔ تحلیل کے رب زین العابدین ہیں۔ تجدید کے رب زین العابدین ہیں۔ تکبیر کے رب زین العابدین ہیں۔ سجود کے رب زین العابدین ہیں۔ قیام کے رب زین العابدین ہیں۔ نیت کے رب زین العابدین ہیں۔ تشہد کے رب زین العابدین ہیں۔ سلام کے رب زین العابدین ہیں۔ تمام مخلوق عبادت میں مصروف ہے اور عبادت زین العابدین کی عبادت میں مشغول ہے۔ مولا سجاد عبادات کے پالنے والے ہیں۔۔۔ سجاد عبادتوں کے مالک ہیں۔۔۔ کلیات میں موجود ہر حقیقی عہد کے پروردگار زین العابدین ہیں۔ عبادت وہ ہے جس کی تصدیق زین العابدین کر دیں۔۔۔ جس عمل کو مولا سجاد کھویں کہ یہ عبادت ہے تو وہ ہی عبادت بن جاتی ہے۔۔۔ عبادتوں کی کجی زین العابدین کا ذکر ہے۔۔۔ جس شخص کے دل میں مولا زین العابدین کی محبت نہیں اس کی عبادت عبادت نہیں رہتی بلکہ گناہ بن جاتی ہے۔۔۔ زین العابدین عبادتوں کے رازق ہیں۔۔۔ مولا زین العابدین عبادتوں کو حیات دینے والے ہیں۔۔۔ (حوالہ: رب العبادات، صفحہ ۹۰)

حقیقی قبلہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا علی رضا جل جلالہ نے فرمایا قبلہ حقیقی امام زین العابدین جل جلالہ جل شانہ ہیں۔۔۔ تمام ملائکہ کے تمام انبیاء کے تمام اولیاء کے تمام اوصیاء کے قبلہ مولا سجاد ہیں۔۔۔ جو جو زمین پر رہتے ہیں اور جو آسمانوں پر رہتے ہیں سب کے قبلہ امام زین العابدین ہیں۔ ہر شے کا قبلہ سجاد ہیں۔۔۔ ہر جاندار کا قبلہ سجاد ہیں۔۔۔ ہر علم کا قبلہ سجاد ہیں۔۔۔ قلم کا قبلہ سجاد ہیں۔۔۔ کرسی کا قبلہ سجاد ہیں۔۔۔ عرش کا قبلہ سجاد ہیں۔۔۔ فرش کا قبلہ سجاد ہیں۔۔۔ ستاروں کا قبلہ سجاد ہیں۔۔۔ سیاروں کا قبلہ سجاد ہیں۔۔۔ جنت کا قبلہ سجاد ہیں۔۔۔ خدا کا قبلہ سجاد ہیں۔۔۔ کوئی بھی جہاں بھی اپنے معبود کو سجدہ کرتا ہے وہ سجدہ سید الساجدین علی زین العابدین تک پہنچتا ہے۔۔۔ (حوالہ: رب العبادات، صفحہ ۸۱)

سب سے عظیم عبادت

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم جناب سیدہ زینب جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا سید الشہداء امام حسین جل جلالہ جل شانہ کی عزاداری سب سے بڑی عبادت ہے۔ عزاداری حسین سے عظیم اور افضل کوئی دوسری عبادت نہیں۔۔۔ امام حسین کی عزاداری ہر عبادت سے برتر اور اعلیٰ ہے۔۔۔ اور اس اعلیٰ اور اعظم عبادت کی زینت زین العابدین جل جلالہ جل شانہ ہیں۔۔۔ امام زین العابدین ہر اس عبادت گذار کے آقا و رہبر ہیں جو ہمہ وقت مولا امام حسین کی عزاداری و ماتم میں مصروف رہتا ہے۔۔۔ امام زین العابدین عظیم عزادار ہیں اور عزاداری کی زینت ہیں۔۔۔ (حوالہ: کتاب مقتل ابولہصر، صفحہ ۳)

اللہ سے ملاقات

کسی نے آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا جعفر صادق جل جلالہ جل شانہ سے پوچھا کہ دنیا میں تو اللہ کو دیکھنا ناممکن ہے۔۔۔ قیامت کے روز اللہ کو کیسے دیکھا جاسکے گا۔؟ مولا جعفر صادق نے فرمایا قیامت کے دن اللہ امام علی زین العابدین کے نور میں ظاہر ہوگا اور مولا سجاد سے ملاقات ہی اللہ سے ملاقات ہے۔۔۔ تب سجاد ہی اللہ کا ظاہر اور باطن بن کر سامنے آئیں گے اور تمام مخلوق انہیں کی ستائش کریں گی۔۔۔ (حوالہ: کتاب تجلیات انوار، صفحہ ۶۱)

فضائل زبان مولا سجاد جل جلالہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا جعفر صادق جل جلالہ جل شانہ نے اپنے اصحاب سے سوال کیا کہ کیا تم لوگ جانتے ہو میرے دادا امام علی زین العابدین سید الساجدین جل

جلالہ جل شانہ کی زبان مبارک کی کیا عظمت تھی؟ صحابہ نے کہا یا ابن رسول اللہ ہم نہیں جانتے آپ بتادیں۔۔۔ مولا صادقؑ نے فرمایا مولا سجادؑ کی زبان وہ حدید ہے جس کی جنگ بہت سخت ہے۔۔۔ زبان مولا سجادؑ کا وار کافروں، ہشروں، منکروں اور منافقوں پر بہت سخت ہے۔۔۔ مولا سجادؑ کی زبان پاک سے جاری ہونے والے الفاظ نورانی ظالموں کی موت بنے مولا سجادؑ کی زبان وہ حدید ہے جس نے اللہ اور اس کے رسولوں کی مددغیب میں رہ کر کی۔۔۔ مولا سجادؑ لسان صادق کے خالق ہیں۔۔۔ (حوالہ: رب العبادات، صفحہ ۷۰)

قوت و شجاعت مولا سجاد جل جلالہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا محمد باقر جل جلالہ جل شانہ نے مولا امام سجاد جل جلالہ جل شانہ کی شجاعت اور قوت کے بارے میں فرمایا مولا سجادؑ خدا کی تمام تر قوت اور شجاعت کے مالک تھے۔ اگر کربلا میں مولا حسینؑ نے مولا سجادؑ کو جہاد کی اجازت دی ہوتی تو روئے زمین پر کوئی مولا حسینؑ کا دشمن زندہ نہ رہتا۔۔۔ مولا زین العابدینؑ جنگ کرتے تو لمحے بھر میں یزید اور یزید یوں کو جہنم کی گھاٹیوں میں پہنچا دیتے۔۔۔ اگر مولا سجادؑ کو اذن جہاد ملتا تو کوفہ و شام کے ہر گھر میں صف ماتم بچھ جاتی اور مولا حسینؑ کا کوئی دشمن باقی نہ رہتا۔ اگر علی زین العابدینؑ جنگ کرتے تو نہ کوئی مولا حسینؑ سے جنگ کرنے والا زندہ رہتا، نہ کوئی مولا حسینؑ سے بغض رکھنے والا زندہ رہتا، نہ کوئی مولا حسینؑ کا مخالف زندہ رہتا۔ جو بچہ حکام و ادر میں مولا حسینؑ سے بغض رکھتا وہ بھی مرتا اور جو خیانت کار مانس دل میں مولا حسینؑ کے لیے نفرت رکھتے وہ بھی مرتے۔۔۔ مگر پوشیدہ مدبر ابلی کے تحت مولا حسینؑ نے مولا سجادؑ کو جنگ سے روکا اور ان کو صبر و استقامت کا خدا بنا دیا۔۔۔ بے شک حسینؑ ہی اعلیٰ ترین فیصلے کرنے والے ہیں۔۔۔ (حوالہ: مقتل ابوسعید، صفحہ ۳۰)

ہر عبادت میں اقرار ولایت علیؑ لازم ہے

میں تقریباً اپنی تمام ہی تصانیف میں اس موضوع پر بات کر چکا ہوں۔ مگر افسوس کا مقام ہے کہ خود کو علیؑ کا شیعہ کہنے والے کچھ ماہر شیعہ ولایت علیؑ کو غیر ضروری کھ کر اس کے انکار میں مصروف ہیں۔ جبکہ تمام معصومینؑ کے واضح احکام موجود ہیں کہ شیعوں پر لازم ہے کہ وہ اپنی ہر عبادت میں اقرار ولایت علیؑ کریں۔ معصومینؑ کے احکامات کی روشنی میں شیعوں پر واجب ہے کہ وہ اٹھتے بیٹھتے ہر مقام پر ہر وقت علیؑ ولی اللہ کا اقرار کریں۔ تمام معصومینؑ نے عملی طور پر بھی تمام عبادات میں ولایت علیؑ کا اقرار کیا اور اپنے اصحاب کو بھی اس کی تلقین کی۔

میں یہاں بھی چند روایات، واقعات اور احادیث پیش کر رہا ہوں جن سے ولایت علیؑ کی اہمیت اور ضرورت کا اندازہ ہو سکے گا۔

جب کربلا والوں کا قافلہ لوٹ کر مدینے پہنچا اور وقت نماز ہوا تو سرکاری موذن نے علیؑ ولی اللہ کی گواہی کے بغیر اذان دینا شروع کر دی۔ مولا سجادؑ نے فرمایا یہ شیطانی نقاروں کی آواز کہاں سے آرہی ہے؟ مدینے کے لوگ امام زین العابدینؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ارض کیا کہ یزید نے علیؑ ولی اللہ کو غیر ضروری کھ کر اذان سے خارج کر دیا ہے اور اب یہاں اذان میں ولایت علیؑ کی گواہی نہیں دی جاتی ہے۔ مولا سجادؑ نے مولا باقرؑ کو حدایت کی کہ باقرؑ صحیح اذان دو۔۔۔ مولا باقرؑ نے جو اذان دی اس میں علیؑ ولی اللہ شامل تھا۔ لوگوں نے مولا سجادؑ سے دریافت کیا کہ کیا علیؑ کے ذکر کے بغیر اذان درست نہیں ہوتی؟؟ مولا سجادؑ نے فرمایا وہ اذان اذان ہی نہیں ہوتی جس میں علیؑ ولی اللہ کی گواہی شامل نہ ہو۔ جب اذان میں علیؑ کا ذکر نہیں ہوتا تو وہ شیطانی نقاروں میں بدل جاتی ہے۔

اذان کے بعد مولا سجادؑ کی امامت میں نماز قائم ہوئی اور اس نماز کے تشہد میں بھی علیؑ ولی اللہ کی گواہی با آواز بلند دی گئی۔ (بحوالہ کتاب اکل العبادۃ صفحہ ۴۴)

حضرت خواجہ مراؤ نے امام رضاؑ سے دریافت کیا کہ نماز ہم بھی قائم کرتے ہیں اور اغیار بھی نماز قائم کرتے ہیں ہماری اور ان کی نماز میں فرق کیا ہوتا ہے؟؟ مولا رضاؑ نے فرمایا ہمارے شیعوں اور ہمارے دشمنوں کی نماز میں صرف ایک فرق ہوتا ہے اور وہ فرق علیؑ ولی اللہ کا ہوتا ہے۔ عبادت میں ولایت علیؑ کی گواہی شیعہ ہونے کی دلیل ہے۔ اگر یہ گواہی نہ ہوتی تو مومن اور منافق کا فرق کبھی نہ ہوتا۔ جو عبادتیں ہماری ولایت کی گواہی سے خالی ہوں گی اللہ ان عبادتوں کو عبادت گذاروں کے منہ پر دے مارے گا۔ (بحوالہ کتاب وظائف الخیر، صفحہ ۳۱۵)

امام موسیٰ کاظمؑ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور کہا کہ ایک مولوی جو ابو حنیفہ کا مقلد ہے علیؑ ولی اللہ کو غلط قرار دیتا ہے اور ولایت علیؑ کے خلاف تبلیغ کرتا ہے۔ ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے؟ مولا کاظمؑ نے فرمایا کہ اسے قتل کر دو۔ ولایت علیؑ کے خلاف بات کرنے والا ہر شخص شر ہوتا ہے اور ایسے افراد واجب القتل ہیں۔

اہلسنت کے جید مولوی ابو جلیل حنفی مصری اپنی کتاب شریعت العبادات میں مسلمانوں کی اماں عائشہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ عائشہ نے فرمایا رسول اللہؐ دوران نماز تشہد میں آہستہ آواز کے ساتھ علیؑ ولی اللہ کی گواہی دیا کرتے تھے اور ہم کو بھی تلقین کی کہ آہستہ آواز میں یہ گواہی دیا کرو اور ہم ایسا ہی کرتے تھے۔ پھر غدیر خم میں اعلان ولایت کے بعد رسول اللہؐ نے تشہد میں با آواز بلند علیؑ کی ولایت کی گواہی دینا شروع کر دی اور ہم کو بھی حکم دیا کہ اب تم بھی با آواز بلند علیؑ ولی اللہ کی گواہی دیا کرو۔ اور ہم نے ایسا ہی کیا۔ (بحوالہ کتاب شریعت العبادات صفحہ ۱۵۶)

اہلسنت کے ہی ایک اور مولوی ابن حجر عسکانی اپنی کتاب فتاویٰ حروافہ میں لکھتے ہیں کہ رسول اللہؐ کے دور میں اور ابوبکر کے دور حکومت تک تمام ہی مسلمان اپنی نماز، اذان اور کلمے میں علیؑ ولی اللہ کی گواہی دیا کرتے تھے۔ عمر نے حکومت سمبھالتے ہی ولایت علیؑ کو غیر ضروری قرار دے کر تمام عباؤں سے خارج کر دیا۔

معصومینؑ نے نماز میں جس تشہد کو پڑھنے کا حکم فرمایا ہے وہ یہ ہے **اشہدو انک نعم ال رب و اشہدو انک محمدؐ نعم ال رسول و اشہدو انک علیؑ ابن ابی طالب نعم ال مولا۔۔۔** (بحوالہ بحار الانوار جلد ۸۴) آپ نے ملاحدہ کیا کہ تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ اپنی تمام عبادات میں ولایت علیؑ کی گواہی دیں۔ یہی سنت رسولؐ اور آل رسولؐ ہے۔

شانِ معصومینؑ

آیت اللہ العظمیٰ امام حق مولانا قلی جل جلالہ فرماتے ہیں کہ ہم محمدؐ و آل محمدؐ اللہ کے تمام اسموں کے مالک ہیں ہم اللہ کے تمام رازوں سے آشنا ہیں اور اللہ کے تمام رازوں کے مالک ہیں۔ ہم اللہ کا حصہ ہیں ہمارے درجات اتنے ہی بلند ہیں جتنے اللہ کے درجات بلند ہیں۔ ہم اللہ کا ظاہری وجود ہیں ہم ہی اللہ کا باطن ہیں ہم ہی اللہ کی عزت ہیں ہم ہی اللہ کی شان ہیں ہم اللہ سے جدا نہیں ہیں ہم اللہ کا بنیادی حصہ ہیں۔ ہم کو اللہ سے الگ تصور کرنے والا منکر مقام خداوندی ہے۔ ہماری رضا ہی اللہ کی رضا ہے۔ ہمارا حکم ہی اللہ کا حکم ہے ہماری ستائش ہی اللہ کی ستائش ہے۔ جتنا اللہ کی عبادت کرنا ضروری ہے اتنا ہی ہماری عبادت کرنا ضروری ہے۔ جتنا اللہ کا ذکر کرنا ضروری ہے اتنا ہی ہمارا ذکر کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ اللہ کا وجود ہم سے ہے۔ ہم سے الگ کوئی اللہ وجود نہیں رکھتا۔ ہم اللہ کو منوانے اور جہاں سے روشناس کرانے والے ہیں (بحوالہ کتاب علوم امامیہ)

آیت اللہ العظمیٰ خالق حقیقی امام متقیان مولانا علی جل جلالہ نے فرمایا میں بار بار آنے والا ہوں میں بار بار کائناتوں میں مازل ہوتا ہوں۔ میں باریوں والا ہوں۔ میں آمدوں والا ہوں۔ میں ہر دور میں آتا ہوں۔ میں ہر دور میں موجود ہوتا ہوں۔ کوئی دور ایسا نہیں گزرا جس میں میں موجود نہیں تھا نہ ہی کوئی دور ایسا آئے گا جس میں میں موجود نہیں رہوں گا۔ میں ایک وقت میں بے شمار بشری اور نورانی وجودوں کی صورت میں کائنات میں موجود رہ سکتا ہوں۔ میں ہمیشہ سے تھا اور ہمیشہ رہوں گا میں ہر جگہ ہر دور میں حاضر و موجود رہتا ہوں۔ کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں میں موجود نہیں ہوتا میں انسانوں کی شہرگ سے بھی زیادہ قریب ہوں جہاں جہاں جو کچھ ہوتا ہے میں اس سے واقف ہوں اور جو جو ہوتا ہے میری مرضی اور منشا سے ہوتا ہے۔ میری مرضی ہی اللہ کی مرضی ہے میری اطاعت ہی اللہ کی اطاعت ہے۔ میری عبادت کرنا ہی اللہ کی عبادت کرنا ہے۔ میرا ذکر کرنا اللہ کا ذکر ہے۔ میری بات اللہ کی بات ہے۔ میرا ہر عمل اللہ کا عمل ہے۔ میں کائناتوں کا نظام چلانے والا ہوں۔ میں قادر مطلق ہوں میں ہی ذات واجب ہوں۔ میں ہی ہر عبادت کا مرکز محور اور مظہر ہوں۔ (بحوالہ کتب خطبات علویہ، بحر المعارف)

مولاً اپنے ایک اور فرمان میں فرماتے ہیں

میں اللہ کے اتنے قریب ہوں کہ بعض اوقات اللہ مجھ میں سا جاتا ہے۔ میں اللہ کی پناہ گاہ ہوں۔ میں اللہ کا عزیز ترین گھر ہوں میں اللہ کی تو حید کا وارث ہوں اور تو حید کا نظام چلانے والا ہوں۔ میں اللہ کی وجودی حقیقت ہوں میں ہی اللہ کی مجسم تصویر ہوں۔ میں اللہ کی الھویت اور وحدانیت کا مالک ہوں۔ میرے بغیر اللہ کی کوئی حقیقت نہیں میں اللہ کے وجود کی دلیل ہوں میں اللہ کے اتنے قریب ہوں کہ اکثر دنیا کو شک ہوتا ہے کہ میں اللہ ہوں۔۔۔ مگر وہ وہ ہے اور میں میں ہوں۔

(بحوالہ کتاب حقیقت تقویٰ)

مولاً ایک اور مقام پر فرماتے ہیں

میں خالقوں کا خالق ہوں میں سمجھ میں آنے والی عجیب عجیب خلقتوں کا خالق ہوں۔ میں وہ ہوں جس نے اپنے وجود کو خود خلق کیا۔ میں نے ہی تمام ملائکہ اور انبیاء کو احسن طریقے سے خلق کیا۔ میں اللہ کی موجودگی کا خالق ہوں۔ میں کہتا ہوں کہ کوئی اللہ ہے تو ہے ورنہ اگر میں کھ دوں کہ کوئی اللہ ہے ہی نہیں تو دنیا کی کوئی طاقت اللہ کی موجودگی ثابت نہیں کر سکتی۔ میں اسم اللہ کا خالق ہوں۔ اللہ کا کوئی علم اور طاقت ایسی نہیں ہے جو مجھ تک نہ پہنچی ہو۔ جو علم میرے پاس نہیں ہے وہ یقینی طور پر اللہ کے پاس بھی نہیں ہے۔ جو جو اللہ کے پاس ہے وہ وہ میرے پاس ہے۔ جیسا جیسا اللہ ہے ویسا ویسا میں ہوں۔ (بحوالہ کتاب خطبات علویہ)

ایک بار مولاً ممبر سلونی پر براجمان تھے کہ سلمان فارسی نے مولاً سے سورہ اخلاص کی تفسیر جاننا چاہی تو مولاً نے سورہ اخلاص کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا میں ہوں سورہ اخلاص کی تفسیر حقیقی۔ میں تو حید کا جسم ہوں۔ میں ہی قل ہوا اللہ احد ہوں۔ میں ہی اللہ الصمد ہوں۔ میں ہی ولم یکن لہ کفو احد ہوں۔ میں ہی واحد ہوں میں ہی ایک ہوں۔ میں ہی بے مثال و بے نظیر ہوں۔ سورہ اخلاص میری شان میں نازل ہوئی۔ سورہ اخلاص میں جو کچھ ہے میرے بارے میں ہے۔۔۔ مولاً کے خطبے کے دوران کسی کم ظرف نے سوال کیا کہ سورہ اخلاص میں جس کا ذکر ہے اس کو نہ کسی نے پیدا کیا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہے جبکہ ہم تو آپ کے اجداد اور آپ کی آل سے بخوبی واقف ہیں۔ مولاً نے جلال میں آکر فرمایا اے جاہل شخص مجھ کو اور میرے اسرار کو سمجھنا تجھ جیسے ناقص العقل انسان کے بس کی بات نہیں۔ میں تم جیسا بشر نہیں بلکہ عالم بشری کا خالق ہوں۔ میں بار بار مختلف شکلوں میں آتا ہوں۔ میرے جتنے بھی اجداد تھے سب میرا ہی نزول تھے اور میری آل بھی میرا ہی ظہور ہیں۔ میں ہی محمد مصطفیٰ ہوں۔ میں ہی فاطمہ الزہراء ہوں۔ میں ہی حسن مجتبیٰ ہوں۔ میں ہی حسین ہوں۔ میں ہی زینب و کثوم ہوں۔ میں ہی عبدالمطلب ہوں۔ میں ہی عبدالمنف ہوں۔ میں ہی ہاشم ہوں۔ میں ہی ابوطالب ہوں۔ آنے والے باقی امام بھی میرا ہی نزول ہونگے۔ مجھے سمجھنا ناممکن ہے۔ میں عام انسانوں کی سمجھ میں نہیں آ سکتا۔ کبھی مجھے سمجھنے کی کوشش نہ کرنا مجھے سمجھنے کی کوشش کرو گے تو اپنا آپ بھی بھلا بیٹھو گے۔ کبھی میری کسی بات کو رد نہ کرنا اور کبھی میری ذات پر شک کرنے کی غلطی نہ کرنا ورنہ کافر کی موت مرو گے۔ (بحوالہ کتاب اسرار حق)

خالق دو جہاں نے اپنے ایک اور خطبے میں فرمایا

میں وہ ہوں جس کے پاس غیب کی کھفیاں ہیں۔ میں ہر چیز کا علم رکھتا ہوں میں لوح محفوظ ہوں میں حسب اللہ ہوں اور قلب خدا ہوں۔ میں وہ ہوں جس کے پاس گزشتہ اور آئندہ کا علم ہے۔ آدم کا ساتھی میں ہوں۔ نوح کا مددگار میں ہوں۔ میں ابراہیم کا منوس ہوں۔ بادلوں کو پیدا کرنے والا میں ہوں درختوں پر پتے پیدا کرنے والا میں ہوں پھلوں کو لگانے والا میں ہوں چشموں کو چاری کرنے والا میں ہوں زمینوں کو بچھانے والا میں ہوں حق اور باطل میں فرق کرنے والا میں ہوں۔ جنت و جہنم کا تقسیم کرنے والا میں ہوں۔ میں صاحب روز قیامت ہوں۔ مجھ کو جھٹلانے والے پر جہنم ہے۔ میں وہ ہوں جس نے تمام نبیوں کو مبعوث کیا میں تمام عالمین کو پیدا کرنے والا ہوں۔ میں وہ ہوں جس نے آسمانوں کو دعوت دی انہوں نے میرا حکم قبول کیا اور وہ وجود میں آ گئے۔ میں سورج کو روشنی دینے والا اور صبح کو طلوع کرنے والا ہوں میں ستاروں کو پیدا کرنے والا ہوں۔ میں قیامت کو برپا کروں گا۔ میں مومنین کی نماز، زکوٰۃ، حج اور جہاد ہوں۔ میں صاحب طور ہوں میں کتاب مستور ہوں۔ میں زندہ کرتا ہوں مارتا ہوں پیدا کرتا ہوں اور رزق دیتا ہوں۔ میں اسم اعظم ہوں میں شرق سے مغرب تک مخلوق کے اعمال کو دیکھتا ہوں اور ان کی کوئی چیز مجھ سے پوشیدہ نہیں ہے۔ میں کعبہ اور بیت الحرام ہوں۔ میں ہوں محمد مصطفیٰ میں ہوں علی مرتضیٰ میں ہی غفور رحیم ہوں۔ (بحوالہ کتاب بحر المعارف)

مولاً علیؑ نے اپنے ایک اور خطبے میں فرمایا قرآن میں جہاں جہاں اسم اللہ آیا ہے اس سے مراد میں علیؑ ہوں۔ اسم اللہ میرا ہی پروردہ ہے اور جب بھی جہاں بھی اسم اللہ لیا جاتا ہے اس سے مراد میں علیؑ ہوتا ہوں۔ میں اللہ کی حقیقت ہوں میں۔ ہی اسم اللہ کو وجود میں لانے والا ہوں۔ میں اللہویت، وحدانیت، رحمانیت اور ربانیت کا مظہر ہوں۔ ملائکہ میرے نام کی تسبیح کرتے ہیں اور انبیاء میرے در پر سجدہ ریز رہتے ہیں۔ میں وقت اور زمانے کا خالق ہوں۔ اس لیے وقت اور زمانے کا اطلاق مجھ پر نہیں ہوتا۔ میں ہر زمانے میں اور ہر وقت موجود ہوتا ہوں۔ میری ذات حاضر موجود ہے۔ میں تمام عالموں کا خالق ہوں۔ میں اب تک لاتعداد عالموں کو خلق کر کے فنا کر چکا ہوں۔ اور لاتعداد عالموں کو مزید خلق کر کے فنا کروں گا۔ میں وہ ذات ہوں جس کی اطاعت کرنا ہر مخلوق پر فرض ہے۔ میں پروردگار روز قیامت ہوں۔ میں ہی تو حید کا معدن ہوں۔

مولاً علیؑ کے ان فرامین کی روشنی میں یہ بات واضح ہوئی کہ علیؑ ہی اسم اللہ اور فکر تو حید کے خالق ہیں علیؑ ہی اللہ کی موجودگی کے خالق ہیں علیؑ ہی قل ہوا اللہ احد ہیں علیؑ

ہی الہویت، ربوبیت، وحدانیت، رحمانیت اور معبودیت کے مظہر ہیں۔ علیؑ ہی کے دم سے اللہ کا وجود باقی ہے۔ علیؑ ہی خالق، رازق، مالک، رہبر اور رب حقیقی ہیں۔ علیؑ ہی وحدۃ لا شریک ہیں۔ علیؑ ہی اللہ کے خالق ہیں جو مختلف مقامات پر مختلف شکلوں میں ظہور کرتے رہے۔ کھیں علیؑ کی شکل ظاہر ہوئے تو کھیں علیؑ محمدؐ کی شکل میں ظاہر ہوئے کھیں حسنؑ کی شکل میں ظاہر ہوئے تو کھیں حسینؑ کی شکل میں ظاہر ہوئے علیؑ ہی بار بار معصومینؑ کی شکل میں ظاہر ہوتے رہے۔ ہر معصوم علیؑ کا ہی ظہور ہے اور آج بھی علیؑ مولا امام مہدیؑ کی صورت میں پردہ غیب میں حاضر و موجود ہیں۔ یہ ہے حقیقت تو حید۔

بہت سے کم ظرف لوگ ایسے ہیں جو معصومینؑ کو کسی نامعلوم خدا کا عبد ثابت کرنے پر تلے رہتے ہیں۔ یہ کم ظرف افراد یہ سوال اٹھاتے ہیں کہ اگر معصومینؑ اللہ کے خالق ہیں تو انہوں نے سجدہ کس کو کیا؟ اس بات کا جواب بھی مولائے فرامین میں موجود ہے۔ مولا علیؑ فرماتے ہیں میں خود اپنی عبادت کرنے والا ہوں۔ میں خود اپنی ستائش کرنے والا ہوں۔ میں نے عبادت کی تاکہ انسانوں کو عبادت کا ڈھنگ سکھاسوں ورنہ مجھے عبادتوں کی ضرورت کہاں؟ میں تو عبادتوں کا خالق ہوں۔ میں نمازوں کا پروردگار ہوں۔ میں مرکز معبود ہوں۔ دنیا میں جو بھی کھیں بھی سجدہ کرتا ہے وہ دراصل مجھ کو ہی سجدہ کرتا ہے۔ (بحوالہ کتاب اسرار الہدایت)

مولائیک اور مقام پر فرماتے ہیں عابد بھی میں ہوں اور معبود بھی میں ہوں ساجد بھی میں ہوں اور مسجود بھی میں ہوں۔

مولائے ان فرامین کی روشنی میں یہ بات بھی واضح ہوئی کہ معصومینؑ نے جب کبھی سجدہ کیا یا کسی بھی قسم کی عبادت کی وہ دراصل انسانوں کو عبادت کا ڈھنگ سکھانے کے لیے تھی۔ معصومینؑ نے ہمیشہ اپنی ہی حقیقت کو سجدہ کیا اپنی ہی عبادت کی۔ اس لیے معصومینؑ کو کسی نامعلوم خدا کا عبد قرار دینا غلط ہے۔

القاب معصومینؑ

ایک شخص مولا رضاؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور فرمایا کہ کچھ لوگ آل محمدؐ کے القابات کو اپنے لیے اور اپنے پیشواؤں کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟ مولا رضاؑ نے فرمایا ہمارے القاب اللہ کے القاب ہیں اور ان کو کسی انسان کے لیے استعمال کرنا شرک ہے۔ جو القابات ہمارے لیے استعمال ہو چکے ہیں وہ کسی بھی انسان کے لیے استعمال نہیں ہو سکتے چاہے وہ انسان کتنا ہی متقی و پرہیزگار کیوں نہ ہو۔ (بحوالہ کتاب افکار رضوی، صفحہ ۱۸)

(غور فرمائیں آج ہر طرف شرک کا بازار گرم ہے کوئی مولوی خود کو امام کہلوارہا ہے تو کوئی خود کو آیت اللہ کہلوارہا ہے کوئی خود کو عالم کہلوارہا ہے تو کوئی خود کو مولا کہلوارہا ہے کوئی خود کو مولا کہلوارہا ہے تو کوئی خود کو ولی امر یا حجت الاسلام کہلوارہا ہے جبکہ یہ تمام القابات معصومینؑ کے ہیں اور ان کو انسانوں کے لیے استعمال کرنا شرک ہے گناہ ہے۔)

نماز میں علیؑ علیؑ

ایک روز رسول اللہؐ مسجد نبویؐ میں جلوہ افروز تھے کہ حضرت سلمانؓ فارس کے رہنے والے ایک نو مسلم کو لے کر رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فرمایا یا رسول اللہؐ یہ فارس کا رہنے والا ہے اور عربی زبان سے ناواقف ہے اس لیے اس کو نماز ادا کرنے میں مشکلات پیش آتی ہیں اکثر یہ شخص دوران نماز آیتیں بھول جاتا ہے جس کے نتیجے میں اس کی نماز خراب ہو جاتی ہے۔ مولا رسولؐ نے فرمایا اے فارسی شخص تم جب کبھی نماز میں کچھ بھول جاؤ یا عربی کے الفاظ ادا نہ کر پاؤ تو نام علیؑ کا ورد کیا کرو اور یہ ورد کرتے ہوئے نماز مکمل کیا کرو۔ علیؑ کا ذکر ہر عبادت کو مکمل اور درست بنا دیتا ہے۔ (بحوالہ کتاب ذکر علیؑ، صفحہ ۱۱۳)

صدق اللہ العلیٰ العظیم

عشقِ علیؑ کے جرم میں حضرت میثمؓ نماز کو جب ابن زیاد کے دربار میں لایا گیا تو ابن زیاد ملعون نے کہا اے میثمؓ علیؑ کا ذکر کرنا اور علیؑ کے دشمنوں پر تمہارا کرنا چھوڑ دو ورنہ اس بات کی میں تم کو بہت گھناؤنی سزا دوں گا۔ حضرت میثمؓ نے مسکرا کر فرمایا چاہے تم مجھے جو بھی سزا دے دو مگر میرے دل سے علیؑ کی محبت کم نہ ہوگی۔ ابن زیاد نے کہا میثمؓ میں تم کو بہت تکلیف دہ انداز میں قتل کروں گا۔ میں تمہارے ہاتھ پیر کاٹ دوں گا تمہاری آنکھیں نکال لوں گا اور زبان کھینچ کر تم کو شہر کے بیچ موجود درخت پر لٹکا دوں گا

کہ لوگ علیؑ سے محبت کا انجام دیکھ سکیں۔ یہ سن کر میثمؑ با آواز بلند ہنسنے لگے۔ ابن زیاد نے کہا کیا ہوا میثمؑ؟؟ کیا اپنے انجام کے بارے میں سن کر دیوانہ بن گئے ہو؟ میثمؑ نے فرمایا نہیں میں تو اپنے مولاً کی صداقت اور سچائی پر رشک کر رہا ہوں۔ صدق اللہ العلیٰ العظیم۔ میرے مولاً نے مجھے بہت پہلے ہی خبر دے دی تھی کہ مجھے ایسے ہی مارا جائے گا۔ میرے مولاً نے مجھے بتا دیا تھا کہ میں ابن زیاد ملعون کے ہاتھوں مارا جاؤں گا۔ میرے ہاتھ پیر کاٹے جائیں گے، میری آنکھیں نکال لی جائیں گی اور میری زبان کھینچی جائے گی۔ ابن زیاد ملعون نے کہا اچھا علیؑ نے ایسا کہا تھا؟؟ تو ٹھیک ہے اب ہم تمہارے ہاتھ پیر کاٹیں گے اور آنکھیں نکال لیں گے مگر تمہاری زبان نہیں کھینچیں گے۔ ہمارے اس عمل سے علیؑ کی بات غلط ثابت ہو جائے گی اور لوگوں کا ایمان علیؑ کی صداقت پر سے ہٹ جائے گا۔ میثمؑ نے فرمایا دنیا میں صرف وہ ہوتا ہے جو علیؑ نے فرمایا ہوتا ہے۔ علیؑ کی مرضی کے بغیر دنیا میں کچھ نہیں ہو سکتا۔ ابن زیاد نے اپنے سپاہیوں کو بلایا اور کہا کہ میثمؑ کو لے جاؤ اور اسے قتل کر دو اور یاد رہے اس کے ہاتھ پیر کاٹنا اس کی آنکھیں نکال لینا مگر زبان نہ کھینچنا۔ ابن زیاد کے سپاہیوں نے ایسا ہی کیا حضرت میثمؑ تھڑ کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیے ان کی آنکھیں نکال لیں اور شہر کے بچ بچ موجود درخت پر ٹانگ دیا اور سوچا خون بہنے سے کچھ دیر میں میثمؑ مری جائے گا۔ سپاہی جانے لگے تو میثمؑ نے کہا سنو کوفے والوں! آؤ میں آج تم کو علیؑ کی وہ فضیلتیں سناتا ہوں جو آج تک تم نے نہیں سنی ہوگی۔ تم جانتے ہو علیؑ نے مجھے لوگوں کے شجرے جانچنے کے علم سے نوازا ہے۔ آؤ میں تم کو علیؑ کے دشمنوں کے شجروں سے واقف کروں۔ جانتے ہو ابو بکر جس کو اپنا باپ کہتا تھا وہ اس کا باپ نہ تھا۔ عمر کی ماں جس شخص کو عمر کا باپ بتلاتی تھی وہ عمر کا باپ نہیں تھا۔ عثمان جس باپ کے نام سے مشہور ہے وہ اس کا اصلی باپ نہیں۔ معاویہ کے جس باپ سے تم لوگ آشنا ہو وہ معاویہ کا حقیقی باپ نہیں۔ آؤ لوگوں میں تم کو علیؑ کے دشمنوں کے شجروں سے اور ان کی ماؤں کی سیاہ کاریوں سے واقف کرتا ہوں۔ آؤ میں تم کو بتاؤں کہ علیؑ کے یہ دشمن کتنے بڑے حرامی تھے۔ ابن زیاد کے سپاہی دوڑے ہوئے ابن زیاد کے پاس پہنچے اور کہا میثمؑ تو وہاں سب دشمنان علیؑ کے شجرے کھول رہا ہے ابن زیاد نے کہا جلدی جاؤ جا کر میثمؑ کی زبان کھینچ لو کہیں وہ میرا شجرہ بھی نہ کھول دے۔ ابن زیاد کے سپاہی جیسے ہی میثمؑ کی زبان کھینچنے پہنچے حضرت میثمؑ نے فرمایا صدق اللہ العلیٰ العظیم سچا ہے اللہ علیؑ اور اس کی ذات عظیم ہے۔ بیشک میرے مولاً نے سچ فرمایا تھا۔ (بحوالہ کتاب میثم مرتضوی (سوانح حیات میثم تمار) صفحہ ۱۵۱)

اہمیت عزاداری حسینؑ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم مولا حسن عسکری جل جلالہ نے فرمایا تمام انبیاء اور ملائکہ اپنے مناصب پر فائز ہونے سے پہلے ۱۰۰۰۰ سال تک ماتم و عزاداری حسینؑ کرتے رہے۔ یہی ان کی عبادت تھی جس کے بدلے میں اللہ نے ان کو عظیم منصبوں سے نوازا۔ یہ وہ عبادت ہے جس کو انجام دینا اللہ و معصومینؑ پر بھی لازم ہے۔

شان مولا حسینؑ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام جعفر صادق جل جلالہ نے فرمایا کربلا میں مولا حسینؑ کی شہادت دراصل اللہ اور اس کے رسول کی شہادت ہے۔ کربلا میں محمدؐ کے جسم پر خنجر چلایا گیا اور اللہ کا خون بہایا گیا۔ اسی لیے مولا حسینؑ کو اللہ کہا جاتا ہے۔ حسینؑ ربو بیت اور نبوت کا امتزاج ہیں۔ اللہ اور محمدؐ جب سبجا ہوتے ہیں تو حسینؑ کہلاتے ہیں۔ (بحوالہ کتاب نور العزا صفحہ ۲۱۵)

شان امام زین العابدینؑ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم مولا امام رضا جل جلالہ نے فرمایا مولا سجادؑ کو زین العابدینؑ اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ مولا سجادؑ مولا حسینؑ کی عبادت کرنے والوں کی زینت ہیں۔ مولا حسینؑ کی عبادت عزاداری حسینؑ ہے اور عابد وہ ہوتا ہے جو مولا حسینؑ کا عزادار ہو۔ اور سجادؑ سے بڑا مولا حسینؑ کا کوئی عزادار نہیں ہے۔ اسی لیے مولا سجادؑ کو عزاداروں کی زینت یعنی زین العابدینؑ کہا جاتا ہے۔ (بحوالہ کتاب معراج امامت صفحہ ۱۷۶)

شان مولا علیؑ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم رسول اللہ جل جلالہ نے فرمایا علیؑ اللہ کا ظرف ہیں۔ علیؑ ہی اللہ کی ذات ہیں۔ علیؑ اللہ کی نشانی ہیں۔ علیؑ اللہ کی پہچان ہیں۔ علیؑ اللہ کا حسب ہیں۔ علیؑ ہی اللہ کا نصب ہیں۔ اللہ علیؑ میں پنہاں ہے۔ جسے اللہ کو تلاش کرنا ہے وہ علیؑ میں اللہ کو تلاش کرے۔ جسے اللہ سے ملاقات کرنی ہے وہ علیؑ سے ملاقات کرے۔ جسے اللہ کا دیدار کرنا ہے وہ علیؑ کا دیدار کرے۔ جسے اللہ کی ستائش کرنی ہے وہ علیؑ کی ستائش کرے۔ جسے اللہ کی تعریف کرنی ہے وہ علیؑ

(بحوالہ کتاب سراہی صفحہ ۲۵۷)

کی تعریف کرے۔ جسے اللہ کی عبادت کرنی ہے وہ علی کی عبادت کرے۔

شان مولا حسنؑ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم مولا امام نقی جلالہ نے فرمایا مولا حسنؑ رزق کے رب ہیں۔ مولا حسنؑ کی مرضی سے مخلوقات میں رزق تقسیم ہوتا ہے۔ جب تک مولا حسنؑ کی مرضی شامل حال نہ ہو کسی مخلوق تک رزق نہیں پہنچ سکتا۔ ساری مخلوقات اپنا رزق حسنؑ کی بارگاہ سے حاصل کرتی ہیں۔

شان مولا محمدؑ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم مولا امام جعفر صادقؑ جل جلالہ نے فرمایا عالم میں جتنے انوار ہیں سب اسم محمدؑ کے سبب سے ہیں۔ مولا محمدؑ انوار کو نور عطا کرتے ہیں۔ اگر آفتاب روشن ہے تو محمدؑ کی عطا سے۔ اگر مہتاب نورانی ہے تو محمدؑ کے سبب سے۔ ستاروں میں جو روشنی ہے وہ محمدؑ کے صدقے سے ہے اگر محمدؑ نہ ہوتے تو کائنات میں کھیں کوئی روشنی نہ ہوتی اور پورا عالم تاریکی میں ڈوبا ہوتا۔ (بحوالہ کتاب مراتب محمدیہ صفحہ ۸۰۱)

شان مولا عونؑ و محمدؑ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم مولا امام محمد باقرؑ جل جلالہ نے حضرت عونؑ و محمدؑ کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا عونؑ و محمدؑ اللہ کے جلال اور جمال کا نزول ہیں۔ ان دونوں میں بے شمار صفات الہی پوشیدہ ہیں۔ عونؑ رحمان ہیں تو محمدؑ رحیم ہیں۔ عونؑ مغفور ہیں تو محمدؑ کریم ہیں۔ عونؑ لطیف ہیں تو محمدؑ بصیر ہیں۔ عونؑ محمدؑ اللہ کی خدائی کا عکس ہیں جن کو دیکھ کر خدائی کا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔ (بحوالہ کتاب طفلان کربلا صفحہ ۸۸)

شان مولا علی اکبرؑ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم مولا امام زین العابدینؑ جل جلالہ نے فرمایا اکبرؑ محمدؑ کی صورت علیؑ کے اسم اور اللہ کی روح کے مالک ہیں۔ اکبرؑ محمدؑ کی صورت علیؑ کا اسم اور اللہ کی روح لے کر جہاں میں آئے۔ ہم کو جب کبھی اپنے جد مولا محمدؑ یا مولا علیؑ کی زیارت کرنی ہوتی ہم اکبرؑ کی زیارت کرتے۔ اکبرؑ کی زیارت کرنا اللہ علیؑ اور محمدؑ کی زیارت کرنے کے مترادف ہے۔ (بحوالہ کتاب جلوہ محمدی صفحہ ۵۳۱)

نماز میں معصومینؑ

مولا امام جعفر صادقؑ سے دریافت کیا گیا کہ کیا دوران نماز معصومینؑ کے نام لیے جاسکتے ہیں؟ مولا جعفر صادقؑ نے فرمایا ہاں! خوبصورتی کے ساتھ ہمارے نام نماز میں لیا کرو۔ (من لا یخضر النقیہ)

شان مولا رضاؑ

حضرت اباصلتؑ نے مولا رضاؑ کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا میں نے ایک بار مولا رضاؑ کی خدمت میں ارض کیا کہ مولاؑ مجھے اپنی کسی ایسی فضیلت سے آگاہ کریں جس سے میں واقف ہوں! مولا رضاؑ نے فرمایا میں اللہ کا عظیم اور عزیز ترین راز ہوں۔ میں فرش اور عرش کا حاکم ہوں اور ہر چیز پر قادر ہوں۔ میں وہ ہوں جس کے امر سے کائنات حرکت کرتی ہے۔ (بحوالہ کتاب فضائل رضوی صفحہ ۱۶)

شان مولا کاظمؑ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم مولا امام موسیٰ کاظمؑ جل جلالہ سے ان کے صحابی مالک بن عبد اللہ نے سوال کیا کہ مولاؑ جنت کہاں ہے؟ مولا کاظمؑ نے اپنی نعالین مبارک کی طرف اشارہ کر کے کہا یہ ہے جنت۔۔۔ مالک بن عبد اللہ نے پوچھا جہنم کہاں ہے؟ مولا کاظمؑ نے فرمایا جو اس جنت سے دور ہے وہ جہنم ہے۔ جس نے مجھ سے رجوع کیا وہ جنت میں ہے اور جو مجھ سے دور ہو وہ جہنم میں ہے۔ (بحوالہ کتاب مباحث المؤمنین، صفحہ ۵۶۸)

شان مولا جعفر صادقؑ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم مولا امام موسیٰ کاظمؑ جل جلالہ نے فرمایا میرے والد بزرگوار مولا جعفر صادقؑ عبادت گزاروں کے آقا اور سردار ہیں۔ سارے عبادت

گزار مولا جعفر صادقؑ کے عہد ہیں۔ کوئی تب تک اللہ کا عبد نہیں ہو سکتا جب تک جعفر صادقؑ کا عبد نہ بن جائے۔ (بحوالہ کتاب حیات آل محمدؑ، صفحہ ۷۰)

شان بی بی زینبؑ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم مولا امام جعفر صادقؑ جل جلالہ نے فرمایا بی بی زینبؑ اللہ کی زینت ہیں۔ انہوں نے اللہ کے دین کو زندگی بخشی۔ انہی نے حقیقت کر بلا کو زندہ رکھا۔ بی بی زینبؑ امامت کی محافظ ہیں اور تمام اماموں کی سردار ہیں۔ بی بی زینبؑ کے دم سے ہی اسلام باقی ہے، امامت باقی ہے اور اللہ کا وجود باقی ہے۔

شان مولا محمد باقرؑ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم مولا امام محمد باقرؑ جل جلالہ نے فرمایا میں اللہ کی نعمتوں اور برکتوں کا مالک ہوں۔ جو کوئی مجھ سے محبت رکھے گا اس پر اللہ کی نعمتوں اور برکتوں کے درکھول دیے جائیں گے۔ میری محبت جنت کی کنجی ہے۔ جو کوئی مجھ سے محبت رکھتا ہے اس پر جہنم حرام ہے۔ (بحوالہ کتاب انوار صالح، صفحہ ۴۴)

شان مولا عباسؑ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم مولا امام حسینؑ جل جلالہ نے فرمایا پیچتن کی وحدت کو ابو الفضل العباسؑ کہتے ہیں۔ عباسؑ ہم پیچتن کی صفتوں اور فضیلتوں کا مجموعہ ہیں۔ ہم پیچتن اللہ کے رازدار ہیں اور عباسؑ ہمارے رازدار ہیں۔ ہم پیچتن اللہ کی حقیقت ہیں اور عباسؑ ہماری حقیقت ہے۔ ہم پیچتن میں اللہ نظر آتا ہے اور ہم عباسؑ میں نظر آتے ہیں۔ (بحوالہ کتاب العباس، صفحہ ۸۸)

شان معصومینؑ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم مولا تقیؑ جل جلالہ نے فرمایا ہم محمدؐ و آل محمدؑ نے اس عالم کو خلق کیا ہے۔۔۔ چاند اروں کو زندگی بخشی ہے اور رزق عطا کیا ہے۔ ہم ہی مخلوقات کو موت دیتے ہیں اور ہم ہی ان کو زندہ کرتے ہیں۔ ہم ہر جگہ حاضر و موجود ہوتے ہیں اگر ہم نہ ہوں تو کچھ بھی باقی نہ رہے۔ ہم موت اور زندگی کو تقسیم کرنے والے ہیں۔ ہمارے لیے موت نہیں ہے۔ ہم کبھی مرتے نہیں ہیں نہ ہی کوئی قوت ہمیں مار سکتی ہے۔ ہم انسانوں کی نظروں سے کچھ عرصے کے لیے اوجھل ضرور ہو جاتے ہیں مگر ہم مرتے نہیں۔ ہم کومرا ہوا تصور کرنا گناہ ہے۔ موت تو صرف ہماری تخلیق کردہ ایک مخلوق ہے جو ہمارے حکم سے کام کرتی ہے۔ (بحوالہ کتاب خہبائے زرین صفحہ ۱۷)

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم مولا امام جعفر صادقؑ جل جلالہ نے فرمایا نہ ہم نے کسی کو جنا اور نہ ہی ہم کسی سے جننے ہیں۔ اور نہ ہم ماؤں کے شکموں میں ہوتے ہیں اور نہ ہی یہ سلسلہ ہم کسی ماؤں کے شکموں میں رکھتے ہیں۔ ہم اللہ کے وہ راز ہیں جو بشری پیکروں میں نازل ہوئے ہیں۔۔۔ کون ہے جو ہمیں جان سکے؟؟؟

(بحوالہ کتاب بحار الانوار جلد ۴۴)

شان بی بی زہراؑ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم خالق حقیقی مولا امام علیؑ جل جلالہ نے فرمایا میں تمام عالمین کا حاکم اور سرداریوں نگر زہراؑ میری بھی حاکم اور سردار ہیں۔ میں تب تک کوئی عمل انجام نہیں دے سکتا جب تک اس میں زہراؑ کا حکم شامل نہ ہو۔ کائنات میری تعظیم کرتی ہے اور میں فاطمہؑ کی تعظیم کرتا ہوں پورا عالم میری تسبیح کرتا ہے اور میں فاطمہؑ کی تسبیح کرتا ہوں۔ تمام مخلوقات میرے آگے جھکتی ہیں مگر میں زہراؑ کے آگے جھکتا ہوں۔۔۔ (بحوالہ کتاب ام التوحید)

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم رسول اللہؐ جل جلالہ سے حضرت ابوذر غفاریؓ نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہؐ آپ بی بی فاطمہؑ زہراؑ کی تعظیم میں کیوں کہڑے ہوتے ہیں؟ کیا آپ ان کا بیٹی کی حیثیت سے احترام کرتے ہیں؟ رسول پاکؐ نے فرمایا فاطمہؑ کا احترام کرنا مجھ پر لازم ہے میں زہراؑ کا احترام اس لیے نہیں کرتا کہ وہ میری بیٹی ہیں بلکہ ان کے احترام کی وجہ یہ ہے کہ میں ان کی حقیقت سے کچھ حد تک واقف ہوں۔ فاطمہؑ میرے گھر میں بیٹی بن کر نازل ضرور ہوئی ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ وہی تو مجھ کو نبوت عطا کرنے والی ہستی ہیں۔ میں اسی ذات کا پیغام لے کر ہی تو دنیا میں بھیجا گیا ہوں۔ مجھ سے پہلے بھی جتنے نبی بھیجے گئے سب فاطمہؑ طالع تھے اور انہی کے احکامات پر عمل کرتے تھے اور میرے بعد آنے والے تمام امامؑ بھی فاطمہؑ کے پروردہ ہو گئے اور انہی کے احکامات

پر عمل کریں گے۔ حضرت ابوذرؓ نے پوچھا یا رسول اللہ کیا فاطمہ ہی اللہ ہیں؟ رسول اللہؐ نے منکرا کر فرمایا اللہ تو خود فاطمہؑ کے احکامات کا طالع ہے۔ وہ فاطمہؑ ہی تو ہیں جن کی عبادت خود اللہ بھی کرتا ہے۔ حضرت ابوذرؓ نے فرمایا یا رسول اللہؐ کچھ وضاحت فرمادیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا حقیقت یہ ہے کہ فاطمہؑ کی نعلین پاک کی خاک میں سیکڑوں خدا اپنی تمام تر خدائی کے ساتھ موجود ہوتے ہیں۔ فاطمہؑ توحید کی پروردگار اعظم ہیں۔ فاطمہؑ کی رضا سے اللہ کا وجود قائم ہے۔ جس لمحے فاطمہؑ کی رضایت شامل نہ رہی اللہ کا وجود بھی قائم نہیں رہے گا۔ اے ابوذرؓ یہ جان لو کہ فاطمہؑ جسے چاہیں خالق بنادیں جسے چاہیں مخلوق بنادیں، جسے چاہیں افضل بنادیں اور جسے چاہیں کمتر بنادیں۔ کلینات عالم کا تمام تر نظام فاطمہؑ کے ہاتھوں میں ہے۔ جو ہوتا ہے جہاں ہوتا ہے جیسا ہوتا ہے سب فاطمہؑ کی مرضی و منشا سے ہوتا ہے۔ جو فاطمہؑ کا دل دکھائے گا وہ تباہ و برباد ہوگا اور جو فاطمہؑ کی رضا حاصل کر لے گا اس کو جو مقام عطا ہوگا اس کا انسانی تصور میں آنا ممکن نہیں۔ (بحوالہ کتاب ام التوحید)

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم مولانا امام محمد باقر جل جلالہ سے ایک صحابی نے پوچھا کہ مولاً جب دنیا کا سارا نظام آپ معصومینؑ کے ہاتھوں میں ہے تو ایسے حالات میں خدا کیا کرتا ہے؟ کیا خدا کچھ بھی نہیں کرتا؟ مولانا باقرؑ نے فرمایا خدا عبادت میں مشغول رہتا ہے۔ صحابی نے پوچھا خدا کس کی عبادت کرتا ہے؟ خدا کون سی عبادت کرتا ہے؟ مولانا باقرؑ نے فرمایا خدا مسلمان بن کر در زہراً کی جا روپ کشی کرتا ہے۔ یہ ہی اس کی عبادت ہے۔ (بحوالہ کتاب ام التوحید)

شان محمد و آل محمد

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم مولانا امام حسین جل جلالہ نے فرمایا ہم آل اللہ ہیں اور وارث رسول خدا ہیں۔۔۔ (بحوالہ کتاب بحار الانوار)

مقصد کربلا

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم مولانا امام حسن عسکری جل جلالہ سے کسی نے کربلا کا مقصد دریافت کیا تو مولانا نے فرمایا کربلا میں علیؑ ولی اللہ کو پہچاننے کے لیے لا الہ الا اللہ اور محمدؐ رسول اللہ نے قربانی دی اور شہید ہوئے۔ کربلا کا مقصد صرف ولایت علیؑ کو زندہ رکھنا تھا۔ واقعہ کربلا ولایت علیؑ کی معراج ہے۔ (بحوالہ کتاب نور العز اصغریٰ)

مولا امام حسین جل جلالہ جل شانہ کے ارادے

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم سید الشہد امام حق مولا حسین جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا سارے عالمین کا نظام میرے ارادے سے چلتا ہے۔ مخلوق کا پیدا ہونا میرا ارادہ ہے۔۔۔ مخلوق کو رزق دینا میرا ارادہ ہے۔۔۔ مخلوق کو خوشی دینا میرا ارادہ ہے۔۔۔ مخلوق کو غم دینا میرا ارادہ ہے۔۔۔ مخلوق کو موت دینا میرا ارادہ ہے۔۔۔ آسمانوں کا بارش برسانا میرا ارادہ ہے۔۔۔ سورج کا گرم اور روشن ہونا میرا ارادہ ہے۔۔۔ چاند کا ٹھنڈا نور میرا ارادہ ہے۔۔۔ بھر زمین کا آباد ہونا میرا ارادہ ہے۔۔۔ سمندروں کی گہرائی میں زندگی کی موجودگی میرا ارادہ ہیں۔۔۔ اونچے پہاڑوں کی عظمت میرا ارادہ ہے۔۔۔ اناج اگلنے ہوئے کھیت میرا ارادہ ہیں۔۔۔ زندگی کو زندگی دینا میرا ارادہ ہے۔۔۔ موت کا غالب آنا میرا ارادہ ہے۔۔۔ ہر مخلوق کا ہونا میرا ارادہ ہے۔۔۔ توحید کی حقیقت میرا ارادہ ہے۔۔۔ اللہ کا وجود میرا ارادہ ہے۔۔۔ کلینات کے چپے چپے میں میری تجلی ہے۔۔۔۔۔ نہ میری کوئی مثل ہے۔۔۔ نہ میری کوئی مثال ہے۔۔۔ نہ کوئی میرا شریک ہے۔۔۔ نہ میری کوئی تشبیہ ہے۔۔۔ اے لوگوں مجھ سے مانگو میں سب سے بڑا حاجت روا ہوں۔۔۔ اے لوگوں مجھ سے سوال کرو میں کبھی سوالی کو خالی ہاتھ نہیں بھیجتا۔۔۔ جب میں ہوں تو مجھے کیوں نہیں پکارتے۔۔۔؟ جب کوئی مجھ سے مانگتا ہے تو مجھے خوشی ہوتی ہے۔۔۔ جب کوئی میری بارگاہ میں دعا کرتا ہے تو مجھے خوشی ہوتی ہے۔۔۔ میں اس کو بھی عطا کرتا ہوں جو مجھ سے مانگتا ہے۔۔۔ میں اس کو بھی دیتا ہوں جو مجھ سے نہیں مانگتا۔۔۔ میں وہ تجلی ہوں جو بن مانگے عطا کرتا ہے۔۔۔ میں وہ رحیم ہوں جو اپنوں اور غیروں سب کو نوازتا ہے۔۔۔ مجھ سے بڑا کوئی حق نہیں۔۔۔ مجھ سے بڑا کوئی رحیم نہیں (حوالہ: کتاب مجالس نوری)

حسین جل جلالہ شافی

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا علی نقی جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا حقیقت شفا مولا حسین جل جلالہ کے اسم مبارک میں پوشیدہ ہے۔۔۔ خلق کو شفا مولا امام حسین جل جلالہ کے نام کے صدقے میں ملتی ہے۔۔۔ مولا حسین جل جلالہ شفا کی خیرات بانٹتے ہیں۔۔۔ امام حسین جل جلالہ شفا کے موجد ہیں۔۔۔ شفا کی کئی قسمیں ہوتی ہیں اور ہر کوئی اپنی اپنی

حاجت کے مطابق مولا حسین جل جلالہ سے عطا حاصل کرتا ہے۔۔۔ انسانوں کو عطا ملتی ہے حسین جل جلالہ سے۔۔۔ نبیوں کو عطا ملتی ہے حسین جل جلالہ سے۔۔۔ فرشتوں کو عطا ملتی ہے حسین جل جلالہ سے۔۔۔ رسول اللہ کو عطا ملتی ہے حسین جل جلالہ سے۔۔۔ اماموں کو عطا ملتی ہے حسین جل جلالہ سے۔۔۔ اللہ کو عطا ملتی ہے حسین جل جلالہ سے۔۔۔ تمام عالموں کو عطا ملتی ہے حسین جل جلالہ سے۔۔۔ مولا امام حسین جل جلالہ شافی حقیقی ہیں۔۔۔ عطا کے رب حسین جل جلالہ ہیں۔۔۔ عطا کے رازق حسین جل جلالہ ہیں۔۔۔ (حوالہ: کتاب نفس رحمان، صفحہ ۸۸)

حسین جل جلالہ کافی

ایک صحابی آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا محمد باقر جل جلالہ جل شانہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ایک شخص کے بارے میں بتایا کہ ایک ایسا شخص عراق میں رہتا ہے جو لادین ہے کسی کو نہیں مانتا۔۔۔ کوئی عبادت نہیں کرتا۔۔۔ بس ایک عمل کرتا ہے ہر وقت آپ کے دادا مولا حسین جل جلالہ جل شانہ کا ذکر کرتا رہتا ہے۔۔۔ مولا حسین کی تعریف بیان کرتا ہے، اور ان کا نام لے کر گریہ و ماتم کرتا ہے۔۔۔ ایسے شخص کے بارے میں آپ کا کیا حکم ہے۔۔۔؟ مولا باقر جل جلالہ نے فرمایا بے شک وہ شخص نجات یافتہ ہے۔۔۔ جس نے حسین کا ذکر کیا، جس نے مولا حسین کا گریہ و ماتم کیا، جس نے تمام تر شعور کے ساتھ حسین کو مان لیا اس نے نجات پائی اور جنت ایسے نجات یافتہ شخص کو تلاش کرتی رہتی ہے۔۔۔ جان لو پورے عالمین کے لیے حسین کافی ہے۔۔۔ کائنات کے زرے زرے کے لیے حسین کافی ہے۔۔۔ زمینوں، آسمانوں، صحراؤں اور دریاؤں کے لیے حسین کافی ہے۔۔۔ انبیاء و ملائکہ و اولیاء و اوصیاء کے لیے حسین کافی ہے۔۔۔ عرش کے لیے فرش کے لیے انسانوں کے لیے، جنات کے لیے حسین کافی ہے۔۔۔ آفتاب کے لیے، مہتاب کے لیے، ستاروں کے لیے، سیاروں کے لیے، حسین کافی ہے۔۔۔ سب معصومین کے لیے حسین کافی ہے۔۔۔ اللہ کے لیے حسین کافی ہے۔۔۔ جس نے حسین کو مان لیا اس نے حق کو جان لیا۔۔۔ جس نے حسین کی بندگی اختیار کر لی وہ انوار کا مجموعہ بن گیا۔۔۔ جس نے حسین کا غم منایا وہ انسانوں میں افضل ترین قرار پایا۔۔۔ حقیقت یہی ہے کہ حسین کافی ہیں۔۔۔ ہر حقیقت کے لیے حسین کافی ہیں۔۔۔ (حوالہ: کتاب حجاب قدوسی، صفحہ ۴۶)

حسین جل جلالہ باقی

حضرت ابولصیر کہتے ہیں ایک روز میں آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا جعفر صادق جل جلالہ جل شانہ کی خدمت میں موجود تھا کہ مولا جعفر صادق نے فرمایا ایک وقت آئے گا جب کائناتیں ختم ہو جائیں گی۔۔۔ عالمین فنا ہو جائیں گے۔۔۔ دنیا تباہ ہو جائے گی۔۔۔ وقت تمام ہو جائے گا۔۔۔ مخلوق مٹ جائے گی۔۔۔ موت ہلاک ہو جائے گی۔۔۔ سب کچھ ختم ہو جائے گا۔۔۔ مگر تب صرف اسم حسین باقی رہے گا۔۔۔ حسینیہ باقی رہے گی۔۔۔ حسین باقی رہیں گے۔۔۔ (حوالہ: کتاب حجاب قدوسی، صفحہ ۸۱)

عزادار امام حسین جل جلالہ کا مرتبہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا علی رضا جل جلالہ جل شانہ سے ان کے صحابی حضرت اباصلت نے پوچھا یا مولا عزادار حسین جل جلالہ کا کیا مقام آپ معصومین کی بارگاہ میں کیا ہے۔۔۔؟ فرمایا انسانوں میں جو حقیقی عزادار حسین ہیں ان کا رتبہ بنی اسرائیل کے انبیاء کے برابر ہے۔۔۔ اباصلت نے پوچھا مولا دنیا میں کتنے انسان مولا حسین کے حقیقی عزادار ہیں۔۔۔ مولا رضا نے فرمایا دنیا میں آٹے میں نمک کے برابر ہی حقیقی عزادار حسین ہیں۔۔۔ بہت کم ہیں وہ انسان جو تمام تر شعور کے ساتھ عزاداری مظلوم کر بلا کو قائم کرتے ہیں۔۔۔ جو انسان تمام تر شعور، بیداری اور معرفت کے ساتھ عزاداری امام حسین قائم کرتے ہیں ان کا رتبہ اور درجہ بنی اسرائیل کے انبیاء سے کم نہیں۔۔۔

اسرار عشق

موضوع ہے اسرار عشق۔۔۔ یہ ایک انتہائی دقیق اور گہرا موضوع ہے اور اس موضوع کو سمجھنا یا نہر کسی کے بس کی بات نہیں۔۔۔ صرف عشاق معصومین ہی اس موضوع کو سمجھ پائیں گے۔۔۔ میں شروع میں ہی مختلف فرامین معصومین عشق کے حوالے سے پیش کر رہا ہوں بیشک یہ سارے ہی فرامین حق ہیں اور عشق کی مختلف جھونکیوں کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔۔۔ آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا موسیٰ کاظم جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا مولا علی جل جلالہ نے سب سے پہلے عشق کو خلق کیا اور جناب سیدہ فاطمہ الزہرا جل جلالہ کو سبجو عشق قرار دیا۔۔۔ آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا علی نقی جل جلالہ جل شانہ سے کسی نے پوچھا عشق حقیقی کیا ہے۔۔۔؟ مولا نقی نے فرمایا ہماری ولایت عشق حقیقی ہے۔۔۔ جو

ہماری ولایت میں داخل ہوا اس نے عشق حقیقی کو پایا۔۔۔

مولاسجاد نے ایک مریے میں عشق کے بارے میں فرمایا۔۔۔ اے میرے مولا حسین میں آپ کا سب سے بڑا عاشق ہوں۔۔۔ میرا عشق آپ کے لیے ویسا ہی ہے جیسا اللہ کا عشق اس کے رسول کے لیے ہے۔۔۔ مگر اتنے عشق کے باوجود آپ سے عشق کا حق ادا نہ کر سکا۔۔۔

حضرت بھلول نے آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا جعفر صادق جل جلالہ جل شانہ سے پوچھا حقیقی عشق کیا ہے۔۔۔؟ مولا جعفر صادق نے فرمایا اے بھلول تو صبح شام علیؑ کیے جا مولا علیؑ کے قصیدہ پڑھے جا۔۔۔ علیؑ کے نام کی تسبیح کا ورد کیے جا۔۔۔ تو عشق حقیقی کو پا لے گا۔۔۔

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا محمد باقر جل جلالہ سے کسی نے عشق حقیقی کے بارے میں پوچھا تو مولاً نے فرمایا عشق حقیقی ہم معصومین ہیں۔۔۔

میں نے آپ کے سامنے چند فرامین معصومین رکھے ہیں اب اسی کی روشنی پر موضوع اسرار عشق پر بات ہوگی۔۔۔ مولا علیؑ جل جلالہ جل شانہ نے سب سے پہلے عشق کو خلق کیا اور جناب سیدہ زہرا جل جلالہ جل شانہ کو عشق کا وجود قرار دیا۔۔۔ پھر عشق کو دو حصوں میں تقسیم کیا ایک عشق حقیقی اور دوسرا عشق مجازی۔۔۔

عشق حقیقی کی تین منزلیں ہیں۔۔۔ پہلی منزل ہے تسلیم، دوسری منزل ہے یقین، تیسری منزل ہے تصدیق۔۔۔ تسلیم یعنی ایسا رہنا سب کچھ عشق حقیقی پر قربان کر دینا۔۔۔ اپنے ماں، باپ، بہن، بھائی، بیوی، بچے سب کچھ عشق حقیقی کے لیے قربان کر دینا یعنی ٹوٹل سر بند۔۔۔ یقین یعنی عشق حقیقی کی ہر حقیقت پر یقین کامل رکھنا۔۔۔ عشق حقیقی کے تمام اسرار پر یقین محکم رکھنا۔۔۔ اور عشق حقیقی سے منسوب کسی بھی حقیقت پر شک نہ کرنا۔۔۔ کیونکہ شک کفر ہے۔۔۔ تصدیق کی منزل وہ منزل ہے جہاں عاشق عشق حقیقی کے تمام اسرار، تمام تر حقیقتوں اور عشق حقیقی کی تمام تر فضیلتوں کی تمام تر یقین کے ساتھ پاک دل سے تصدیق کرتا ہے۔۔۔ یہ حقیقت ہے کہ معصومین کی وحدت کو عشق حقیقی کہا جاتا ہے۔۔۔ عشق حقیقی معصومین ہیں عشق حقیقی کے خالق اور معبود مولا علیؑ جل جلالہ جل شانہ ہیں۔۔۔ اور عشق حقیقی کی معبود جناب سیدہ زہرا جل جلالہ ہیں۔۔۔ یہ حق ہے کہ وحدت معصومین کو ہی تو حیدر الہی کہتے ہیں۔۔۔ وحدت الوجود کے بارے میں بھی بہت سے جالوں نے جہالت بھری کھانیاں بنا ڈالیں اور خود خدا بن بیٹھے۔۔۔ وحدت الوجود کی حقیقت یہ ہے کہ معصومین کے وجود کی وحدت کو حیدر الہی کہا جاتا ہے۔۔۔ یہی وحدت الوجود ہے۔۔۔ یعنی اگر تو حیدر کھر جائے تو معصومین اور معصومین سمٹ جائیں تو تو حیدر الہی وجود میں آتی ہے۔۔۔ کوئی بھی شخص یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ میں نے پوری طرح عشق حقیقی کو پایا لیا پوری طرح سے عشق حقیقی کو جان لیا۔۔۔ مگر عشق حقیقی کے دائرہ نورانی کے قریب پہنچنے اور عشق حقیقی کے حصار میں داخل ہونے کی کوشش ہر مومن عاشق کو کرنی چاہیے۔۔۔ عشق حقیقی کے قریب پہنچنے کے لیے چند عوامل لازم اور واجب ہیں۔۔۔ جو بھی ان اعمال پر عمل کرے گا وہ ہی عشق حقیقی کے قریب پہنچے گا اور سچا عاشق کھلانے کا حقدار بنے گا۔۔۔ وہ اعمال درج ذیل ہیں۔۔۔

۱۔ سچا عاشق محمدؐ و آل محمدؑ وہ ہے جو صرف معصومین کی پیروی، اطاعت اور اطاعت کرے گا۔۔۔ اور کسی بھی غیر معصوم کی پیروی یا تقلید سے دور رہے گا۔۔۔

۲۔ سچا عاشق وہ ہے جو مولا علیؑ کو معبود اور رب حقیقی مانے گا۔۔۔ مولاؑ کی ہی عبادت کرے گا اور مولاً سے ہی مدد مانے گا۔۔۔ معبودا عظم مولا علیؑ جل جلالہ جل شانہ کا عبد ہونا بڑی عظیم بات ہے۔۔۔ معصوم کا فرمان ہے کہ یہ عہدیت ہی مومن کی معراج ہے۔۔۔ مولاً کا عبادت گزار ہی حقیقی عبادت گزار ہے۔۔۔

۳۔ سچا عاشق وہ ہے جو ولایت مولا علیؑ جل جلالہ پر پورا ایمان رکھتا ہو۔۔۔ یعنی مولا علیؑ جل جلالہ کو ہی حاکم مطلق مانتا ہو۔۔۔ باطل نظاموں کے تحت بننے والی نجس حکومتوں، سیاست، سیاسی پارٹیوں اور سیاسی لیڈروں پر لعنت بھیجتا ہو اور ان باطل پرستوں سے دور رہتا ہو۔۔۔ اور مولاً ہی کو اپنا رہبر، لیڈر، پیشوا اور رہنما مانتا ہو۔۔۔ مولا علیؑ کی ولایت میں ڈوبا ہوا ہو اور اپنا سب کچھ جناب امیرؑ کو ہی مانتا ہو معصوم کا فرمان ہے جو ہماری ولایت میں داخل ہوتا ہے وہ نور میں چلتا پھرتا ہے۔۔۔ یعنی جو عاشق ولایت علیؑ میں ڈوب گیا وہ نور بن گیا۔۔۔

۴۔ سچا عاشق وہ ہے جو عبادتِ اعلیٰ یعنی عزاداری حسینؑ کو تمام تر شعور کے ساتھ ہمد وقت قائم کرتا ہو۔۔۔ عزاداری مولا حسینؑ جل جلالہ جل شانہ صلوٰۃ اعلیٰ یعنی اعلیٰ ترین نماز ہے اور اس اعلیٰ ترین عبادت کا اعلیٰ ترین عمل عشق مولا حسینؑ میں خون کا پرسدینا ہے۔۔۔ وہ ہی سچا عاشق ہے جو ہر جگہ پر ہر لمحہ صلوٰۃ اعلیٰ کو قائم کرے، اس اعلیٰ ترین نماز کو قائم کرے۔۔۔ مولا حسینؑ کی عزاداری میں کوئی حد بندی نہیں۔۔۔ اور اچھا عاشق ہوتا ہی وہ ہے جو عشق میں ہر حد سے گزر جائے۔۔۔

۵۔ سچا عاشق وہ ہے جو معصومینؑ کے دشمنوں پر اور معصومینؑ کے دشمنوں کے ماننے والوں پر تمرا کرے۔۔۔ یعنی عمر، ابو بکر، عثمان، معاویہ اور یزید وغیرہ پر ہر لمحہ لعنت بھیجے اور ان لعنیوں کے پیروکاروں اور چاہنے والوں پر بھی لعنت بھیجے۔۔۔ یعنی معصومینؑ کے دشمنوں سے دشمنی رکھے اور معصومینؑ کے دشمنوں کے چاہنے والوں سے بھی دشمنی رکھے۔۔۔

۶۔ سچا عاشق وہ ہے جو محمد و آل محمدؑ کے تمام تر فضائل، تمام تر فضیلتوں اور تمام تر اسرار پر مکمل ایمان رکھے اور کبھی بھی معصومینؑ کی کسی بھی فضیلت پر شک نہ کرے۔ کیونکہ مکتب عشق میں شک کرنے والا کافر ہوتا ہے۔۔۔ یہاں میں نے عشق حقیقی کی چند حقیقتیں بیان کیں اور ان کے چند اعمال کا ذکر کیا جو عاشق کو عشق حقیقی کے قریب لے جاتا ہے۔۔۔ اب زرا عشق مجازی کی طرف آتے عشق مجازی بھی مولانا ہی کا خلق کردہ ہے اور درست عشق مجازی ہوتا ہی وہ ہے جو عشق حقیقی کی طرف لے کر جائے۔۔۔ جو عشق مجازی عشق حقیقی کی طرف نہ لے جا پائے وہ عشق نہیں ہوتا۔۔۔ آج کل کے زمانے میں ہر چھوڑ پھینک کر عشق کا نام دیا گیا ہے جو غلط ہے۔۔۔ عشق مجازی بھی مولانا ہی کی عطا ہوتا ہے اور عشق حقیقی تک جانے کا راستہ ہوتا ہے۔۔۔ عشق مجازی کسی بھی شے سے ہو سکتا ہے۔۔۔ کیونکہ زمینوں پر آسمانوں میں جو کچھ بھی ہے وہ مولانا کا ذکر کرتا ہے۔۔۔ اب کسی کو قدرت کے حسین نظاروں سے عشق ہوتا ہے۔۔۔ کسی کو اونچے پہاڑوں سے عشق ہوتا ہے۔۔۔ کسی کو گہرے سمندروں سے عشق ہوتا ہے۔۔۔ کسی کو بھتے جھرنوں سے عشق ہوتا ہے۔۔۔ کسی کو روشن ستاروں سے عشق ہوتا ہے۔۔۔ کسی کو ہنرہ زار سے عشق ہوتا ہے۔۔۔ کسی کو پھلوں سے لدے درختوں سے عشق ہوتا ہے۔۔۔ کسی کو اپنے پیٹے سے عشق ہوتا ہے۔۔۔ کسی کو خشک صحرا سے عشق ہوتا ہے۔۔۔ کسی کو زمین سے عشق ہوتا ہے۔۔۔ کسی کو آسمانوں سے عشق ہوتا ہے۔۔۔ کسی کو فرش سے عشق ہوتا ہے۔۔۔ کسی کو عرش سے عشق ہوتا ہے۔۔۔ کسی کو اپنے ماں باپ سے عشق ہوتا ہے۔۔۔ کسی کو اپنے بھائی بہنوں سے عشق ہوتا ہے۔۔۔ کسی کو اپنے شوہر یا بیوی بچوں سے عشق ہوتا ہے۔۔۔ کسی کو علم حاصل کرنے کا عشق ہوتا ہے تو کسی کو علم بانٹنے کا عشق ہوتا ہے کسی کو کسی خاص شخصیت سے عشق ہو جاتا ہے۔۔۔ مگر اصل عشق مجازی وہ ہے جو ہاتھ پکڑ کر عشق حقیقی کی طرف لے جائے۔ اور عشق مجازی میں کسی کی پرستش شروع کر دی یا شخصیت پرستی شروع کر دی جائے تو یہ بھی حرام ہے۔۔۔ عبادت کے لائق ذات صرف معصومینؑ کی ہے۔۔۔ کسی غیر معصوم کی پرستش کرنا حرام عمل ہے۔ اصل عشق مجازی مولانا کی طرف سے مومن کو عطا ہے اور عطا میں خطائیں کی جاتی۔۔۔ عطا میں خطا کرنے والے کی معافی نہیں ہے۔۔۔ عشق مجازی میں خطا کرنے والے کی معافی نہیں ہے۔۔۔ عشق مجازی ایک راستہ ہے عشق حقیقی کے قریب پہنچنے کا۔۔۔ جب کوئی مومن عشق مجازی سے عشق حقیقی کے راستے پر گامزن ہوتا ہے تو کسی منزل آتی ہیں ان منزلوں سے ہوتا ہوا مومن عاشق بن جاتا ہے۔ اس راستے میں پہلی منزل آتی ہے محبت کی۔۔۔ یعنی محمد و آل محمدؑ سے مومن محبت کرتا ہے جدار بن جاتا ہے۔۔۔ پھر منزل آتی ہے مودت کی۔۔۔ مودت میں مومن میں معصومینؑ کے لیے اپنا سب کچھ قربان کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔۔۔ پھر منزل آتی ہے جنون کی۔۔۔ تمام تر شعور کے ساتھ مومن پر جنون کی کیفیت طاری ہوتی ہے اور معصومینؑ کے لیے جنون کیسا تھا یا ایثار کا جذبہ جاکتا ہے کہ مومن کھ اٹھتا ہے ”اما مجنون الحسینؑ“۔۔۔ اگلی منزل آتی ہے دیوانگی کی۔۔۔ دیوانگی کی کیفیت میں مومن معصومینؑ کے لیے دیوانہ ہو جاتا ہے۔۔۔ دنیا والے اُسے دیوانہ کہتے ہیں مگر وہی وقت کا سب سے بڑا دانا ہوتا ہے کیونکہ وہ تمام تر شعور کے ساتھ محمد و آل محمدؑ کا دیوانہ بنتا ہے۔۔۔ یعنی عرف عام میں مولانا کا ملنگ بن جاتا ہے۔۔۔ دیوانگی کے بعد عشق حقیقی کی حدود شروع ہوتی ہے۔۔۔ عشق حقیقی کا نورانی دائرہ شروع ہوتا ہے اسی منزل پر مومن عاشق بن جاتا ہے۔۔۔ پھر عاشق کے کڑے امتحانات شروع ہوتے ہیں۔۔۔ عاشق کو سب سے پہلے سختی سے ان اعمال پر عمل کرنا پڑتا ہے جن کا پہلے میں نے ذکر کیا۔۔۔ پھر دیگر امتحانات سامنے آتے ہیں دنیاوی تکلیفوں کا مسکرا کر سامنا کرنا پڑتا ہے۔۔۔ دنیاوی پریشانیوں سے مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔۔۔ پھر عشق معصومینؑ میں مبتلا عاشق کو وقت کے برباد کبھی قید خانوں میں ڈالتے ہیں اور کبھی سولی پر لٹکا دیتے ہیں تو کبھی زبان کھینچتے ہیں۔۔۔ کبھی وقت کے ظالم عاشق حق کی کھال کھینچتے ہیں تو کبھی عاشق کے جسم کو آگ لگا کر رکھ دیتے ہیں۔۔۔

مگر سچا عاشق معصومینؑ، عشق حقیقی کا اصل پروانہ ہر مشکل ہر تکلیف ہنسنے مسکراتے دیکھتا ہے۔۔۔ عاشق صبر و استقامت کے ساتھ جب ایک ایک کر کے تمام امتحانات الہی میں کامیاب ہو جاتا ہے تو عشق حقیقی کے شہر میں داخل ہوتا ہے جہاں کھیں شمس تہریز بیٹھے ہوتے ہیں تو کھیں رومی کھیں فرید خنج شکر بیٹھے ہوتے ہیں تو کھیں دیگر اولیا پھر جب عاشق عشق حقیقی کی گلی کی طرف دیکھتا ہے تو وہاں قلندر پاک کو پاتا ہے۔۔۔ عاشق دور سے ہی عشق حقیقی کے گھر کی زیارت کرتا ہے جہاں کھیں قمر بیٹھے ہیں تو کھیں ابو ذر بیٹھے ہیں۔۔۔ کھیں مالک اشتر بیٹھے ہیں تو کھیں عیسیٰ مسم تماڑ بیٹھے ہیں۔۔۔ کھیں یاسر عمار بیٹھے ہیں تو کھیں مقداد بیٹھے ہیں۔۔۔ ایسے ہی کئی اصحاب عشق حقیقی کے دروازے کے باہر بیٹھے ذکر علیؑ میں مصروف ہیں۔۔۔ عاشق دیکھتا ہے ایک نور والا شخص تو خانہ عشق حقیقی سے بہت قریب ہے یہ شخص تو گھر کی چوکھٹ تک پہنچ گیا ہے اور اپنی ڈارچی سے عشق حقیقی کی چوکھٹ پر جا روپ کشی کر رہا ہے یہ جناب سلمان فارسیؑ ہیں جو در عشق حقیقی کے کاتے قریب ہیں۔۔۔ مگر پھر عاشق کو پتا چلتا ہے کہ صرف ایک عاشق ہے جو عشق حقیقی کے گھر کے اندر بھی موجود ہے یہ جناب فضلؑ ہیں۔۔۔ جو مجبور و عشق اور اور مجبور و عشق کو سب سے پہلے سجدہ کرتی ہیں اور بعد میں سب عشاق اُن کی پیروی میں مسبو و مجبور و عشق کو سجدہ کہتے ہیں سچے عاشق کو شہر عشق حقیقی میں کسی نہ کسی کو نے میں جگہ مل جاتی ہے مگر شرط یہ ہے کہ عاشق سچا ہو اور جذبہ عشق سے لبریز ہو یہ بھی تو ایک حقیقت ہے کہ تمام عالمین اور تمام مخلوقات کی تخلیق کی وجہ بھی ایک عشق ہے۔۔۔ میرے مولانا جل جلالہ کو محمد جل جلالہ سے عشق ہی تو تھا جن کے لیے عالمین کو خلق کیا۔۔۔ جن کے عشق میں مولانا نے مخلوقات کو خلق کیا۔ اگر اپنے چاروں طرف نظر دوڑائیں تو ہر طرف عشق کے جلوے نظر آئیں گے۔۔۔ صرف انسان ہی نہیں کائنات کی ہر شے عشق حقیقی میں فنا ہونا چاہتی ہے۔۔۔ اور اپنی ذات کی تکمیل چاہتی

ہے۔۔۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ عشق حقیقی میں فنا ہونے میں ہی بقا حقیقی ہے۔۔۔ ہر وجودِ ادنیٰ سے اعلیٰ کی طرف سفر کرنا چاہتا ہے۔۔۔ عالمین کے تمام عناصر عشق حقیقی میں فنا ہو کر بقا بن جانا چاہتے ہیں۔۔۔ درحقیقت زمین و آسمان کی ہر شے فنا فی المعصومینؑ ہو چاہتی ہے اور معصومینؑ کے عشق میں فنا ہونا ہی بقا ہے۔۔۔ محمدؐ و آل محمدؑ ہم سب کو بھی عشق حقیقی کی قربت نصیب فرمائیں اور ہمیں فنا فی المعصومینؑ کی منزل پر پہنچنے کی توفیق عطا فرمائیں۔۔۔ آمین یا علی رب العالمین

(کائنات کی چند عظیم ہستیوں کو جب عشق حقیقی کی قربت حاصل ہوئے تو انہوں نے عشق کی حقیقتوں کو کچھ یوں بیان کیا۔)

حضرت لال شہباز قلندرؒ نے فرمایا۔۔۔۔

من علی دانم و علی گویم
چوں نصیری بندہ اویم
حیدریم قلندرم مستم
بندہ مرتضیٰ علی ہستم

اور پھر قلندرؒ نے فرمایا۔۔

من بغیر از علی نداستم
علی اللہ از اذل گفتم
حیدریم قلندرم مستم
بندہ مرتضیٰ علی ہستم

اقبالؒ فرماتے ہیں۔۔۔

آدمی کام کا نہیں رہتا
عشق میں یہ بڑی خرابی ہے
ن ترانی بھی طور سوزی بھی
پردے پردے میں بے حجابی ہے
پوچھتے کیا ہو مذهب اقبال
یہ گنہ گار بو ترابی ہے

ایک اور جگہ اقبالؒ فرماتے ہیں۔۔

کبھی تنہائی کوہ دمن عشق
کبھی سوز و سرور انجمن عشق
کبھی سرمایہ محراب منبر
کبھی مولا علیؑ خیبر شکن عشق

اقبالؒ پھر فرماتے ہیں۔۔۔

جب عشق سکھاتا ہے آداب خود آگاہی
کھلتے ہیں غلاموں پر اسرارِ شہنشاہی

اقبالؒ پھر فرماتے ہیں۔۔۔

اے ماحی۔ نقشِ باطنِ من
اے فاتحِ خیبرِ دل۔ من
از ہوش شدم مگر بہوشم
گوئی کہ نصیری خموشم

مرزا غالبؒ عشق میں فرماتے ہیں۔۔۔

غالب ہے رتبہ فہم تصور سے کچھ پرے
ہے عجزِ بندگی جو علیؑ کو خدا کہوں

غالبؒ پھر فرماتے ہیں۔۔۔

غالب ندیمِ دوست سے آتی ہے بوئے دوست
مصروفِ حق ہوں بندگیؑ بو ترابِ میں

مولوی معنویؒ رومیؒ فرماتے ہیں۔۔

رِزاقِ رِزقِ بندگانِ مطلوبِ جملہ طالبان
مامورِ امرِ کنِ فکانِ اللہ مولانا علیؑ
سلطانِ بے مثل و نظیرِ پروردگارِ بی وزیر
دارندہٴ برنا و پیرِ اللہ مولانا علیؑ
دارندہٴ لوح و قلمِ پیداکنِ خلقِ از عدم
میرِ عربِ فخرِ عجمِ اللہ مولانا علیؑ

شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں۔۔

سعدی اگر عاشقی کنی و جوانی
عشقِ محمدؐ بس است و آلِ محمدؐ

حافظ شیرازیؒ فرماتے ہیں۔۔

امروز زندہ ام بولائے تو یا علیؑ
فردا بروحِ پاکِ ماگواہِ باش

(میں یعنی غلامِ علیؑ عشقِ حقیقی کی جن حقیقتوں سے واقف ہوا وہ یہ ہیں)

عشق کی حقیقت

خلاق	عشق	ہیں	علیؑ ،	بتولؑ	مسجود	عشق	ہیں
سبب	عشق	ہیں	مصطفیٰؑ ،	حسینؑ	معراج	عشق	ہیں
بادشاہ	عشق	ہیں	حسنؑ ،	زینبؑ	مبلغ	عشق	ہیں
زینت	عشق	ہیں	سجادؑ ،	عباسؑ	سردار	عشق	ہیں
عالم	عشق	ہیں	باقرؑ ،	صادقؑ	مربی	عشق	ہیں
امیر	عشق	ہیں	کاظمؑ ،	رضاؑ	سلطان	عشق	ہیں
حاکم	عشق	ہیں	تقیؑ ،	نقیؑ	قرآن	عشق	ہیں
ایمان	عشق	ہیں	عسکریؑ ،	مہدیؑ	پاسبان	عشق	ہیں
قوت	عشق	ہیں	اکبرؑ ،	قاسمؑ	حسن	عشق	ہیں
رحمن	عشق	ہیں	اصغرؑ ،	سکینہؑ	رحیم	عشق	ہیں

مرکزِ عشق ہے ولایتِ علیؑ، جن دلوں میں ہے نورِ ولا وہ قلوبِ عشق ہے

عشقِ اعلیٰ ہے عزائے حسینؑ، بخدا سب ماتمی پہچانِ عشق ہیں

کثرتِ عشق ہے ابتدا وحدت ہے منزل، توحیدِ معصومینؑ کے سب راز وحدتِ عشق ہیں

ذکر و سجدہ و قرآنِ عشق ہیں، عرش و فرش کے اسرارِ عشق ہیں

لوح و قلم و علم و عرفانِ عشق ہیں، مکاں و لامکاں کے علومِ عشق ہیں

معرفت و ریاضت و عباداتِ عشق ہیں، محدود و لامحدود کے حقائقِ عشق ہیں

آسمان و زمین، دریا و صحرا عشق ہیں، نورانی آفتاب و مہتابِ عشق ہیں

تسلیم و یقینِ عشق ہیں، کلِ ایمان کے مَحِب مومنین و مومناتِ عشق ہیں

حیدرؑ کرار کے سارے ہی غلامِ عشق ہیں، سلمان و قمیر و بوذر و میثم و عمارِ عشق ہیں

کربلا میں شہید تمام شہدا رہنمائے عشق ہیں، خاکِ شفا کے سب ذراتِ عشق ہیں

جمادات و نباتات و حیواناتِ تخلیقِ عشق ہیں، جنات و حضرتِ انسان مخلوقِ عشق ہیں

بندۂ عشقِ حقیقی ہے یہ غلامِ علیؑ، اس نے جو کیے ہیں تولا و تبرا وہ سب اطوارِ عشق ہیں

وڈیروں اور جاگیر داروں پر لعنت

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولانا علی رضا جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا لعنتی ہے وہ شخص جو مال و دولت جمع کرتا ہے۔ لعنتی ہے وہ شخص جو مانع ذخیرہ کرتا ہے۔ لعنتی ہے وہ شخص جو بڑے بڑے گھر بناتا ہے اور زمینیں خریدنے پر مال خرچ کرتا ہے۔ مومن وہ ہے جو اپنا مال دوسرے غریب مومنوں میں تقسیم کر دے اور صرف ضرورت کے مطابق اپنے پاس رکھے۔ (حوالہ: کتاب سالار حق، صفحہ ۵۶)

معصومین جل جلالہ کی سواریوں کی شان

ہر معصوم جل جلالہ کی سواری ذوالجلال والا کرام کا مجسم ظہور ہوتی ہے۔ اس کی پیشانی میں حقیقتِ فاطمیہ جل جلالہ کا نور پوشیدہ ہوتا ہے اسی لیے معصوم جل جلالہ اپنی سواری سے بے انتہا محبت کرتے ہیں۔ معصومین جل جلالہ کی سواری کی تعالین پاک ہر وقت ذکر الہی میں مصروف رہتی ہیں۔ معصومین جل جلالہ کی تمام سواریاں نازل ہوئیں۔ کوئی بھی نجس طریقے سے پیدا نہیں ہوئی۔

مولا علی جل جلالہ کی تعالین پاک کی شان

جناب ابو ذر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ جل جلالہ اور مولانا علی جل جلالہ مسجد نبوی میں جلوہ افروز تھے۔ میں اور سلمان فارسی و دیگر اصحاب ان کی خدمت میں حاضر تھے۔ اٹھنے میں ایک منافق مسجد میں داخل ہوا اور اس نے رسول اللہ سے کہا یا رسول اللہ مجھے آپ کے صاحب ایمان غلاموں سے چند سوال کرنے ہیں اگر آپ اجازت دیں تو۔ رسول اللہ نے فرمایا جو پوچھنا چاہتے ہو مسلمان سے پوچھ لو۔ منافق نے جناب سلمان سے پوچھا اسلام کیا ہے؟ سلمان نے مولانا علی کی تعالین پاک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا میرے مولانا علی کی تعالین کے نقوش کو اسلام کہتے ہیں۔

منافق نے پوچھا آدم سے لے کر عیسیٰ تک تمام نبی اس وقت کہاں ہیں؟ سلمان نے کہا آدم سے لے کر عیسیٰ تک تمام انبیاء علی کی تعالین سے چمکی ہوئی خاک میں پوشیدہ ہیں۔ منافق نے پوچھا جنت کہاں ہے؟ جناب سلمان نے کہا علی کی تعالین کے سائے کا نام جنت ہے۔ منافق نے پوچھا جہنم کہاں ہے؟ سلمان نے کہا جس نے علی کی تعالین سے منہ موڑ لیا وہ جہنم میں ہے۔ منافق نے پوچھا تو حید کیا ہے؟ سلمان نے کہا علی کی تعالین کا ظاہر تو حید ہے۔ منافق نے پوچھا خدا کہاں ہے؟ سلمان نے کہا علی کی تعالین کا باطن خدا ہے۔ منافق اپنے بال نوچتا ہوا رسول پاک کے قدموں میں گرا اور کہنے لگا دیکھیں یا رسول اللہ آپ کا غلام کفر بول رہا ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا سلمان نے جو کچھ کہا حق کہا۔ اور اے بد بخت تیرے ہی سوال ختم ہو سکے ورنہ تو سوال کرتا رہتا اور سلمان صبح قیامت تک علی کی تعالین کی فضیلتیں بیان کرتا رہتا مگر پھر بھی علی کی تعالین پاک کے فضائل ختم نہ ہوتے۔ (حوالہ: کتاب اذکار ہشتی، صفحہ ۷۵)

دیدارِ خدا

ایک روز جناب قبر نے جناب فضا سے پوچھا اے فضا آپ جناب سیدہ جل جلالہ کی کنیز خاص ہیں۔ آپ نے اس گھر میں رہتے ہوئے کتنی بار اللہ کی زیارت کی؟ جناب فضا نے فرمایا اے قبر میں نے کئی بار اس گھر کی چوکھٹ پر اللہ کو سجدہ کرتے دیکھا ہے۔ اللہ جناب فاطمہ زہرا کا عبد خاص اور مولانا علی کا سب سے بڑا عاشق ہے۔ اللہ کبھی روٹیوں کی بھیک مانگنے مختلف شکلوں میں در سیدہ پر آتا ہے۔ اللہ کبھی درزی بن کر حسین کے کپڑے سی کر لاتا ہے۔ اللہ کبھی جناب سیدہ کے گھر کی چکی پیتا ہے۔ اور قبر جناب زہرا کی جس چادر میں معصومین موجود تھے اس چادر کا سایہ حاصل کرنے کے لیے میں نے اللہ کو پاک سیدہ سے التجا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ جناب قبر نے جناب فضا سے پوچھا کیا یہ سب کام فرشتے نہیں کرتے تھے؟ جناب فضا نے مسکرا کر کہا فرشتے میں اتنی طاقت نہیں کہ وہ جناب سیدہ کے گھر کی چوکھٹ تک بھی آ پائے۔ فرشتہ اگر اس گھر کے اندر داخل ہونے کی کوشش کرے گا تو جل کر خاک ہو جائے گا۔ یہ عصمت اور طہارت کے خالقوں کا گھر ہے یہاں پر غلامی کرنے کے لیے غلام کا کم از کم اللہ ہونا ضروری ہے۔ (حوالہ: کتاب اسرارِ تطہیر، صفحہ ۱۸)

عزادارِ مولا حسین جل جلالہ کا رتبہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا موسیٰ کاظم جل جلالہ جل شانہ سے پوچھا گیا کہ یا مولا اگر کوئی شخص کوئی عبادت نہیں کرتا صرف مولا حسین کا ماتم کرتا ہے اس کے لیے کیا حکم ہے؟ مولا کاظم نے فرمایا اگر کوئی شخص عزاداری حسین کی معرفت رکھتا ہے اور تمام تر شعور کے ساتھ ماتم حسین کرتا ہے تو وہ شخص متقی ترین شخص ہے۔ عزاداری سید الشہداء سب سے بڑی عبادت ہے۔ اور تمام عبادتوں پر حجت ہے۔۔۔ (حوالہ: کتاب اذکارِ ہشتی، صفحہ ۸۷)

نماز ذکرِ معصومین ہے

ایک شخص آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا محمد تقی جل جلالہ جل شانہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہلایا ابن رسول اللہ کیا ہم آپ معصومین کے نام اپنی نماز میں شامل کر سکتے ہیں؟ مولا تقی نے فرمایا ہمارا ذکر ہی نماز ہے۔۔۔ ہمارا ذکر ہی روزہ ہے۔۔۔ ہمارا ذکر ہی حج ہے۔۔۔ ہمارا ذکر ہی زکات ہے۔۔۔ ہمارے ذکر سے بہت کر کوئی عبادت نہیں ہے۔ جس عبادت میں ہمارا ذکر شامل نہ ہو وہ عبادت نہیں بلکہ شیطان پرستی ہے۔۔۔ (حوالہ: کتاب روحِ عبادات، صفحہ ۴۵)

حقیقتِ عزت و غیرت

ایک نوجوان آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا محمد باقر جل جلالہ جل شانہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہلایا امام میری بیوی بدکار تھی اور اس کی وجہ سے میری عزت و غیرت پر حرف آتا تھا تو میں نے اسے قتل کر دیا، کیا میں نے صحیح کیا؟ مولا محمد باقر نے عالمِ جلال میں فرمایا بیشک تو کافر ہے، جہنمی ہے، لعنتی ہے اور واجب القتل ہے۔۔۔ ہماری شریعت میں دورِ جاہلیت کی رسوم کی کوئی جگہ نہیں۔۔۔ جھوٹی عزت و غیرت کے نام پر کسی بھی انسان کی جان لینا بہت بڑا ظلم ہے اور ایسا کرنے والا کافر ہے، جہنمی ہے، لعنتی ہے اور واجب القتل ہے۔ عزت والا وہ ہے جو ہماری ولایت پر قائم ہے۔۔۔ غیرت والا وہ ہے جو ہم سے مودت رکھتا ہے۔۔۔ انسانوں کے جاہلانہ اعمال کا عزت و غیرت سے کوئی تعلق نہیں۔ (حوالہ: کتاب شریعت متقیان، صفحہ ۹)

سیاست کی حقیقت

خلاقِ عالمین، خالقِ اللہ، پروردگارِ حیدر امام حق مولا علی جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا سیاست دماغ کا غفل ہے اور مومن پر حرام ہے۔۔۔ جو سیاست کرتا ہے وہ مومن نہیں۔۔۔ (حوالہ: کتاب حاکمِ حکمت، صفحہ ۴۱)

نقلید صرف معصومین کی

حضرت ابوبصیرؓ آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا جعفر صادق جل جلالہ جل شانہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فرمایا اے میرے مولا ابوحنیفہؒ لعنتی نے دین میں اجتہاد شروع کر دیا ہے اور روز کسی نبی بدعت کو دین میں شامل کر دیتا ہے اور جاہل لوگ اس کی تقلید کرتے ہیں۔ مولا صادقؑ نے فرمایا ہمارے دین میں اجتہاد حرام ہے اور اجتہاد کرنے والا حرام کا رہے۔ اجتہاد تمام بدعتوں اور خرابیوں کی ماں ہے اس عملِ حرام سے بچو۔ اور تقلید صرف ہم (معصومین) کی کرو۔ کسی غیر معصوم کی تقلید کرنا ابلیس کی تقلید کرنے کے برابر ہے۔۔۔ (حوالہ: کتاب شریعت متقیان، صفحہ ۲۷)

قوم پرستی کی مذمت

ایک عجمی غلام آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا سجاد جل جلالہ جل شانہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور روتے ہوئے کہنے لگا میرا مالک عربی ہے اور وہ مجھ پر صرف اس لیے ظلم کرتا ہے کہ میں ایک عجمی ہوں۔ وہ مجھے بچ قوم کا کہتا ہے اور میری مادری زبان کی برائی کرتا ہے۔۔۔ مولا سجادؑ نے فرمایا کیا اس نے اپنی قوم کو اپنا معبود بنا لیا ہے؟ کیا وہ اپنی زبان کی پرستش کرتا ہے؟ جان لو کہ تمام زبانیں اور تمام قومیں ہماری پروردہ ہیں اور کسی کو کسی پر کوئی برتری حاصل نہیں۔ جن لوگوں نے اپنے معبود کو چھوڑ کر اپنی قوموں اور اپنی زبانوں کی پرستش شروع کر دی ہے وہ بہت پرستوں جیسے ہیں اور ایسے بد بختوں کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔ (حوالہ: کتاب احکاماتِ سجادیه، صفحہ ۴۰۵)

واقعات کربلا کے بارے میں پہلائی جانبی والی غلط فہمیوں کا جواب

ویسے تو ہر دور میں مذہب شیعہ میں کچھ بد بخت لوگ ایسے ہوتے ہیں جو یزید کے لیے دل میں ہمدردی رکھتے ہیں اور اسی وجہ سے کربلا کے واقعات کو چھپانے اور گھٹانے کی کوشش میں مصروف رہتے ہیں۔ اور دوسری طرف کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو ذاتی شہرت اور اپنی دکاندری کی خاطر واقعات کربلا کو اپنی مرضی سے بڑھا کر غیر حقیقی باتوں کو لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔ یہ دونوں ہی گروہ قابل مذمت ہیں۔ معصومینؑ نے دونوں ہی گروہوں کی مذمت کی ہے۔ واقعات کربلا کو چھپانے والوں کے بارے میں مولانا امین العابدینؑ نے فرمایا جو کربلا کی مصیبت کو چھپائے گا وہ خوئی لعنتی کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ اور واقعات کربلا کو بڑھا کر ہاکر اور ان میں جھوٹی کہانیاں شامل کرنے والوں کے خلاف مولانا معطر صادقؑ نے فرمایا وہ کام نہ کرو جو شمر نے بھی نہیں کیے۔ یعنی جو کربلا کے واقعات کو چھپائے وہ بھی گناہ گار اور جو کربلا کے واقعات کو اپنی طرف سے بڑھائے اور من گھڑت باتیں کرے وہ بھی گناہ گار۔ اس وقت ملت شیعہ میں دو قسم کے گروہ لوگوں کے عقیدے خراب کرنے میں مصروف ہیں۔ ایک نام نہاد پیشہ ور ذاکروں اور نوحہ خوانوں کا گروہ ہے جو اپنی واہ واہ کی خاطر واقعات کربلا کو بڑھا کر پیش کرتا ہے۔ یہ ذاکرین اپنی ذاکری کے دوران مستوراً تو حید و رسالت کی شان میں گستاخیاں بھی کر جاتے ہیں۔ پیشہ ور ذاکرین واقعات کربلا کو اس انداز میں پیش کرتے ہیں جس سے پاک پیبیوں کی شان میں اکثر گستاخی ہو جاتی ہے۔ یہ بات لازم ہے کہ جب بھی پاک مستوراً تو حید و رسالت کا نام لیا جائے تو بے حد ادب و احترام سے لیا جائے۔ پیشہ ور ذاکرین ممبر سے پاک پیبیوں کے نام اس انداز میں لیتے ہیں جیسے کوئی اپنے گھر کی عورتوں کے نام بھی نہیں لیتا ہوگا۔ بد بخت پیشہ ور ذاکر نوحہ خواں اپنی ماں بہنوں کے نام تو بڑے ادب و احترام سے لیتے ہیں مگر خاندان رسالت کی مستورات کے نام انتہائی گستاخانہ انداز میں لیتے ہیں۔ کچھ لوگوں کا ذاتی قیاس ہے کہ مستوراً تو حید و رسالت کے نام نہیں لینے چاہیں۔ مگر یہ غلط ہے۔ معصومینؑ نے ہمیشہ پاک مستوراً تو حید کے نام ادب سے لیے اور اپنے اصحاب کو ان پاک پیبیوں کے فضائل نام لے لے کر بتائے اور اپنے اصحاب سے کہا کہ مستوراً تو حید و رسالت کے فضائل آگے موٹیں تک پہنچائیں۔ ہمیں بھی وہی کرنا ہے جس کا حکم معصومینؑ نے دیا ہے۔ ذاتی قیاس کی ہمارے مذہب میں کوئی جگہ نہیں۔ مستوراً تو حید و رسالت کے نام ضرور لیں مگر انتہائی ادب و احترام سے۔ جیسے اگر کسی نے نبیؐ کا نام لینا ہے تو ایسے لے (آیت اللہ العظمیٰ، رہبر معظم، پروردگارِ یقوت حید، ضامنِ یقوت حید، جناب سیدہ فاطمہ زہرا جل جلالہ جل شانہ) اب جو پیشہ ور ذاکرین اور نوحہ خواں پاک مستوراً تو حید و رسالت کے نام بے ادبی سے لیتے ہیں اور جھوٹی کہانیوں کو کربلا سے منسوب کرتے ہیں وہ تو جن ناموس رسالت کے مرتکب ہوتے ہیں اور ناموس رسالت کی توہین کرنے والے کی سزا صرف موت ہے۔۔۔ مومنین پر واجب ہے کہ پیشہ ور گستاخ ذاکرین اور نوحہ خوانوں کے خلاف سخت کاروائی کریں۔ دوسرا بد بخت گروہ جو ملت شیعہ کے عقیدے خراب کرنے میں مصروف ہے وہ ایرانی مجتہد مطہری کے مقلدوں اور پیروکاروں کا ہے۔ جو سرے سے کربلا کے واقعات کو مانتے ہی نہیں ہیں۔ مطہری کے بارے میں میں اپنی ایک کتاب مودت معصومینؑ میں تفصیل سے بتا چکا ہوں۔ مطہری لعنتی اپنی کتاب حماسہ حسینی اور اپنی دیگر کتب میں لکھتا ہے کہ (نعوذ باللہ) کربلا میں پانی بند نہیں ہوا تھا۔ کربلا میں پانی موجود تھا اور معصومینؑ کربلا میں پانی کا استعمال کر رہے تھے۔ مطہری لعنتی لکھتا ہے کہ (نعوذ باللہ) پاک پیبیوں کی چادریں نہیں چھنیں۔۔۔ مطہری یہ بھی لکھتا ہے کہ شہزادہ قاسمؑ کی کربلا میں شادی نہیں ہوئی اور شہزادہ قاسمؑ کی مہندی اٹھانا غلط ہے۔۔۔ مطہری لعنتی یہ بھی لکھتا ہے کہ ہر مجلس عزائیں جناب سیدہ جہین آتیں اور نبیؐ کی ہر مجلس میں آنے والی بات غلط ہے۔۔۔ اسی طرح کی بہت سی بے نگی اور بے ہودہ باتیں ایرانی مجتہد مطہری نے اپنی کتب میں لکھی ہیں ان تمام باتوں کو یہاں بیان کرنا ممکن نہیں۔ جس جس کو مطہری کی گستاخانہ بکواس کے بارے میں تحقیق کرنے کا شوق ہے وہ مطہری کی کتاب حماسہ حسینی پڑھ سکتا ہے۔۔۔ یہ بات واضح ہو جانی چاہیے کہ صرف وہ مصلوب کربلا درست ہیں جن کو خود معصومینؑ نے بیان کیا ہے۔ کسی تاریخ دان، کسی کتاب نویس، کسی مجتہد یا کسی پیشہ ور ذاکر کی بات ہمارے لیے حجت نہیں ہے۔۔۔ ہمارے لیے صرف قول معصومؑ حجت ہے۔ معصومینؑ کی بے شمار احادیث واقعات کربلا کے حوالے سے موجود ہیں۔ صرف انہی احادیث سے مصلوب بیان ہونے چاہیں۔۔۔ کربلا کا سب سے بڑا نوحہ تو سرکارِ امام زمانہ جل شانہ نے زیارت ماجہ کی شکل میں بیان کیا ہے۔۔۔ زیارت ماجہ تو تقریباً ہر گھر میں ہوتی ہے جو لوگ واقعات کربلا کے حوالے سے دیگر احادیث معصومینؑ نہیں پڑھ پاتے وہ کم از کم زیارت ماجہ تو پڑھ ہی سکتے ہیں۔ امام زمانہؑ نے جو کچھ اس زیارت میں فرمایا ہے وہی رونے کے لیے کافی ہے۔ ذاکرین کو جھوٹی کہانیاں بنانے کی ضرورت نہیں۔۔۔ میں یہاں زیارت ماجہ کے چند جملے شامل کروں گا مگر پہلے چند باتوں واضح کروں۔۔۔ یہ بات سب پر واضح ہو جانی چاہیے کہ مستوراً تو حید و رسالت کو کوئی شخص انسان چھو نہیں سکتا۔ یہ تو یہ ان کے غلاموں سے بھی نجاست دور رہتی ہے۔ اگر ان پاک پیبیوں کو کوئی

چھوٹے تو آئیہ ظہیر جھوٹی ہو جائے گی۔ اس لیے پاک بی بی سیدہ کو طمانچہ مارنے والی روایت غلط ہے۔ یہ بات سوچنا بھی گناہ ہے کہ کسی شخص انسان نے مستورات تو حید و رسالت کو چھوا ہوگا۔ جہاں تک چادریں چھن جانے کی بات ہے بیشک احادیث معصومین سے ثابت ہے کہ چادریں چھنیں تھیں مگر ویسے نہیں چھنیں تھیں جیسے پیشہ ور ذاکر اور نوحہ خواں بتاتے ہیں۔ امام محمد باقر فرماتے ہیں جب شمر لعنتی اور اس کی فوج کے لوگ ہمارے خیموں میں آئے اور انہوں نے چادریں چھیننے کے لیے قدم بڑھانا چاہا تو جناب سیدہ زینبؑ نے ان کو اشارے سے روکا اور کہا کہ ہمارے قریب مت آنا ورنہ میں اگر ابھی بددعا کروں تو تم سب پر عذاب آجائے گا۔ یہ سن کر شمر ڈر کر پیچھے ہٹا۔ بی بی نے فرمایا تم لوگوں کو چادریں چاہیے ہیں تو ہم خود تم کو چادریں دیے دیتے ہیں۔ پھر تمام بیبیوں نے اپنی چادریں شمر حرامی کو دے دیں۔ (بحوالہ کتاب مقتل آل یاسین) یہ بات واضح رہے کہ کربلا میں پاک مستورات تو حید و رسالت کی بے روائی ہوئی ہے بے پردگی نہیں ہوئی۔ امام محمد باقر فرماتے ہیں جیسے ہی پاک بیبیوں کی چادریں چھینی گئیں تو آسمان سے فرشتے نازل ہوئے اور انہوں نے اپنے پر کھول کر پاک مستورات کے لیے پردہ بنالیا۔ کوئی انسان پاک بیبیوں کو نیکھ پایا (بحوالہ کتاب مقتل آل یاسین) رسیاں باندھے جانے کا واقعہ بھی اسی طرح ہے۔ جب شمر لعنتی رسی لے کر آگے بڑھا تو پاک بی بی سیدہ زینبؑ نے کہا خبردار ہمارے قریب نہ آنا۔ ہم کورسیاں دوہم خود اپنے آپ کورسیوں میں قید کر لیں گے۔ پھر پاک بی بی نے اپنے ہاتھ سے تمام مستورات کورسیاں پہنائیں۔ کربلا سے لے کر شام تک فرشتوں کے پروں کا پردہ ہر بی بی پر موجود تھا جس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ کسی بھی راوی نے کسی بی بی کے چہرہ اقدس کے بارے میں کچھ بیان نہیں کیا۔ راوی کو کچھ نظر ہی نہیں آیا تو وہ بیان کیا کرتا۔ جس بی بی نے بھی سر راہ گفتگو کی مولا علیؑ کی آواز میں گفتگو کی یعنی آواز کا پردہ بھی موجود تھا۔ امام زمانہؑ سرکارِ زیارتِ ماجیہ میں فرماتے ہیں ان گریبانوں پر سلام جو خون سے بھرے ہوئے تھے۔ ان ہونٹوں پر سلام جو پیاس سے سوکھے ہوئے تھے۔ سلام ان پر جنہیں قتل کے بعد لوٹ لیا گیا۔ بے روا ہو جانے والی مستورات پر سلام۔ سلام اس پر جس کا خیمہ پہاڑ ڈالا گیا۔ سلام ان پر جو ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ جسموں سے جدا کر دیے جانے والے اعضاء پر سلام۔ نیزوں پر اٹھائے جانے والے سروں پر سلام۔۔۔ اسی طرح امام زمانہؑ زیارتِ ماجیہ میں کربلا کا پورا نوحہ سناتے ہیں۔ اس میں امام زمانہؑ بھی معصومین کربلا کی پیاس کی گواہی دے رہے ہیں اگر صرف زیارتِ ماجیہ کو ہی تمام تر شعور کے ساتھ پڑھ لیا جائے تو رونے کے لیے کافی ہے۔ زیارتِ ماجیہ واقعات کربلا کا انکار کرنے والوں کے لیے واضح جواب ہے۔۔۔

کربلا کے بعد خوشی حرام ہے

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا سجاد جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا کربلا کے بعد ہماری عید ماتم حسینؑ ہے اور آل محمدؑ تا قیامت سوگوار رہیں گے۔ مولا سجاد فرماتے ہیں کے معصومین تا قیامت سوگوار ہیں مگر معصومین سے محبت کا دعویٰ کرنے والے امام نہاد شیعہ خوشی منانے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ کربلا کے بعد ہر خوشی حرام ہے۔ کربلا کے بعد کسی معصوم نے کوئی عید کوئی خوشی نہیں منائی۔۔۔ یہاں تک کہ کسی معصوم نے کسی معصوم کے نزول کے روز بھی جشن نہیں منایا اور نہ ہی جشن منانے کا حکم دیا۔ مگر افسوس نام نہاد بناوٹی شیعہ حضرات قیاسی رویہ اپناتے ہوئے جشن منانے اور خوش ہونے کا کوئی موقع جانے نہیں دیتے۔ یہاں تو نوروز نامی تہوار بھی منایا جاتا ہے جو دراصل آتش پرستوں کا تہوار ہے اور یہ تہوار قبل از اسلام سے آتش پرست مناتے ہیں۔ ایران میں بھی پہلے سب آتش پرست تھے تو نوروز ان کے کلچر کا حصہ بن گیا اور ایرانیوں کی نقل میں پاکستانی شیعہ بھی نوروز کا تہوار منانے لگے۔ نوروز فارسی کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے نیا دن۔ اگر نوروز مذہب جعفریہ کا تہوار ہوتا تو کم از کم اس کا نام تو عربی میں ہوتا۔ جب امام جعفر صادقؑ سے پوچھا گیا کہ ایرانی ایک تہوار مناتے ہیں جس کو نوروز کہتے ہیں۔ کیا ہم کو بھی یہ تہوار منانا چاہیے؟ تو امامؑ نے فرمایا کہ نوروز صرف اہل فارس کا تہوار ہے اور وہی اس کو منانا جانتے ہیں۔ اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔ اسی طرح کچھ بد بخت لوگ خوشی منانے کے چکر میں معصومین کے ایام شہادت کا بھی خیال نہیں کرتے۔۔۔ ۹ ربیع الاول جناب بی بی ربابؑ کی شہادت کا دن ہے مگر اللہ جانے اس روز لوگ کون سا سوگاتا رہے ہوتے ہیں اور خوش ہو رہے ہوتے ہیں۔ آغا مہدی بحر العلوم نے بی بی ربابؑ کی سوانح لکھی ہے اس میں جناب ربابؑ کی تاریخ شہادت ۹ ربیع الاول لکھی ہے۔ اسی طرح آغا زرداری نے بھی بی بی ربابؑ کے حالات لکھے ہیں اور ان کی شہادت کی تاریخ ۹ ربیع الاول ہی لکھی ہے۔ شرم کریں وہ لوگ جو ۹ ربیع الاول کو خوشی مناتی ہیں۔ حقیقی مومن وہ ہے جو تمام زندگی مولا حسینؑ کا سوگوار اور عزادار رہے۔

نگاہ وحدیت

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولانا زین العابدین جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا شہزادہ علی اصغر جل جلالہ جل شانہ نگاہ وحدت کی حقیقت ہیں۔۔۔ حضرت علی اصغرؑ تو حید کی دیکھنے والی آنکھ ہیں۔۔۔ علی اصغرؑ وحدت الہی کی بصارت ہیں۔۔۔ (حوالہ: قیامت صغریٰ، صفحہ ۳۰۴)

حاجت روائے اکبر

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولانا جعفر صادق جل جلالہ جل شانہ نے جناب شہزادہ علی اصغر جل جلالہ جل شانہ کی شان میں فرمایا کہ علی اصغرؑ وہ حاجت روائے اکبر ہیں جن سے خدا سمیت کل دنیا کا ہر فرد کچھ نہ کچھ مانگتا ہے اور وہ بھی کو عطا کرتے ہیں۔۔۔ کوئی بھی جناب علی اصغرؑ کے در سے خالی ہاتھ نہیں جاتا۔ (حوالہ: مختل ابوبصیر)

حیات دین حق

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولانا محمد باقر جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا دین حق اگر زندہ ہے تو وہ شہزادہ علی اصغر جل جلالہ جل شانہ کی بیہ سے۔۔۔ اگر شہزادہ علی اصغرؑ کی شہادت نہ ہوتی تو دین حق ہلاک ہو جاتا۔۔۔ جناب علی اصغرؑ نے شہید ہو کر دین حق کو حیات عطا کر دی۔۔۔ (صفحات کربلا، صفحہ ۴۹)

نعمتوں کا مالک

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولانا محمد باقر جل جلالہ جل شانہ نے شہزادہ علی اصغر جل جلالہ جل شانہ کی عظمت بیان کرتے ہوئے فرمایا آسمانوں اور زمینوں میں جو بھی نعمتیں ہیں وہ سب جناب علی اصغرؑ کی بیہ سے ہیں۔۔۔ تمام نعمتوں کے مالک جناب علی اصغرؑ ہیں اور وہی مخلوقات کو نعمتیں عطا کرتے ہیں۔۔۔ اور بے شک علی اصغرؑ بے نیاز ہیں اور تمام خوبیوں والے ہیں۔ (حوالہ: صفحات کربلا، صفحہ ۳۷)

پروردگار اجر عظیم

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم جناب سیدہ زینب جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا اجر عظیم کے پروردگار شہزادہ علی اصغر جل جلالہ جل شانہ ہیں۔۔۔ حضرت علی اصغرؑ اجر عظیم کے موجد ہیں۔۔۔ جناب علی اصغرؑی اجر عظیم عطا کرتے ہیں۔۔۔ (حوالہ: مختل ابوبصیر، صفحہ ۱۹)

نزول ملائکہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم جناب سیدہ ام کلثوم جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا شہزادہ علی اصغر جل جلالہ جل شانہ کی خدمت کے لیے ملائکہ نازل ہوتے اور ہمہ وقت اُن کی خدمت میں مشغول رہتے۔۔۔ جناب علی اصغرؑ کی غلامی کرنا ملائکہ کے لیے باعثِ فخر ہے۔۔۔ جناب علی اصغرؑ کی خدمت کر کے ملائکہ نے وہ قوت و عزت حاصل کی جو پہلے اُن کے پاس نہ تھی۔ (حوالہ: ستون ایمان، جلد ۱، صفحہ ۸۱)

باب الحوائج

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولانا زین العابدین جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا کہ شہزادہ علی اصغر جل جلالہ جل شانہ وہ باب الحوائج ہیں جو مخلوق کی خلقت سے پہلے بھی باب الحوائج تھے۔۔۔ مخلوق کے ساتھ بھی باب الحوائج ہیں اور مخلوق کے بعد بھی باب الحوائج رہیں گے۔۔۔ جب وقت کا وجود نہیں تھا تب بھی علی اصغرؑ باب الحوائج تھے اور جب وقت کا وجود نہیں رہے گا تب بھی جناب علی اصغرؑ باب الحوائج ہونگے۔۔۔ (حوالہ: صفحات کربلا، صفحہ ۸۱)

عظیم حاجت روا

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولانا جعفر صادق جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا کہ جناب شہزادہ علی اصغر جل جلالہ جل شانہ عظیم ترین حاجت روا ہیں۔۔۔ کوئی حاجت مند جب بارگاہ

علیٰ اصغرؑ میں اپنی کوئی ایک حاجت لے کر جاتا ہے تو علیٰ اصغرؑ اس ایک حاجت کو پورا کرتے ہی ہیں مگر اس ایک حاجت کے علاوہ حاجت مند کی ۹ اور حاجتیں بھی پوری کر دیتے ہیں۔۔۔ (حوالہ: تحقیقات طبری، صفحہ ۴۳)

شانِ مولیٰ جل جلالہ جل شانہ

آیت العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولانا جعفر صادقؑ جل جلالہ جل شانہ نے خلاق عالمین، معبود و مبدع حقیقی مولیٰ جل جلالہ جل شانہ کی شان میں فرمایا مولیٰ معبود حق ہیں۔۔۔ مولیٰ رب جلیل ہیں۔۔۔ مولیٰ متکبر ہیں۔۔۔ مولیٰ احد ہیں۔۔۔ معبودیت میں کوئی مولیٰ کی مثل نہیں۔۔۔ ربوبیت میں کوئی مولیٰ کی مثل نہیں۔۔۔ تکبر میں کوئی مولیٰ کی مثل نہیں۔۔۔ احدیت میں کوئی مولیٰ کی مثل نہیں۔۔۔ مولیٰ ہمیشہ سے واحد و تنها ہیں ان کا کوئی شریک نہیں۔۔۔ علیٰ اس بات سے بہت عظیم ہیں کہ ان کی عظمت کی گواہی انسانی عقلیں دیں۔۔۔ عقل انسانی عظمت علیٰ کو سمجھنے سے قاصر ہے۔۔۔ مولیٰ کی عظمت کسی دلیل سے ثابت نہیں کی جاسکتی۔۔۔ کیونکہ عقل دلیل کو پیدا کرتی ہے اور مولیٰ کی فضیلت کے سامنے عقلیں ہلاک ہو جاتی ہیں، دلیلیں دم توڑ دیتی ہیں۔۔۔ مولیٰ خلاق تمام مخلوقات ہیں اور مخلوق کبھی خلاق کا تصور نہیں کر سکتی۔۔۔ مخلوق کی کامیابی اسی میں ہے کہ وہ خود کو اپنے خلاق سے جدا سمجھے۔۔۔ خلاق کو اپنے جیسا نہ سمجھے۔۔۔ جس مخلوق نے اپنے خلاق کو اپنے جیسا سمجھا وہ مخلوق تباہ و برباد ہوئی۔۔۔ علیٰ ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گے۔۔۔ کوئی ان کی برامدی نہیں کر سکتا۔۔۔ کوئی ان کا ہم پلہ نہیں۔۔۔ (حوالہ: کتاب تفسیر معارف، صفحہ ۸۱)

ذات اللہ

خلاق اعظم، رزاق عالمین، مبدع حقیقی مولیٰ جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا جب کچھ بھی نہ تھا میں تھا۔۔۔ جب کچھ بھی خلق نہ ہوا تھا میں تھا۔۔۔ پھر میں نے ایک ذات کو خلق کیا۔۔۔ میں نے اس ذات کو نام دیا۔۔۔ میں نے اس ذات کا نام اللہ رکھا۔۔۔ پھر اللہ مجھ سے مانگنا گیا میں عطا کرنا گیا۔۔۔ ایک لاکھ ستر ہزار سال تک اللہ مانگتا رہا اور میں عطا کرتا رہا۔۔۔ یہاں تک کہ اللہ بول اٹھا کہ یا علیٰ بس میرے لیے کافی ہے۔۔۔ اے علیٰ بیشک تو ہی سب سے بڑا عطا کرنے والا ہے۔۔۔ (حوالہ: کتاب توفیق علم، صفحہ ۷۰۴)

عظمت درِ بتول جل جلالہ جل شانہ

ایک روز جناب سلمان فارسیؓ نے جناب فضہؑ سے سوال کیا کہ اے فضہؑ آپ اتنے عرصے سے جناب سیدہؑ کی خدمت کر رہی ہیں۔۔۔ کیا آپ کو جناب سیدہؑ کی معرفت حاصل ہوئی؟ جناب فضہؑ نے فرمایا جیسے جناب فاطمہ الزہراؑ جل جلالہ جل شانہ کے در کی خاک کی معرفت حاصل ہو جائے وہ خدا ہوتا۔۔۔ صرف خدا ہی ہے جسے جناب سیدہؑ کے در کی خاک کی معرفت حاصل کرنا تو خدا کے لیے بھی ناممکن ہے۔۔۔ جناب سلمانؓ نے فرمایا فضہؑ بیشک آپ نے حق فرمایا۔۔۔ (حوالہ: کتاب تفسیر معارف صفحہ ۷۸)

عظمت رب العزرا جناب سیدہ زینب جل جلالہ جل شانہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولیٰ زین العابدینؑ جل جلالہ جل شانہ نے رب العزرا جناب زینب جل جلالہ جل شانہ کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا میری پچو پچھی جناب زینبؑ وہ علیٰ ہستی ہیں جن کے حکم کی اطاعت کرنا اللہ پر فرض ہے۔۔۔ اللہ پر لازم ہے کہ وہ جناب سیدہ زینبؑ کے ہر حکم کی اطاعت کرے۔۔۔

مشاہدہ سلمانؓ

مدینے کے ایک منافق نے جناب سلمانؓ سے کہا کہ اے سلمانؓ سنا ہے تم علیؑ کو اللہ مانتے ہو، کیا یہ سچ ہے؟ جناب سلمانؓ نے فرمایا اے مرد منافق حق ہمیشہ تجھ سے پوشیدہ

رہے گا۔ تو علیؑ کو خدا ماننے کی بات کرتا ہے میں نے تو خود خدا کو علیؑ اور زہراؑ کے گھر کی چوکھٹ پر سجدہ کرتے دیکھا ہے۔۔

شانِ مولا محمد جل جلالہ جل شانہ

خالقِ عالمین، رزاقِ مخلوقات، خالقِ توحید رب الارباب مولا علیؑ جل جلالہ جل شانہ سے کسی نے سوال کیا کہ یا مولاؑ یہ بتائیں کیا محمد رسول اللہ جل جلالہ جل شانہ صرف اس دنیا کے حاکم ہیں؟ مولا علیؑ نے فرمایا محمد تمام عالمین کے حاکم ہیں۔ محمد عرش کے بھی حاکم ہیں۔ محمد عرش کے بھی حاکم ہیں۔ محمد مکاں کے بھی حاکم ہیں۔ محمد لامکاں کے بھی حاکم ہیں۔ تمام عالمین میں، عرش فرش میں، مکاں و لامکاں میں جو کچھ ہے وہ محمدؐ کا محکوم ہے اور محمدؐ ان سب کے حاکم لاشریک ہیں۔ (حوالہ: اسرارِ مصطفوی، صفحہ ۶۷)

خدا اور مولا حسین جل جلالہ جل شانہ

جناب ابوبصیرؓ نے آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا جعفر صادق جل جلالہ جل شانہ سے سوال کیا کہ خدا اور مولا حسین جل جلالہ جل شانہ میں کیا فرق ہے؟ مولا صادقؑ نے فرمایا دنیا خدا کو سجدہ کرنے کے لیے بے چین رہتی ہے اور خدا حسینؑ کو سجدہ کرنے کو بے چین رہتا ہے۔ دنیا خدا کی عبادت کرنے کو بے قرار ہے اور خدا حسینؑ کی عبادت کرنے کو بے قرار ہے۔ خدا حسینؑ کا عبادت گزار ہے اور حسینؑ اللہ کے محبوب ہیں۔۔ (حوالہ: کتاب حسینؑ کیست، صفحہ ۱۷)

موجدا عظم

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم شہزادہ قاسم بن حسن جل جلالہ جل شانہ نے ایک خطبے میں اپنے پدربزرگوار آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا حسن جل جلالہ جل شانہ کے بارے میں فرمایا میرے والد مولا حسنؑ لوح محفوظ کے موجد ہیں۔ مولا حسنؑ نے اپنے امر سے لوح محفوظ کو ایجاد کیا اور وہی اس کے مالک ہیں۔ امام حسنؑ موجدا عظم ہیں۔ تمام ایجادات انہی کے امر کی محتاج ہیں۔۔ (حوالہ: کتاب لغت کربلا، صفحہ ۱۴۷)

شانِ مولا ابوالفضل العباس جل جلالہ جل شانہ

جناب مالک اشتر نے مولا علیؑ سے سوال کیا کہ یا مولاؑ ایسی کوئی بات بتائیں جس پر آپ فخر کرتے ہیں۔ مولا علیؑ نے جناب ابوالفضل العباس جل جلالہ جل شانہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا ابوالفضل العباسؑ تمام فضل و کرم کا مالک ہے۔ مجھے فخر ہے کہ عباسؑ میرا بیٹا ہے۔ اس کا میرے گھر میں نازل ہونا میرے لیے باعث فخر ہے۔۔ (حوالہ: کتاب العباس، صفحہ ۴۰۳)

مولا علیؑ جل جلالہ خالقِ کل !!

جب کچھ لوگ مسلمانوں کے خیالی خدا پر اعتراض اٹھاتے ہیں تو مسلمان اکثر یہ جواب دیتے ہیں کہ کچھ بھی خود سے نہیں بن گیا۔۔۔ جو کچھ وجود رکھتا ہے اس کا کوئی نہ کوئی خالق ضرور ہوتا ہے اور کچھ بھی، کوئی بھی خود بہ خود نہیں بن گیا۔ سب کو خدا نے بنایا ہے۔ مگر مسلمانوں کے اس عقیدے سے ہی ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب ہر کسی کا کوئی نہ کوئی خالق ہوتا ہے تو پھر لازم ہے کہ خدا کا بھی کوئی خالق ہو۔۔۔ خدا بھی خود بہ خود وجود میں نہیں آیا ہوگا۔ کوئی تو ہے جو خدا کا بھی خالق ہے۔۔۔ یہ اتنا مشکل سوال ہوتا ہے کہ اکثر مسلمان اس کا کوئی جواب نہیں دے پاتے۔ اس مشکل سوال کا جواب بھی صرف میرے مرشد مولا علیؑ جل جلالہ نے دیا ہے۔۔۔ مولا علیؑ فرماتے ہیں میں نے خدا کو خلق کیا اور اسے اعلیٰ ترین اسم سے نوازا اور اسے منصب عطا کیا وہ میرا ذکر اور میری عبادت کرتا ہے، میں وہ علیؑ ہوں جس کی عبادت اللہ پر فرض ہے۔ ایک اور جگہ مولاؑ نے فرمایا میں وہ ہوں جس نے خدائے قدیم کو وجود دیا اور اسے اس کے منصب پر فائز کیا۔۔۔ بیشک خدا وہی ہے جو علیؑ و جناب زہراؑ کے در پر سجدہ کرتا ہے۔ خدا مولا علیؑ کے غلاموں میں سے ایک غلام ہے اور جناب سیدہؑ کے عابدوں میں سے ایک عابد ہے۔ یہ ہی واحد دلیل ہے خدا کے وجود کی۔ اگر یہ دلیل نہ ہو تو کوئی توحید پرست مولوی قیامت تک اپنے خدا کے وجود کو ثابت نہ کر پائے گا۔

شانِ قلندر پاک!!

عالمین میں ایسے بہت سے لوگ ہیں جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم کو آلِ محمدؐ سے محبت ہے۔۔۔ مگر ایسی بہت ہی کم ہستیاں ہیں جن سے محمدؐ و آلِ محمدؐ محبت کرتے ہیں۔ اور جن سے آلِ محمدؐ محبت کرتے ہیں ان کو وہ اتنا بلند کر دیتے ہیں کہ ان کو خدا جیسا بنا دیتے ہیں۔۔۔ جیسے سلمان، عیسیٰ، مقداد و ابو ذر جیسی ہستیاں ہیں جن کو دیکھ کر ان کے خدا ہونے کا گمان ہوتا ہے۔۔۔ معصومینؑ کی ایسی ہی ایک منظور نظر ہستی حضرت شاہ حسین لال شہباز قلندرؒ بھی ہیں۔۔۔ بیشک قلندر پاک نے معصومینؑ سے عشقِ حقیقی کیا اور معصومینؑ نے ان کو اپنے لیے چن لیا۔۔۔ قلندرؒ وہ سقائے ولایت علیؑ ہیں جو عاشقانِ ولایت کو جامِ ولایت عطا کرتے ہیں۔۔۔ قلندر وہ ولی کامل ہیں جنہوں نے ہمیشہ معصومینؑ کی شانِ بیان کی اور لوگوں کو ولایتِ علیؑ کی طرف دعوت دی۔۔۔ قلندر پاک کا طریقہ منافقت کی موت ہے۔ قلندر پاک نے ہمیشہ آلِ محمدؐ کے دشمنوں پر کھل کر تھرا کیا اور لوگوں کو بھی تھرا کی تعلیم دی۔ قلندر پاک نے ہر دم عزاداری مولانا حسین قائم کی اور کروای۔۔۔ آج کچھ کم ظرف بد عقیدہ مقصر قلندر پاک کی شان میں گستاخیاں کر رہے ہیں اور کفر بک رہے ہیں۔۔۔ یہ سچ ہے کہ قلندر پاک کی شان میں گستاخی کرنے والا کوئی بھی شخص مومن نہیں ہو سکتا۔ مومن وہ ہوتا ہے جو جانِ آلِ محمدؐ کا احترام کرے نہ کہ ان کی شان میں گستاخی کرے۔ قلندر کی شان کو ثابت کرنے کے لیے کسی نجس انسان کی عقلی دلیل یا کتابی دلیل کی ضرورت نہیں۔۔۔ قلندر پاک کی شان میں یہی کہنا کافی ہے کہ وہ معصومینؑ کے حقیقی حیدر ہیں اور معصومینؑ ان سے محبت کرتے ہیں۔۔۔ کچھ مقصرین کہتے ہیں کہ قلندر پاک ولی نہیں تھے تو ان مقصرین کے جواب میں یہ قولِ معصوم شامل کر رہا ہوں۔۔۔ آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولانا جعفر صادق جل جلالہ کی بارگاہ میں جناب ابو بیڑ حاضر ہوئے اور اس آیت کی تلاوت فرمائی انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ ویرتون الزکوٰۃ و ہم رکعون اور فرمایا اس آیت میں جن مومنین کا ذکر ہے ان کے بارے میں کچھ وضاحت فرمائی۔۔۔ مولانا صادقؑ نے فرمایا یہاں ان مومنین کو ولی کہا گیا ہے جو ہماری ولایت پر قائم ہیں اور ہماری ولایت کی تبلیغ کرتے ہیں۔۔۔ صلوٰۃ سے مراد ہماری ولایت ہے، رکوع سے مراد ہماری ولایت پر قائم رہنا ہے اور ذکاۃ سے مراد ہماری ولایت کی تبلیغ کرنا ہے۔۔۔ پس وہ مومنین بھی ولی ہیں جو ولایتِ علیؑ پر قائم ہیں اور ولایت کی تبلیغ کرتے ہیں۔۔۔ (حوالہ: تفسیر معارف، صفحہ ۶۷)

قولِ معصومؑ سے ثابت ہوا کہ وہ حقیقی مومنین جو ولایتِ علیؑ پر قائم ہیں اور ولایت کی تبلیغ کرتے ہیں وہ بھی اولیا ہیں۔ اب اس امر میں تو کوئی شک ہے ہی نہیں کہ قلندر پاک ولایتِ علیؑ کے عظیم مبلغ ہیں اور مولانا کے بنائے ہوئے اولیا میں سے ہیں جن میں خدا ظاہر ہوتا ہے۔۔۔ قولِ معصومؑ ہے کہ کوہ طور پر جس نور کو دیکھ کر موسیٰؑ نئی کوشش آگیا تھا وہ ہمارے ایک شیعہ کا نور تھا۔۔۔ قلندر پاک فرماتے ہیں جس کو دیکھ کر موسیٰؑ کوہ طور پر غش آیا تھا وہ میری ایک تجلی تھی۔۔۔ یہ بات واضح ہے کہ قلندر پاک کی عظمت اتنی بلند ہے کہ خدا خود کو کی باران کے ذریعے ظاہر کر چکا ہے اور کوئی ناقص العقل نجس انسان ان جیسا نہیں ہو سکتا۔ قلندر صرف ایک ہیں، واحد ہیں۔۔۔ شاہ حسین لال شہباز قلندرؒ کے علاوہ کوئی قلندر نہیں۔۔۔

مومن کی عظمت!!

مولانا امام جعفر صادق جل جلالہ نے فرمایا ہمارے حیدر کی دنیا میں آمد عام بشری طرح نہیں ہوتی۔ ہمارے حیدروں کی دنیا میں آمد ہر قسم کی نجاست سے پاک ہوتی ہے مگر ان کی اکثریت اس حقیقت کا علم نہیں رکھتی۔ (حوالہ: اذکارِ ہشتی، صفحہ ۲۲۳)

مولانا امام جعفر صادق جل جلالہ نے فرمایا جو بھی ہماری ولایت میں داخل ہو جاتا ہے وہ نور میں چلتا پھرتا ہے۔ یعنی نور بن جاتا ہے۔ (شریعت متعین، صفحہ ۵۶)

ان دو فرامینِ معصومؑ پر غور و فکر کیا جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ مومن کی دنیا میں آمد ہر نجاست سے پاک ہوتی ہے یعنی مومن کا ظہور ہوتا ہے۔ اور ہر ولایت مومن نور کا حصہ ہوتا ہے مگر اکثر مومنین اپنی اس فضیلت سے لاعلم ہیں۔

یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ یہ عظمت حقیقی مومنین کی ہے نام نہاد خود ساختہ مومنین کا اس عظمت سے کوئی تعلق نہیں۔ حقیقی مومن وہ ہے جو صرف معصومینؑ کو اپنا معبود مانتا ہے اور ان ہی کی عبادت کرتا ہے۔۔۔ حقیقی مومن وہ ہے جو ولایتِ علیؑ پر ثابت قدم رہتا ہے اور کسی دنیاوی باطل حکومت کو اپنا حاکم تسلیم نہیں کرتا۔۔۔ حقیقی مومن معصومینؑ کی ہر فضیلت پر مکمل ایمان رکھتا ہے اور فضائل پر شک نہیں کرتا۔۔۔ حقیقی مومن وہ ہے جو معصومینؑ کے دشمنوں پر سرعام تھرا کرتا ہے۔۔۔ حقیقی مومن وہ

ہے جو ہر لمحہ ہر دم عزاداری مولا حسینؑ کا قیام کرتا ہے۔۔۔ حقیقی مومن وہ ہے جو ہر قسم کی باطل پرستی اور شرک سے دور رہتا ہے۔ حقیقی مومن وہ ہے جو دوسرے مومن کی عزت کرتا ہے اور دوسرے مومن کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھتا ہے۔ ایسا کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جو دوسرے مومن کو اذیت پہنچائے۔۔۔ حقیقی مومن وہ ہے جو مقصرین، غاصبین اور سنیوں سے دوری اختیار کرتا ہے اور ان سے دوستیاں اور رشتے داریاں نہیں کرتا۔ معصومینؑ نے عمر اور ابو بکر کے پیروکار سنیوں اور مقصرین سے دوستیاں اور رشتے داریاں کرنے سے منع فرمایا اور ان کی محافل و تقاریب میں شرکت کو بھی ممنوع قرار دیا ہے۔ کیونکہ سنی ماصبی شیعوں کے دشمن ہیں اور مقصروں کا ٹولہ معصومینؑ کا دشمن ہے۔۔۔

مناظرے کرنے کی تردید!!

مناظرے کرنا شروع سے ابو حنیفہ کے مقلدوں یعنی سنیوں کا طریقہ رہا ہے۔ اب کچھ شیعہ حضرات کو بھی بات بات پر بے وجہ مناظرے کرنے کا شوق ہو گیا ہے۔ مگر معصومینؑ نے ہمیں مناظرے کرنے کا درس نہیں دیا۔ بلکہ مناظرے کرنے سے منع فرمایا ہے۔۔۔ عبد اللہ بن سنان کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادقؑ جل جلالہ کی خدمت میں حاضر ہونا چاہا تو مومن طاق نے کہا میرے لیے بھی ملنے کی اجازت طلب کرنا۔۔۔ جب میں امامؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو مومن طاق کا ذکر کیا تو امامؑ نے فرمایا اسے اجازت نہ دو۔۔۔ میں نے کہا میں آپؑ کے پسران ہو جاؤں اس کا آپؑ سے تعلق ہے، ولادہ و محبت ہے اور اس نے آپؑ کے حق میں مناظرے کیے ہیں اور مخلوق میں سے کوئی اس پر غالب نہیں آسکا۔ امامؑ نے فرمایا اس پر تو ایک طفل مکتب بھی غالب آسکتا ہے۔۔۔ میں نے کہا یا امامؑ وہ تو بہت بڑا مناظرہ ہے اس نے تمام اہل ادیان سے مناظرے کیے ہیں اور سب پر غالب آیا ہے تو اس پر ایک طفل مکتب کس طرح غالب آسکتا ہے؟ امام صادقؑ نے فرمایا کہ جب ایک بچہ اس سے یہ کہے گا کہ تو یہ جو مناظرے کرتا ہے کیا تیرے امامؑ نے تجھے اس کا حکم دیا ہے؟ تو وہ مجھ پر چھوٹ نہیں بول سکتا وہ یقیناً کہے گا کہ نہیں۔۔۔ تو بچہ اس سے بولے گا کہ تو تو حکم امامؑ کے بغیر لوگوں سے کیوں مناظرے کرتا پھرنا ہے؟ تو تو اپنے امامؑ کا نافرمان ہے۔ تو اس طرح وہ بچہ اس پر غالب آجائے گا۔ اے پسر سنان اسے ملنے کی اجازت نہ دو کیونکہ کلام اور جھگڑے نیت کو خراب اور دین کو ملیا میٹ کر دیتے ہیں۔۔۔ (حوالہ: وسائل شیعہ، جلد ۱ صفحہ ۳۲۸) حکم معصومؑ کی روشنی میں یہ بات ثابت ہو گئی کہ معصومینؑ نے مناظرے کرنے کا درس نہیں دیا اور اس قسم کے اعمال کو پسند نہیں فرمایا اور اس سے روکا ہے۔ جو لوگ یہاں مناظرے کی دکان سجا کے بیٹھے ہیں ان کا مذہب جعفریہ سے کوئی تعلق نہیں۔۔۔

شان ذوالجناح مرتجزؑ سواری پاک مولا حسینؑ جل جلالہ!!

سید الشہداء خالق عصمت مولا امام حسینؑ جل جلالہ نے اپنی سواری ذوالجناح مرتجزؑ کی شان میں چند اشعار ارشاد فرمائے ہیں جن کا ترجمہ میں یہاں نقل کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔۔۔

میرا مرتجزؑ محکم ترین آیت الہی ہے۔۔۔ میری سواری رفتار میں نور سے بھی زیادہ تیز ہے تبھی تو یہ ذوالجناح ہے۔۔۔ یہ جس سرعت سے زمین کے راستے طے کرتا ہے اس سے زیادہ تیزی سے آسمانوں کے راستے طے کرتا ہے۔۔۔ اس کے سموں کو چوم کر عرش نے معراج پائی اور فرش نے عزتیں پائیں۔ میری سواری کے پسینے کے قطروں سے فرشتے وجود میں آتے ہیں۔۔۔ اس کے ناک اور منہ سے بہنے والے پانی سے انبیاء وضو کرتے ہیں۔۔۔ یہ جلال الہی کا محور ہے۔۔۔ یہ جمال الہی کا حامل ہے۔۔۔ اس کا عمل اللہ کا عمل ہے۔۔۔ یہ مومنوں کا رہنما اور منافقوں کا قاتل ہے۔۔۔ جب یہ چلتا ہے تو اس کے قدموں کے نیچے کبھی تو رات ہوتی ہے، کبھی انجیل ہوتی ہے، کبھی زبور ہوتی ہے تو کبھی قرآن ہوتا ہے۔۔۔ سب آسمانی کتب اس کے قدم چوم کر اپنی تصدیق کرواتی ہیں۔۔۔ مرتجزؑ وہ ہے جس نے سب سے پہلے مجھے سجدہ کیا اور میری اطاعت کرنے کا عہد کیا تبھی اس کو یہ عظمت و رفعت ملی۔۔۔ میری سواری کی پیشانی پر ہمارے خاندان کا نور ظاہر ہوتا ہے جو اس کو عظیم ترین بنا دیتا ہے۔۔۔ (حوالہ: اشعار امام حسینؑ در مدح ذوالجناح)

آنے والی نسلوں کا مستقبل!!

آنے والی نسلوں کے مستقبل کو سنوارنے میں خواتین کا اہم کردار ہوتا ہے۔۔۔ عورت صحیح ہو تو نسلوں کو سنوار دیتی ہے اور عورت خراب ہو تو نسلوں کو تباہ کر دیتی ہے۔۔۔ یہ ماں کی شکل میں ایک عورت ہی ہوتی ہے جو اپنی اولاد میں عقیدہ منتقل کرتی ہے۔۔۔ باپ کا عقیدے کی منتقلی میں وہ کردار نہیں ہوتا جو ماں کا ہوتا ہے۔۔۔ اگر ماں عزادار ہوگی تبھی اولاد بھی عزادار ہوگی۔۔۔ اور اگر ماں ہی توفیح المسائل اور اعمال کی فضولیات میں الجھی رہے گی تو آنے والی نسلیں فضائل معصومینؑ پر شک کریں گی

اور عزاداری پر اعتراض کریں گی۔۔۔ عورت وہی اچھی ہے جو اپنے پورے خاندان کو عزادار حسین بنا دے۔۔۔ وہ ہی عورت مومنہ ہے جو خود بھی ولایت علیؑ پر ثابت قدم رہے اور اپنے خاندان کو بھی ولایت علیؑ پر ثابت قدم رکھنے کے لیے کوششیں کرتی رہے۔۔۔ برگزیدہ عورت وہ ہی ہے جو خود بھی محمدؐ و آل محمدؐ کی عہد ہو اور وہ اپنی آنے والی نسلوں کو بھی محمدؐ و آل محمدؐ کا عہد بنائے۔۔۔ ملت کو تباہ ان عورتوں نے کیا ہے جو برقعے پہن کر ہاتھوں میں نامعلوم دعاؤں کی کتاب اٹھا کر نماز روزے کے چکروں میں پڑی رہتی ہیں اور اپنی اولاد کو بھی ایسے ہی فضول اعمال کی تعلیم دیتی ہیں۔۔۔ مذہب آل محمدؐ کو نمازی و روزے دار خواتین کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ ہمارے مذہب کو عزادار اور اہل ولا مومنات کی ضرورت ہے جو اپنی اولاد کو عزادار بنائیں، اہل ولا مومن بنائیں۔۔۔ جناب رب العزاسیدہ زینبؑ جل جلالہ نے فرمایا عظیم اور برگزیدہ عورت وہ ہے جو ہر مقام پر ہر وقت سرعام عزاداری سید الشہداء امولاحسینؑ قائم کرے اور اس کی ترویج و تبلیغ کرے۔۔۔ جو عورت عزاداری حسینؑ سے دور ہے وہ مومن اور پاکدامن نہیں ہے۔۔۔۔۔ معصومینؑ خواتین کو عزادار دیکھنا چاہتے ہیں نمازی یا روزے دار نہیں۔۔۔ جس زمانے میں خواتین عزادار ہوتی تھیں اور عزاداری کی تعلیم دیتی تھیں تو بچے بھی عزادار پیدا ہوتے تھے۔ جب سے خواتین توفیح المسائل اور اعمال کی کتابوں کی سیاہ کاریوں میں مشغول ہوئی ہیں بچے مقصر پیدا ہو رہے ہیں۔۔۔ سلام ہے ان خواتین پر جو اپنے بچوں کو فضائل معصومینؑ کی تعلیم دیتی ہیں۔۔۔ سلام ان خواتین پر جو خود عزادار ہیں اور اپنے بچوں کو عزادار بناتی ہیں۔۔۔ سلام ہے ان خواتین پر جو معصومینؑ کے دشمنوں پر تہرا کرتی ہیں اور اپنے بچوں کو بچپن سے تہرا سکھاتی ہیں۔۔۔

رب کعبہ کون!!

اکثر لوگ سوال کرتے ہیں کہ وہ رب کعبہ کون ہے جس کا ذکر مولا علیؑ نے کیا ہے۔ تحقیق کی تو پتہ چلا کہ حقیقی رب کعبہ کون ہیں۔۔۔ آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم، جناب عبدالمطلب جل جلالہ نے کعبے کو کفاح طہ کر کے یہ شعر ارشاد فرمایا اے کعبہ میں نے تیری پرورش کی ہے تبھی تو اتنا بڑا بکت ہے میں ہی تو تیرا مربی (رب) ہوں۔۔۔ (حوالہ: دیوان سرکار عبدالمطلب) آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم، جناب ابوطالب جل جلالہ نے نزول مولا علیؑ جل جلالہ کے موقع پر دیوار کعبہ سے ٹیک لگا کے فرمایا اے کعبہ یا دکر اس وقت کو جب تو بے وارث تھا اور میں نے تجھے پالا اور محترم بنا دیا۔۔۔

حقیقی رہنما

ایک صحابی نے آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا امام جعفر صادق جل جلالہ سے سوال کیا کہ آپ اپنے قائم کا ذکر کرتے ہیں اور یہ فرماتے ہیں کہ ان کی غیبت اتنی طویل ہوگی کہ لوگ مایوس ہو جائیں گے۔۔۔ جب امام غائب ہونگے، دکھائی نہیں دیں گے تو لوگ کیسے رہنمائی حاصل کریں گے؟ مولا نے فرمایا مہدیؑ غیبت میں رہ کر بھی حقیقی مومنین کی ہدایت فرمائیں گے۔ جیسے سورج بادلوں کے پردے میں رہ کر بھی اپنی روشنی زمین تک پہنچا لیتا ہے۔ امام وقت عالمین میں موجود اپنی تمام مخلوق سے واقف ہوتا ہے۔ اور تمام مخلوقات کی ہدایت کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔۔۔ مہدیؑ جل جلالہ ایسی قوتِ الٰہیہ کے مالک ہونگے کہ غیبت میں رہ کر بھی اپنے منتظرین کی ہدایت اور مدد فرمائیں گے اور بیشک انہیں کسی وسیلے اور سہارے کی ضرورت نہ ہوگی۔ غیبت کبریٰ کے دوران وہ کسی کو نظر نہیں آئیں گے اور کسی سے ملاقات نہ کریں گے مگر وہ اپنی رعایا کے حال سے واقف ہونگے۔ وہی طالبانِ حق کی ہدایت کریں گے۔ مومنین اُن کو سب سے جلدی مدد کرنے والا پائیں گے۔ صحابی نے پھر سوال کیا کہ مولا امام مہدیؑ اپنی رعایا کی کس انداز میں ہدایت فرمائیں گے؟ تو مولا صادقؑ نے فرمایا وہ مومنین کی عقلوں کی رہنمائی فرمائیں گے اور اُن کی عقلوں کو حق کی جانب پھیر دیں گے۔۔۔ (حوالہ: کتاب ہادی الدین، طبع قم)

عجلت ہلاکت کا باعث ہے

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا جعفر صادق جل جلالہ نے فرمایا اس امر (ظہور امام) میں عجلت کی خواہش کرنے والے ہلاک ہونگے۔۔۔ بندوں کی عجلت چاہنے سے اللہ عجلت نہیں کرے گا۔ اس امر کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔۔۔ نہ اس سے ایک ساعت پہلے ظہور ہوگا نہ ایک ساعت بعد۔ (حوالہ: کتاب ہادی الدین، طبع قم)

تیز ترین مددگار

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام موسیٰ کاظم جل جلالہ نے اپنے چند شاگردوں سے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا تم ہمارے قائم کو تیز ترین مدد کرنے والا پاؤ گے۔ اگر کوئی

مومن موت کے قریب تر ہوگا اور تب بھی جناب تقیہ اللہ کو مدد کے لیے پکارے گا تو وہ مدد کو ضرور آیں گے اور مومن کو مشکل سے نجات دلائیں گے۔ وہ مختار ہو گئے۔ وہ تمام نعمتوں کے مالک و مختار ہو گئے۔ وہ جس کا چاہیں گے رزق بڑھادیں گے اور جس کا چاہیں گے رزق گھٹادیں گے۔ وہ ممکن کو ناممکن اور ناممکن کو ممکن میں بدل دیں گے۔ اُن کو وقت (زمانے) پر مکمل تصرف ہوگا۔ وہ جب چاہیں گے وقت کی رفتار کو تیز کر دیں گے اور جب چاہیں گے وقت کو روک دیں گے۔ جو مومن انہیں یقین کامل کے ساتھ مدد کو پکارے گا تو وہ لمحے سے بھی پہلے اس کی مدد فرمائیں گے۔ وہی تو خدا اور اس کے انبیاء و اوصیاء کے مددگار ہیں۔ مگر یاد رکھو مہدی آل محمدؑ کے دشمنوں اور منکروں کی کبھی مدد نہ فرمائیں گے اور دشمنوں اور منکروں کے لیے صرف عذاب و تباہی ہے۔ دنیاوی ضروریات والا رزق بھی اُنہی سے ملے گا اور رزق معرفت بھی اُنہی سے ملے گا۔ آل محمدؑ کی معرفت اعلیٰ ترین نعمت ہے جس کو یہ نعمت مل گئی وہی سب سے امیر ہے۔ معرفت آل محمدؑ دنیاوی ضروریات سے بے نیاز کر دیتی ہے۔۔۔ (حوالہ: کتاب اسرار غیبیت و ظہور، قم)

عظمت امام زمانہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولانا رضا جل جلالہ نے فرمایا جب مہدی جل جلالہ ظہور کریں گے تو وہ بیت اللہ (کعبہ) کو اپنے حقیقی مقام پر واپس لائیں گے۔ وہ حجر اسود کو دوبارہ لائیں گے۔ وہ بنی حقیقی کتاب اللہ کو سامنے لائیں گے جس کو خالمین نے بھلا دیا دیا ہوگا۔ وہ محمدؐ و علیؑ کی وہ شان بیان کریں گے جس کو سن کر مومن کا دل شاد ہوگا اور منافق کا سینہ پھٹ جائے گا۔ جناب مہدیؑ کے سب سے بڑے دشمن وہ لوگ ہوں گے جو اس زمانے میں خود کو علما کہلاتے ہوں گے۔ تقیہ اللہ کے دشمنوں کی اکثریت ایسے لوگوں کی ہوگی جو خود کو مسلمان کہتی ہوگی۔ مہدیؑ کے اصحاب میں دولت مند لوگ کم ہوں گے اور بظاہر مفلس و غریب لوگ زیادہ ہوں گے۔ مہدیؑ ان افراد کو قتل کریں گے جو اپنی پرستش و تقلید کرواتے ہوں گے اور ان کو بھی قتل کریں گے جو انسانوں کی پرستش و تقلید کرتے ہوں گے۔ جناب مہدیؑ شریعت مہدویؑ کو نافذ کریں گے اور وہ بنی حقیقی شرعی احکام جاری کریں گے۔ امامؑ اُن افراد سے جنگ کریں گے جو خود کو دین کا مالک (دین کے ٹھیکیدار) سمجھتے ہوں گے اور اپنی مرضی کی باتیں دین میں شامل کرتے ہوں گے۔ مہدیؑ ان سب لوگوں کو قتل کر دیں گے جنہوں نے مولانا علیؑ کا حق غصب کیا اور ابو بکر، عمر اور عثمان کو خلیفہ بنایا اور مانا یا درکھو کہ جس نے توبہ کرنی ہے اور ہمارا حق مودت ادا کرنے کی کوشش کرنی ہے مہدیؑ کے ظہور سے پہلے کر لے۔ مہدیؑ کے آنے کے بعد کسی کی توبہ قبول نہ ہوگی اور کسی منکر کو معافی نہ ملے گی۔ غیبت کے سلسلے کو اسی واسطے طو لانی کیا جائے گا کہ جس نے توبہ کرنی ہے کر لے۔۔۔ ہمارے قائم کے قیام کے بعد کسی کو مہلت نہ ملے گی اور اس روز تمام مہلین ختم ہو جائیں گی۔ بس مہدیؑ اپنوں پر رحم فرمائیں گے اور غیروں پر عذاب نازل فرمائیں گے۔۔۔ (حوالہ: کتاب مہدیؑ برحق، طبع قم)

خالقِ زمان و مکان

مفضل نے مولا امام جعفر صادق جل جلالہ سے سوال کیا کہ غیبت کبریٰ کے دوران امام مہدیؑ کہاں ہوں گے؟ تو مولا صادقؑ نے فرمایا مہدیؑ زمان و مکان پر تصرف کامل رکھتے ہوں گے۔ وہ ہر وقت ہر جگہ پر حاضر و موجود ہوں گے وہ انسانوں کی شد و رنگ سے بھی زیادہ قریب ہوں گے۔ بس انسانوں کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہوگا جو انہیں دیکھ نہ پائیں گے۔ مہدیؑ غیبت کے دوران تمام مخلوقات پر نظر رکھیں گے اور تمام معاملات سے باخبر ہوں گے۔ مہدیؑ زمان و مکان کے خالق ہیں۔ وہ کسی خاص مقام یا خاص وقت کے محتاج نہیں۔ یا درکھو تو حیدر کبھی کسی محدود مکان و زمان میں نہیں سما سکتی۔۔۔ (حوالہ: کتاب لسان صادق، طبع قم)

شان محمدؐ و آل محمدؑ کے بارے میں شک کرنے والوں کا انجام

بعد از ظہور مولا امام زمانہ جل جلالہ صلوٰۃ قائم کرنے کی تیاری کر رہے ہوں گے۔ صفیں تیار ہو چکی ہوں گی کہ اچانک امامؑ پیچھے مڑ کر دیکھیں گے اور مختلف صفوں میں موجود مختلف لوگوں کی طرف اشارہ کر کے فرمائیں گے کہ ان کی گردنیں اڑا دو یہ مجھے ہماری ذات میں شک کر رہے ہیں۔۔۔ (حوالہ: کتاب ہادی الدین، طبع قم)

باطل کا خاتمہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولانا محمد باقر جل جلالہ نے فرمایا جب تقیہ اللہ ظہور فرمائیں گے تو ان تمام مومنین کو قبروں سے نکلنے کا حکم دیں گے جو اپنے امامؑ کا انتظار کرتے کرتے مر چکے ہوں گے۔ امامؑ اپنے تمام حیدار منتظرین کی قبروں کے پاس کھڑے ہو کر اُن کا نام لے لے کر پکاریں گے اور جس جس کا نام پکارتے جائیں گے وہ قبروں سے زندہ ہو کر نکلتا جائے گا۔ مومنین جو قبور سے نکلیں گے وہ بالکل جوان حالت میں ہوں گے اور رزق و تیز لباس انہوں نے پہن رکھا ہوگا۔ اور وہ ایسی حالت میں ہوں گے کہ جیسے کوئی بہت دیر سو کر بیدار ہو جاتا ہے۔ مہدیؑ محمدؐ و آل محمدؑ کے دشمنوں اور منکروں کو بھی قبروں سے نکالیں گے اور پھر اُن لعینوں کو سزائیں دی

جائیں گی۔ آل محمدؑ کے منکروں اور مقصروں سے رزق چھین لیا جائے گا اور انہیں واصل جہنم کیا جائے گا۔ سب سے پہلے امام مہدیؑ غاصبین فک ابوبکر، عمر اور عائشہ کو ان کی قبروں سے نکلوائیں گے جبکہ ان لعینوں کی قبریں آگ ورنجاستوں سے بھری ہوئی ہوگی۔ امام کے حکم سے ابوبکر، عمر اور عائشہ کو قبروں سے نکال کر اٹکا دیا جائے گا۔ پھر پوری دنیا کے سامنے ان غاصبین پر آگ کے کوڑے برسائے جائیں گے۔ تب وہ غاصبین موت کی دعا مانگیں گے مگر ان کو اتنی آسانی سے موت نہ آئے گی۔ عذاب مسلسل ان کا مقدر ہوگا۔ پھر امام کے حکم سے عثمان و معاویہ و یزید کو قبروں سے نکالا جائے گا اور وہ بھی عذاب شدید کا شکار بنیں گے۔ پھر تمام جنتوں کے دشمنوں کو سزائیں دی جائیں گی۔ پھر شیعوں کے تمام دشمنوں اور قاتلوں کو قبروں سے نکال کر انہیں سزائیں دی جائیں گی۔ بعد ازاں امام ولایت علیؑ کا انکار کرنے والوں کو قبروں سے نکلوا کر سزائیں دیں گے۔ قائم آل محمدؑ ہر دور کے مقصر اور منکر پر عذاب نازل فرمائیں گے۔ مہدیؑ باطل نظاموں اور باطل قوتوں سے جنگ کریں گے اور باطل کا خاتمہ کر دیں گے۔ (حوالہ: کتاب عرفان امام زمانہؑ، طبع مشهد)

نظام ولایت کا نفاذ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولانا علی نقی جل جلالہ نے فرمایا جب امام مہدیؑ جل جلالہ ظہور فرمائیں گے تو دنیا بھر میں انسانوں کے بنائے ہوئے ممالک اور سرحدوں کو ختم کر دیں گے۔ اور دنیا کی سرحدوں کو بیابانی بنا دیں گے جیسا کہ وہ جناب رسول خداؐ کے زمانے میں تھیں۔ جناب بیہیتہ اللہ انسانوں کی بنائی ہوئی حکومتوں کو ختم کر دیں گے اور انسانوں کے بنائے ہوئے باطل حکمرانی کے نظام کو ختم کر دیں گے اور پوری دنیا میں نظام ولایت علیؑ کو نافذ کر دیں گے۔ (حوالہ: کتاب حسام الحق، نجف)

اذان مہدوی

مولانا امام علی نقی جل جلالہ نے فرمایا جب مہدیؑ آئیں گے تو اذانوں کو تبدیل کر دیں گے۔ اور وہ حکم دیں گے کہ اذان میں آج کے بعد اللہ اکبر کی جگہ علی اکبر کی صدا دی جائے

باطل پرستوں کا خاتمہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولانا زین العابدین جل جلالہ اصحاب کے درمیان بیٹھے تھے کہ جناب منہال نے کہا مولانا ہمیں امام مہدیؑ کے بارے میں کچھ بتائیں۔ مولانا سجادؑ نے فرمایا مہدیؑ ظہور کے بعد سجدوں کا رخ موڑ دیں گے۔ اور وہ ہی مخلوق کو سجدے کی معرفت عطا کریں گے۔ منہال نے پوچھا مولانا سجدوں کا رخ موڑ دینے سے کیا مراد ہے؟ مولانا سجادؑ نے فرمایا جس دور میں مہدیؑ ظہور فرمائیں گے تب لوگوں نے بہت سے جھوٹے معبود بنالئے ہونگے اور لوگ باطل خداؤں کی پرستش میں لگن ہونگے۔ تب مہدیؑ بتائیں گے کہ اے لوگوں جن معبودوں کی تم پرستش کرتے ہو وہ سب تمہارے بنائے ہوئے باطل اور نقلی معبود ہیں۔ حقیقی معبود علی المرتضیٰ ہیں اور ان ہی کو سجدہ کرنا لازم ہے۔ پس مہدیؑ باطل خداؤں اور باطل پرستوں کا خاتمہ فرمائیں گے اور مومن وہی ہوگا جو علیؑ کو سجدہ کرنا ہوگا۔ (حوالہ: اسرار جلی فی فضائل آل علیؑ)

عظمت منتظرین

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولانا جعفر صادق جل جلالہ نے فرمایا تم میں سے جو شخص جناب مہدیؑ جل جلالہ کا انتظار کرتے ہوئے مرے گا اس کا درجہ ایسے ہے جیسے امام کے ساتھ ایک خیمے میں مقیم ہو۔ امام جعفر صادق جل جلالہ نے فرمایا جو شخص ہمارے صاحب امرؑ کا انتظار کرے اور خوف اور اذیتیں جو وہ دیکھ رہا ہے اس پر صبر کرے تو کل وہ ہمارے گروہ میں ہوگا۔

شان امام زمانہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولانا محمد تقی سے کسی نے پوچھا امام مہدیؑ جل جلالہ اور باقی اماموں میں فرق کیا ہے؟۔ امام محمد تقیؑ نے فرمایا مہدیؑ اللہ کو ظاہر کر دے گا۔ جو اللہ پر دے میں رہ کر ہم گیارہ اماموں کی عبادت کرتا تھا وہ اللہ سرعام مہدیؑ کی عبادت کرے گا۔ (حوالہ: کتاب: اسرار جلی فی فضائل آل علیؑ، طبع نجف)

مقصرین کا انجام

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولانا امام حسن عسکری جل جلالہ نے اپنے فرزند جناب مہدیؑ جل جلالہ کے بارے میں فرمایا مہدیؑ مقصرین کے معاملے میں بہت سخت ہونگے اور مقصرین کو معاف نہ فرمائیں گے اور تمام جماعت مقصرین کو ہلاک کریں گے۔ (حوالہ: کتاب: روا المناقین، طبع بحرین)

اختیار اصحاب امام

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولانا محمد باقر جل جلالہ فرماتے ہیں بقیۃ اللہ مہدی جل جلالہ کے اصحاب کے اختیارات انتہائی وسیع و بلند ہونگے۔ مہدی اپنے اصحاب کو اُن اختیارات سے نوازیں گے جو اس سے پہلے کسی امام کے اصحاب کو حاصل نہ رہے ہونگے۔ امام مہدی کے اصحاب مہدی کے اذن سے سیکڑوں سال پہلے مرے ہوئے لوگوں کو قبروں سے زندہ بیدار کر لیں گے۔ وہ اپنے امام کے اذن سے مخلوق عالم میں رزق تقسیم کر دیا کریں گے۔ اصحاب مہدی کے لیے زمین کی طنائیں کھینچی جائیں گی اور وہ سالوں کا سفر چند لمحوں میں طے کریں گے۔ اُن کے لیے آسمان اپنے سینے کھول لے گا اور وہ جب چاہیں گے آسمانوں کی طرف چلے جائیں گے اور عرش پر چہل قدمی کریں گے۔ اصحاب مہدی کو ہر روز معراج کا شرف حاصل ہوگا جہاں وہ تمام معصومین کی زیارت کریں گے۔ اُن کے پاس مہدی کے اذن سے غیب کا علم ہوگا اور وہ دنیا والوں کو غیب کی خبریں سنایا کریں گے۔ وہ روزِ جنت کی سیر کیا کریں گے اور کوثر و سلسبیل کے جام نوش کریں گے۔ امام مہدی کے اصحاب کو بولی جانے والی تمام زبانوں پر عبور حاصل ہوگا اور وہ انسانوں کی ہی نہیں پرندوں، چرندوں، درندوں اور دیگر تمام مخلوقات کی زبانوں پر عبور رکھتے ہونگے۔ وہ پاک و پاکیزہ ہونگے وہ فرشتوں سے افضل ہونگے اور انبیاء انہیں سلام بھیجا کریں گے۔ اُن کے خیر میں مولانا عباس جل جلالہ کا پسینہ شامل ہوگا اسی لیے وہ وفادار ترین ہونگے۔ باقی مخلوق جب ان کے حالات کو دیکھے گی تو حیران ہوگی اور کھگی کہ ہم تو سوچتے تھے یہ کام اللہ کرتا ہے مگر یہ خدائی کا مہوا امام مہدی کے اصحاب کرتے ہیں۔ اور پھر سوچیں گے کہ جب مہدی کے اصحاب یہ سب کچھ کر سکتے ہیں تو مہدی خود کیا کچھ کرنے پر قادر ہونگے۔ (حوالہ کتاب: اسرار جلی فی فضائل آل علی، طبع نجف)

زیارت کربلا

مولانا امام حسن عسکری جل جلالہ نے فرمایا کہ بلا میں امام حسین جل جلالہ کے روضے کی زیارت ۷ ہزار کبرجوں سے افضل ہے۔ اصحاب نے امام سے پوچھا ہم نے آپ سے کربلا میں امام حسین کے روضے کی زیارت کی کافی فضیلتیں سن رکھی ہیں۔ مگر مولانا ہم نے دیکھا ہے کہ کربلا میں مولانا حسین کی زیارت کے لیے تو ظالمین و منافقین بھی آئے ہوتے ہیں تو کیا اُن کے لیے بھی فضیلتیں ہیں؟ امام حسن عسکری نے فرمایا فضیلتیں اور تمام تر ثواب اس مومن کے لیے ہی ہے جس کی زیارت امام حسین قبول کر لیں۔ صرف کربلا چلے جانے سے کوئی صاحبِ فضیلت نہیں ہو جاتا۔ ظالمین اور منافقین کربلا جاتے ضرور ہیں مگر ان کی زیارت قبول ہوتی ہی نہیں۔ زیارت اُسی کی قبول ہوتی ہے جو حقیقی مومن ہو اور زیارت کی معرفت رکھتا ہو۔ اور اگر کوئی مخلص مومن کسی مجبوری کی وجہ سے کربلا نہ جا پائے اور وہ زیارت حسین کی شدید خواہش بھی رکھتا ہو تو وہ اپنے گھر میں بیٹھ کر خلوص نیت کے ساتھ مولانا حسین کو سلام کرے۔ مولانا حسین ایسے مومن کی زیارت قبول فرماتے ہیں۔ (حوالہ: کتاب انوار ائریات، طبع نجف)

تفسیر سورہ ماعون

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولانا جعفر صادق جل جلالہ نے سورہ ماعون کی ان دو آیتوں فویل للمصلین، الذین هم عن صلاتهم ساهون کی تفسیر میں فرمایا تباہی ہے ان لوگوں کے لیے جو ہم سے محبت کا دعوا تو کرتے ہیں مگر اپنے دل میں ہمارے لیے شک رکھتے ہیں۔ جو مصلین ہمارا تصور کر کے ہماری عبادت نہیں کرتے اُن کے لیے تباہی ہے۔ یہی لوگ ہیں جو صلوٰۃ سے غافل ہیں۔ حقیقی صلوٰۃ والا مومن وہ ہے جو ہم (معصومین) کو اپنا رب مان کر اور ہمارا تصور کر کے ہماری عبادت کرتا ہے۔ ہم ہی تو صلوٰۃ ہیں۔

دور غیبت میں شیعہوں کی ذمہ داری

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولانا علی رضا جل جلالہ سے کسی نے سوال کیا کہ مولانا بقیۃ اللہ مہدی جل جلالہ کے طویل دور غیبت میں شیعہوں کو کیا کرنا چاہیے؟ امام رضا نے فرمایا تم میں سے جو جناب مہدی کے دور غیبت کو پائے اُس کو چاہیے کہ ہماری ولایت پر ثابت قدم رہے۔ مولانا حسین کی عزاداری قائم کرنا رہے، ہمارے دشمنوں سے بے زار رہے۔ ہمارے حیداروں سے دوستی رکھے۔ اپنے مومن بھائی کی ہر طرح سے مدد کرے۔ ہماری شان اور مناقب بیان کرے۔ اور حضرت مہدی کا انتظار کرے۔ آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولانا جعفر صادق جل جلالہ نے فرمایا کہ جب مہدی جل جلالہ کا ظہور ہوگا تو تمام عالمین اور عالین میں موجود تمام موجودات امام مہدی کی بارگاہِ اقدس میں سجدہ کریں گے۔ پہلے جاندار سے لے کر آخری جاندار تک سب مہدی کو سجدہ کریں گے۔ انسان، جنات، حیوانات، جمادات، نباتات سب حضرت مہدی کو سجدہ کر کے اپنی عبادت کا ثبوت دیں گے۔ انبیاء و صیافرشتے یہاں تک کہ خود خدا بھی جناب مہدی کو سجدہ کرے گا۔ حضرت ابو بکر نے مولانا جعفر صادق سے سوال کیا کہ مولانا سب مولانا مہدی کو سجدہ کریں گے تو خود مہدی کس کو سجدہ کریں گے؟ مولانا جعفر نے جواب دیا مہدی جناب سیدہ فاطمہ زہرا جل جلالہ کی بارگاہ میں سجدہ کریں گے اور مہدی اُنہی کی صلوٰۃ قائم کریں گے۔ (حوالہ: کتاب کنز الشعور، طبع شام)

کلام فارسی ناشر تبره غلام علی

﴿ مدای خلاق عالمین مولای متقیان علی المرتضیٰ جل جلاله ﴾

بیا ای مومن ذکر علی مرتضیٰ کنیم
 جانها را در حُب علی قدا کنیم
 خلاق کائناتهاست علی، خلاق خداست علی
 دنیا را از این اسرار الهی آشنا کنیم
 پروردگار یزدانست علی، موجد توحیدست علی
 آشکار همه رازها را کنیم
 رزاق عالمین، رب الارباب علی
 متقیان را در عشق علی مبتلا کنیم
 نظام جهان هست در تصرف علی
 از اسم علی در جهانها را وا کنیم
 خالق کعبه علی، روح قبله علی
 سرزنیم بر پای علی و عبادتها را اعلیٰ کنیم
 گر دانائی همه وقت بکن ذکر علی
 از نام علی نمازها را زیبا کنیم
 مسجود حقیقی تمام عالم علی ست
 بر در آستان علی سجدها کنیم
 مَلاها و مجتهدها را بکوی علی راه نیست
 این منافقها را از مومنها جدا کنیم
 شریعت و طریقت هست خاک پای غلامان علی
 بر خاک پای علی خود را فنا کنیم
 مه عاشقان است یاد پاک علی
 در کوچه علی بوسه هر جا کنیم
 علی قاتل مشکله و غمهاست
 گر در مشکل هستیم مشکل گشا را صدا کنیم
 حق پیمان شکن فقط لعنت است
 بیا که با خانواده زهرا وفا کنیم
 عبادتی نیست بزرگ تر از عزای حسین
 اشکبار، سینه زن سفر کربلا کنیم

آخر الزمان ست و ظهور مهدی شد قریب
 غلام غلامان امام زمان باشیم دعا کنیم
 چرا کند غلام علی تبراً در حجاب
 برخیزتا در بازار و محفل نشر تبراً کنیم

(شمع عشق)

﴿ مدحت مولای متقیان امام علی جل جلاله جل شانہ ﴾

از وقتی که در معرفت وا شد میبینم
 اسرار الهی را از چشم دل میبینم
 علی ست مالک و سلطان عالم
 علی را راز کائنات میبینم
 اولیا و اوصیا از ازل گفتند علی را الله
 من علی را خالق الله میبینم
 رهبر و مرشد فقط علی ست
 علی را پروردگار یزدان میبینم
 علی ست باعث بعثت موسی و عیسی و ابراهیم
 علی را مددگار خدا و انبیا میبینم
 علی بود غمخوار نوح و یعقوب و یوسف
 علی را راهنمای تمام مخلوق میبینم
 کائنات سجده میکند بر خاک پای علی
 علی را مسجود عالمین میبینم
 علی ست صاحب سما و کرسی و عرش
 علی را صاحب هر زمان و مکان میبینم
 امام جنی و انسی علی بود
 علی را حقیقت دوازده امام میبینم
 خاک کوی علی ست جای سجده ملائکه و انبیا
 کوی علی را برتر از بهشت میبینم
 علی ست خالق و عالم و صاحب غیب
 علی را معدن تمام علوم میبینم
 قصیده گوی علی هست مستند تراژ تورات و زبور و انجیل
 قرآن را حامد و ثنا خوان علی میبینم

علیّ ست اول علیّ ست آخر علیّ ست ظاهر علیّ ست باطن
 علیّ را صاحب و خالق روز قیامت میبینم
 علیّ میگذشت علیّ زنده میکند
 علیّ را فرمانروای مرگ و حیات میبینم
 زمین و آسمان خورشید و ماهتاب همه هستند پرورده علیّ
 لوح محفوظ را نقش قدم علیّ میبینم
 علیّ هست قسیم فردوس و علیّ هست قاسم نار
 علیّ را پادشاه بزرگیها و بلندیها میبینم
 خانه نوکران علیّ هست بهشت حسین
 جهنم را کشتار گاه دشمنان علیّ میبینم
 هر کی عاشق علیّ نباشد دیوانه است
 عاقلان را دیوانه علیّ میبینم
 شیطان میگردد در شکل ملا و مجتهد
 ابلیس را در ابا و قبا میبینم
 منکر فضائل علیّ نجس است و واجب القتل
 مقصر و منافق را در آتش جهنم میبینم
 بدون اقرار ولایت علیّ عبادت باطل است
 نمازی که خالی از ذکر علیّ باشد را بدتر از زنا میبینم
 هر دشمن علیّ کافر ست و خائن
 عمر و بوبکر و عثمان را نجس تر از خنزیر میبینم
 لعنت میکنم بر هر دشمن علیّ
 معاویه و عایشه را اولاد حرام میبینم
 عبد علیّ ام و عبادتم علیّ ست
 قبله و کعبه ام را در شکل علیّ میبینم
 مرض حق گوی دارم و همیشه حق میگویم
 همین بابت خود را بر تخته دار میبینم
 هر چه نوشتم حق بود هر چه گفتم حق بود
 هر چه میشنوم حق میشنوم هر چه میبینم حق میبینم
 سگ ناچیز کوچه علیّ هستم و نامم ناشر تیرا است
 خد را افضل تر از تمام مسلمانها میبینم
 تمام کلام الهامیست و برتر از شعور

علی بر من مهربانست و خد را جاودان میبینم

(علی الله جل جلاله جل شانہ)

﴿ مدائی امیرالمومنین علی الله جل جلاله جل شانہ ﴾

اسلامُ علیک یا امیرالمومنین علی الله
 بر هر زیارت و در تمام دلها
 اسلامُ علیک یا امیرالمومنین علی الله
 باعث بعثت تمام انبیا
 اسلامُ علیک یا امیرالمومنین علی الله
 قبله و کعبه عاشقها
 اسلامُ علیک یا امیرالمومنین علی الله
 بنده توست خدا و هر بنده خدا
 اسلامُ علیک یا امیرالمومنین علی الله
 معبود تمام عابد ها
 اسلامُ علیک یا امیرالمومنین علی الله
 حب تو کند نورانی روح مرا
 اسلامُ علیک یا امیرالمومنین علی الله
 ذکر تو بلند کند ذکر مرا
 اسلامُ علیک یا امیرالمومنین علی الله
 نیست جز تو کسی در جهاب مرا
 اسلامُ علیک یا امیرالمومنین علی الله
 بجز عبادت تو نیست کار مرا
 اسلامُ علیک یا امیرالمومنین علی الله
 یکدم بزیارت خویش بگفت شادمان مرا
 اسلامُ علیک یا امیرالمومنین علی الله
 نیست خواب و خور ز عشقت یکزمان مرا
 اسلامُ علیک یا امیرالمومنین علی الله
 من بنده ناچیزم زبم شما
 اسلامُ علیک یا امیرالمومنین علی الله
 من مریض عشقم و توایم شما

اسلامُ عليك يا اميرالمومنين علي الله
 من نوكر. حقيرم و اربابم شما
 اسلامُ عليك يا اميرالمومنين علي الله
 من يك طالب علمم و عالمم شما
 اسلامُ عليك يا اميرالمومنين علي الله
 من در مشكلم و مشكل كشاييم شما
 اسلامُ عليك يا اميرالمومنين علي الله
 اسم تو نقش است بر ورق. دفتر. دل. ما
 اسلامُ عليك يا اميرالمومنين علي الله
 در عشق. تو موم است سنگ خارا
 اسلامُ عليك يا اميرالمومنين علي الله
 ولاي. تو با ثروت گند هر گدا را
 اسلامُ عليك يا اميرالمومنين علي الله
 پریشان حال مگردان من سرگردان را
 اسلامُ عليك يا اميرالمومنين علي الله
 ملا و مفتي و مجتهد خراب کنند ايمان را
 اسلامُ عليك يا اميرالمومنين علي الله
 ای مولا باز بين بترحم غلام را
 اسلامُ عليك يا اميرالمومنين علي الله

(جام انوار)

﴿سَلامٌ بِرَ مَعْصُومِينَ (عَلَّ جَلَالِهِ)﴾

همان هست خالق و ضامن. توحید
 سلام بر سیده فاطمه الزهراء أم التوحید
 تفریقی نیست درمیان احمد و احد
 سلام بر رسول خدا محمد مصطفی مشهود و محمود و ال احمد
 معبود اعظم است و مسبب الاسباب
 سلام بر مولای متقیان امام حق علی مرتضی رب الارباب

سردار. رزقِ جنی و انسی
 سلام بر امامِ حقِ حسنِ مجتبیٰ ابنِ علی
 خدا شهید شد بر زمینِ کریلا
 سلام بر امامِ حقِ ثاراللهِ الحُسینِ مالکِ خدا
 حاکمِ عبادتِهای آسمان و زمین
 سلام بر امامِ حقِ علیِ زینِ العابدینِ
 پروردگارِ تمامِ علومِ عالمین
 سلام بر امامِ حقِ محمدِ باقرِ بنِ زینِ العابدینِ
 هست مومنانِ جهان را صاحب و رهبر
 سلام بر امامِ حقِ جعفرِ صادقِ بنِ باقرِ
 بابِ الحوائج و حاجتِ روایِ عالم
 سلام بر امامِ حقِ موسیٰ کاظمِ
 سلطانِ عالیِ انبیا و اولیا و اوصیا
 سلام بر امامِ حقِ علیِ بنِ موسیٰ رضا
 مالکِ ایمان و تقوی و جهاد
 سلام بر امامِ حقِ محمدِ تقیِ الجوادِ
 فرمانروایِ هر آبی و خاکی
 سلام بر امامِ حقِ علیِ تقی
 تو مولای ، سیدی و مرشدی
 سلام بر امامِ حقِ حسنِ عسکری
 منتظرش است یزدان و مخلوقِ یزدان
 سلام بر قائمِ آلِ محمدِ محمدِ مهدیِ امامِ زمانِ
 قرآنِ ذکرِ جلالِ تو کرد در هر باب
 سلام بر محسنِ امامتِ سیده زینبِ بنتِ بو ترابِ
 خاکِ پایِ او بود دنیا و دین
 سلام بر سیده خدیجه الکبریٰ اُمِ المعصومینِ
 سکونِ عالمین ست و بخشنده متقین
 سلام بر فخرِ معصومینِ سیده سکینه بنتِ الحسینِ
 عکسِ علی زینبِ است و عکسِ زهرا توی
 سلام بر ضامنِ معصومینِ اُمِ کلثومِ بنتِ علی
 محسنِ رحمان و مسلمان و اسلام

سَلام بر جنابِ ابوطالبِ ابو الاسلام
 ربِّ وفا است و خالقِ گرم و قَصل
 سلام بر سقايِ سكينهٔ عباس علمدار ابولفضل
 صدقهٔ اوست رزقِ رازقين
 سلام بر شاه زاده علي اصغر ابن الحسين
 مقامِ وحدتِ خدا و علي و رسول
 سلام بر شاه زاده علي اكبر بن حسين شبيه رسول
 شاهِ حُسن و لطافت و تقويمِ احسن
 سلام بر شاه زاده قاسم ابن حسن
 معصومين هستد ظهور و نزول، الله بر عالمين
 سلام بر جميع شهدايِ كربلا و آئمه معصومين

(اَنَا عَبْدُ عَلِي الْمُرْتَضَى)

﴿ مدایِ خلاقِ کائناتِ رزاقِ عالمين مولایِ متقيان امام علی (جل جلاله) ﴾

اَنَا عَبْدُ عَلِي الْمُرْتَضَى

کلمهٔ جن و انس، مُلک و انبیا

اَنَا عَبْدُ عَلِي الْمُرْتَضَى

نَوایِ آسمان و زمین کوه و دریا

اَنَا عَبْدُ عَلِي الْمُرْتَضَى

ورده گُرسی و عرش، ارض و سما

اَنَا عَبْدُ عَلِي الْمُرْتَضَى

بَر زبَانِ عزتِها و رَفعتِها

اَنَا عَبْدُ عَلِي الْمُرْتَضَى

سُخُنِ آتش و آب، خاک و هوا

اَنَا عَبْدُ عَلِي الْمُرْتَضَى

درسِ هر عاقل و دانا و پارسا

اَنَا عَبْدُ عَلِي الْمُرْتَضَى

ندایِ فقرا و اولیا

اَنَا عَبْدُ عَلِي الْمُرْتَضَى

حقیقتِ علم و قرآن صلی علی

أنا عبد علي المرتضى

فرياد عشاق و مومنها

أنا عبد علي المرتضى

حمد نماز و ذکر و سجده ها

أنا عبد علي المرتضى

صدای لامکان و لازمان بخدا

أنا عبد علي المرتضى

پیام شهیدان کربلا

أنا عبد علي المرتضى

ایمان خدا و خلق خدا

أنا عبد علي المرتضى

هست حدیث رحمن و رحیم الله

أنا عبد علي المرتضى

أمر کُن فیکون و قضا

أنا عبد علي المرتضى

این تسبیح می کند خلاق و رزاق اعلی

أنا عبد علي المرتضى

نارو بهشت کوثر و ارم گفتند بارها

أنا عبد علي المرتضى

عبادت بروج و سیاره ها

أنا عبد علي المرتضى

سر قبله و مسجود و معبود ما

أنا عبد علي المرتضى

قول پروردگار اسمائے حسنا

أنا عبد علي المرتضى

آواز رب کبریا

أنا عبد علي المرتضى

همین هست مذهب و عقیده ناشر تبرا

أنا عبد علي المرتضى

(گوهر ولایت)

مدادی معصومین (جل جلاله)

علی هست خالق کائنات رزاق عالمین
بجز علی مسجود و معبودی نیست

زهرآ بود أم توحید پروردگار توحید
بجز زهرآ خدا و توحیدی نیست

محمد مصطفیٰ یعنی رب انبیا
بجز احمد احدى نیست

حسن هست قاسم حیات و مرگ
بجز حسن بخشنده ای نیست

حسین است خون خدا جسم خدا
بجز حسین الله ای نیست

قبله عبادتها یعنی علی زین العابدین
بجز سجاده اربابی نیست

خالق علوم عالم هست محمد باقر
بجز باقر عالمی نیست

جعفر صادق بود موجد مذهب جعفری
بجز صادق رهبری نیست

موسی کاظم هست باب الحوائج
بجز کاظم مهربانی نیست

رضا است سلطان هر جهان
بجز رضا شهنشاه ای نیست

تقوی سجده می‌کند بر قدم تقی
بجز تقی حاجت روا ای نیست

علی تقی یعنی صاحب آسمان و زمین
بجز تقی پادشاه ای نیست

حسن عسکری بود مالک لامکان و لازمان
بجز عسکری مختاری نیست

محمد مهدی قائم آل محمد است و امام زمان
بجز مهدی قادر و جباری نیست

رب عزا هست زینب بنت علی
بجز زینب معلمی نیست

هست معدن سقا ابوالفضل عباس
بجز عباس غازی و علمداری نیست

سکینه است تسکین قلب حسین
بجز سکینه در عالمین اطمینانی نیست

مرکز نبوت نبی و ولایت علی هست علی اکبر
بجز اکبر نوای الله اکبری نیست

مسکن حسن و لطافت خدا یعنی قاسم بن حسن
بجز قاسم در کائنات حسنی نیست

مداح آل محمد و ناشر تیرا است غلام علی
بجز غلام علی در این کشور حق گوی نیست

﴿مَداحی مولای متقیان خالق عالمین علی المرتضیٰ جل جلاله﴾

توی خلاق و مالک خدا
 هستند غلامانت مثل خدا
 پروردگار و رزاق کُل انبیاء
 می‌کنی نوکرها را اصطفای
 سلام ای خلاق توحید علی
 میکند حق تسبیح تو
 هست تمام مخلوق عبد تو
 اولیا و اوصیا چاکران تو
 کبریا پوشیده ست در خاک پای تو
 سلام ای خلاق توحید علی
 عالمین کنند ذکر تو صبح و شام
 گشته الله بر درگهت غلام
 معبود و مسجود خاص و عام
 اسم توست رب ذولجلال و الاکرام
 سلام ای خلاق توحید علی
 موجد مکان و لامکان
 شهنشاه هر ایام و زمان
 مقدر زمین و آسمان
 سلطان بی نظیر و عظیم و شان
 سلام ای خلاق توحید علی
 ارباب و مولای من
 صلوٰة و صوم و حج من
 قبله و کعبه دل من
 امام و رهبر و مرشد من
 سلام ای خلاق توحید علی
 نقش پای توست حقیقت جلی
 خدا کند در خانه تو چاکری
 خالق و مالک و صاحب قیامت تو
 حاکم ماهتاب و آفتاب تو
 سلام ای خالق توحید علی

رحم کن بر حال من یا سخی
 قتل کن مُشکل مرا یا ولی
 میکنم لعنت بر دشمنت یا قوی
 منم عبد نا چیز تو غلام علی
 سلام ای خالق توحید علی

﴿مداحی قمر بنی هاشم ابولفضل العباس جل جلاله جل شأنه﴾

خلاق فضل و کرم ست عباس
 ارباب عشق و وفا ست عباس
 رهبر توحید خدا ست عباس
 صاحب لوح و قلم و کرسی ست عباس
 عباس هست پاسبان حرمت معصومین
 پروردگار جلال و جمال یزدان ست عباس
 مالک امر کن فیکن
 رب علوم غیب است عباس
 امام و نصیر عاشقهای ولایت
 حاکم نار و بهشت است عباس
 نور چشم مصطفیٰ ست و وراث قوت حیدر
 آل فاطمة الزهراء ست عباس
 عباس هست برادر حسن مجتبیٰ
 وزیر سید الشهداء ست عباس
 مُرشد و سردار و سید ست عباس
 قمر بنی هاشم و ابولفضل و سقائے سکینه ست عباس

رذاق رزق ایمان و علم
 مسجود علوم الهی ست عباس
 معدن انوار خدا ست علم عباس
 مخزن اسرار ولایت ست علم عباس
 سبب حیات عالمین ست علم عباس
 قبله انبیاء و فرشته ها ست علم عباس

عباس هست قاتل هر منکر و مقصر و منافق
 مددگار تمام مومنها ست عباس
 برتر از نوح و ابراهیم و اسماعیل

قادر مُطلق عباس، رحمن و رحیم عباس
 رافع و کبیر و لطیف هست عباس
 غفار و جبار و قهار هست عباس
 محسنِ معبود حق هست عباس
 منم غلامِ علی مداح و عاشقِ عباس
 یعنی نوکر نوکران در عباس

﴿ مداحی کربلایِ حسینی ﴾

خون خدا ریخته شد در کربلا
 معراج بهشت هست کربلا
 برتر از خورشید و قمر کربلا
 عالی تر از آیات قرآن کربلا
 از اذل خدا میکند طواف کربلا

سجده‌گاه انبیا و اولیا و اوصیا
 زره‌های خاکش روشن تر از ستاره‌ها
 حقیقتش تراشیده شد از نور خدا
 خاک پاکش دارد برای هر مخلوق شفا
 از اذل خدا میکند طواف کربلا

کربلا ست نقش پایِ حسین
 کعبه شد عبدِ نعالین حسین
 به خدا خداست مُقلدِ اسپِ حسین
 اعلی‌ترین عبادت بُودِ عزاداری حسین

از اذل خدا میکند طواف کربلا

زواری کربلا بهتر از هزار حجها
 کربلا ترجمان ولایت علی المرتضی
 حسین کرد کربلا را معلی
 رهبر عرش و فرش، آسمان و زمین هست کربلا

از اذل خدا میکند طواف کربلا

مرکز علم و حکمت کربلا ست
 مظهر انوار الهی کربلا ست
 حریم بارگاه معصومین کربلا ست

قبله مکه و مدینه کربلا ست

از اذل خدا میکند طواف کربلا

کربلا یعنی انتهای عشق زینب و سکینه، رقیه و کلثوم
کربلا یعنی منزل وفای عباس و اکبر، صفر و قاسم
کربلا یعنی بستان گلها، خانواده بنی هاشم
کربلا یعنی مسجود نوح و موسی، عیسی و ابراهیم

از اذل خدا میکند طواف کربلا

در دل آرزوی زیارت کربلا دارد این غلام علی
غلام علی هست مداح و عزادار حسین ابن علی
عبد فاطمة الزهراء، دشمن هر مُکر علی
رحم کن بر حال من ای علی رب جلی

از اذل خدا میکند طواف کربلا

فی امان الزهراء جل جلاله

(کلام فارسی نثر تبر ا غلام علی)

مداحی خالق توحید، رب المعصومین جناب سیده فاطمه الزهراء جل جلاله

به خدا خداست زهراً
خدا غلام است و اربابش زهراً
خدا می کند طواف نعلین زهراً
لا اله الا زهراً

خالق ذات خدا زهراً است
خالق وجود خدا زهراً است
عالم اسم خدا زهراً است
لا اله الا زهراً

علی حاکم خداست و حاکم علی هست زهراً
رب تمام معصومین و مسجود انبیاست زهراً
رسول بود عبد و معبودش زهراً
لا اله الا زهراً

قران فقط نقشی نعلین زهراً است
اسم اعظم خالق پادشاه زهراً است
عرش معلی ساجد خاص زهراً است
لا اله الا زهراً

عذاب بر دشمنانش، لعن بر عمرو بکر عثمان
 لعن می کنم بر مروان و آل مروان
 به شمار لعنت بر ابوسفیان و آل ابوسفیان
 لا اله الا زهراً

توحید و رسالت و ولایت هستند مخلوق زهراً
 علی تا مهدی همه هستند مقلد زهراً
 توحید و صاحبان توحید هستند پیروان زهراً
 لا اله الا زهراً

همه اوصیا می کنند نوکری در زهراً
 همه اولیا هستند سگهای کوچ زهراً
 صاحبان بهشتند غلامان و کنیزان زهراً
 لا اله الا زهراً

نعالین زهراً ست معدن کوثر و سلسیل
 نعالین زهراً ست سجده گاه رب جلیل
 نعالین زهراً ست پروردگار عقیده جمیل
 لا اله الا زهراً

صلوة اعلی هست عزاداری حسین
 زهراً بود قبله عزای حسین
 زهراًست وارث عزادارهای حسین
 لا اله الا زهراً

لا حول الا محمد
 لا محمد الا علی
 لا علی الا زهراً
 لا اله الا زهراً

منم چاکر نوکران زهراً
 مقام فخر است برای ناشر تبرا
 می کنم لعنت بر دشمن زهراً
 لا اله الا زهراً